ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR QADIAN

قادیان ۔ ضلع گورد

پیشگی عار

قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد

RCG. No. C CCLXXVIII

مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر ہر صد

جلد

۲۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱۔ اپریل سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۳۰ چیت سمبت ۱۹۶۹

نمبر

بھائیو! اگر قادیاں آوگے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دینِ مصطفیٰ پاؤگے تم

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زناء اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم و خیانت۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت درمعروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدارِ ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست — منکر آں موردِ لعن خ
معجزاتِ انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیا
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کن
یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزدِ ما کفر است

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

دارالامان

حضرت خلیفۃ المسیح خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے بخیریت و عافیت روزانہ درس و تدریس فرماتے ہیں + حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے - بمعیت حضرت خواجہ صاحب لکھنؤ ندوۃ العلماء کے جلسہ پر تشریف لے گئے ہیں +

حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب بمعیت مولوی محمد سرور شاہ صاحب - حافظ روشن علی صاحب عرب عبد المحی صاحب مولوی فاضل - قاضی امیر حسین صاحب شیخ یعقوب علی صاحب ہندوستان کے مختلف عربی مدارس کا طرز تعلیم و نصاب و دیگر انتظامی امور کو دیکھنے کے لئے ۳ - اپریل سے سفر پر ہیں - پہلے آپ لکھنؤ گئے ہیں جہاں الاستفتاء وغیرہ عربی کتب علماء میں بطور تبلیغ تقسیم فرمائینگے + جناب مفتی محمد صادق صاحب بھی حسب الارشاد حضرت امیر دوالمیال (ضلع جہلم) تشریف لے گئے ہیں + دونوں سکولوں میں ۱۶ - اپریل تک رخصتیں ہیں اسکے بعد جماعتیں بدلی جاکر باقاعدہ پڑھائی شروع ہوگی +

خطبہ جمعہ

۲۹ - مارچ ۱۲ء کو حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ موقعہ شناسی ایک ضروری اور مفید امر ہے - بچے جوان بوڑھے مقدمہ والے ملازم سب اپنے کاموں اور غرضوں کے پورا کرنے کے لئے موقعہ کا لحاظ رکھتے ہیں جس کے ساتھ گفتگو کرنی ہو اس کی حالت دیکھ کر اس کے مطابق کام کیا جاتا ہے اور مناسب موقعہ بات کی جاتی ہے اور حاکم کے غضب کے وقت احتیاط کیجاتی ہے تو اللہ تعالےٰ کے غضب سے ڈرنا کس قدر ضروری ہے جس وقت خدا کسی قوم پر ناراض ہوتا ہے اس وقت اس قوم کے لوگوں کو کس قدر ہوشیاری اور احتیاط مطلوب ہے جو ایسے وقت میں بے پرواہی کرتا ہے اس پر عذاب سخت آتا ہے یہ زمانہ بھی ایسا ہی ہے اللہ تعالےٰ کے غضب کے نشان ظاہر ہیں - لڑائیاں - زلازل - طوفان - وباء ہر طرح کے ابتلاء نمودار ہیں اللہ تعالےٰ چاہتا ہے شریروں کی جڑ کاٹ دیجائے یہ خدا تعالےٰ کی رحمت علامات نہیں بلکہ اسی ناراضگی کا اظہار ہے جو کھوٹے سے کو الگ کرنا چاہتا ہے - جب خدا کی نصیحت کو ن بھلا دیتا ہے تو اسے ڈھیل دیجاتی ہے اور وہ دجاتا ہے کہ میں مزے میں ہوں مگر اس کے واسطے نزدیک ہے حقیقی حکومت دنیا میں خدا ہی کی ہے اور سب کچھ اسی کے قبضہ قدرۃ میں ہے - فالحمد للہ رب العالمین

اللہ تعالےٰ کے غضب کو بجھانے کے چار راہ ہیں ترک گناہ نیکیوں کا زیادہ اختیار کرنا - صدقہ - دعا - اپنی حالت میں تغیر کرو اور نیکی اختیار کرو تاکہ خدا تم پر راضی ہو +

المفتی

جس نے بیوی کو تین دفعہ حرام کیا

سوال ہوا کہ ایک شخص نے غصے میں آکر اپنی بیوی کو تین دفعہ کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اب پوچھتا ہے اسکی نسبت کیا حکم ہے - حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا یہ طلاق نہیں ہے بلکہ قسم ہے اس نے اپنی بیوی کو اپنے واسطے حرام کہا ہے اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے :- یا ایھا الذین آمنوا لا تحرّموا طیبٰت ما احلّ اللہ لکم ولا تعتدوا - اور فرمایا ہے لِمَ تحرّم ما احلّ اللہ لك جو شے اللہ تعالےٰ نے تجھ پر حلال کی ہے تو اسے اپنے اوپر کیوں حرام کرتا ہے پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے - قد فرض لکم - تحلۃ ایمانکم - اللہ تعالےٰ نے فرض کیا ہے کہ قسموں کو کھول دو پس اس شخص پر لازم ہے کہ اپنی قسم کا کفارہ دیوے تاکہ اس کی بیوی اس پر حلال ہو جاوے +

غیر احمدی کے پیچھے نماز

ایک شخص نے دریافت کیا کہ ایک غیر احمدی نیک طینت پنجوقتہ نماز گذار حضرت مرزا صاحب کا مدح خوان ان کے دعوے پر غور کر رہا ہے کیا ایسے شخص کے پیچھے احمدی نماز پڑھ لے :-

فرمایا - یہ سب ترکیبیں ہیں جو لوگ بناتے ہیں - میں ایسی ترکیب کو پسند نہیں کرتا -

مسیح موعود اور علم کلام

اخباروں کے مشہور نامہ نگار منشی محمد حسین صاحب احمدی تحریک کرتے ہیں کہ کوئی صاحب "حضرت مسیح موعود اور علم کلام" کے موضوع پر اخبار میں ایک مبسوط مضمون لکھیں - فرماتے ہیں - مقدس اسلام کی خدمتیں جن اعلیٰ پہلوؤں کو زیر نظر رکھ کر حضرت صاحب نے کی ہیں ان سے کوئی عاقل بالغ اور حقیقی مبصر انکار نہیں کر سکتا - ضرورت ہے - کہ ایک جامع مگر مختصر اور نتیجہ خیز مضمون جناب اقدس کے کارناموں کے متعلق لکھا جاوے -

شکریہ

جلالپور جٹاں کے جلسہ احمدیہ میں چودہری پیر محمد صاحب ذیلدار نے اپنے مکان دائرہ میں احمدی علماء کا وعظ کرایا اور ان کے زیر اہتمام تمام انتظام اور حفظ امن قابل تعریف رہا اور علماء کی دعوت بھی کی - اللہ تعالےٰ انہیں اس ہمدردی کے واسطے جزائے خیر دے - ہمیں افسوس ہے کہ رپورٹ جلسہ میں چودہری صاحب کے شکریہ کا ذکر سہواً رہ گیا - (اڈیٹر)

احباب کو اطلاع ہو

(جواب خط کے واسطے جوابی کارڈ یا جوابی لفافہ جس پر پتہ لکھا ہوا ہو آنا چاہیئے -

مشتاق حسین صاحب - عرب عبد المحی صاحب نے کوئی رسالہ نجوم القرآن نام تصنیف نہیں فرمایا ان کی تصنیف لغاۃ القرآن عربی و اردو ایک ضخیم کتاب قیمتی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) ہے جو بدر ایجنسی سے ملسکتی ہے -

عبد الواحد صاحب - سچ بیان کا ایک ہی حصہ ہے دو نہیں

منشی مظفر الدین صاحب - منیجر اسلامیہ سٹیم پریس لاہور اطلاع دیتے ہیں - کہ ان کے والد صاحب مولوی محمد غوث ۸۲ سال کی عمر پاکر ۲۹ - مارچ ۱۲ء بروز جمعہ اس دار فانی کو چھوڑ گئے اور اپنے پس ماندگان کو ناپائداری دنیا کا ثبوت دے گئے مولوی صاحب موصوف مسجد چینیاں لاہور کے متولی تھے اور چار لڑکے اپکی نرینہ اولاد ہے منشی مظفر الدین صاحب مالک اسلامیہ سٹیم پریس لاہور - مولوی عبد الحق صاحب مالک رفاہ عام پریس لاہور - عبد الرشید صاحب - عبد اللطیف صاحب +

عسل مصفےٰ

مرزا خدا بخش صاحب نے نظر ثانی کر لی ہے حجم بڑھ گیا ہے - شائقین کی قدردانی کے منتظر ہیں - کتاب کی چھپوائی کے واسطے روپیہ درکار ہے مبلغ ستے روپے فی خریدار انھوں نے پیشگی مانگے ہیں ابتک صرف تین آدمیوں نے روپیہ بھیجا ہے - پیشگی دینے والے اصحاب کو قیمت میں رعایت دیجاوے گی اصلی قیمت تاحال مقرر نہیں ہوئی - کتاب ایک نظر کیواسطے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کی جاچکی ہے -

تصحیح

اخبار بدر مورخہ ۲۸ - مارچ صفحہ ۲ کے آخری کالم میں جو میری نظم شائع ہوئی ہے اس کا آخری مصرعہ یوں ہے :-

سُنا ہرگز نہ قصہ ہائے محمود و ایاز اکمل (اکمل)

بیعت

ہمارے مکرم دوست سید عابد حسین صاحب بی - اے سلسلہ حقہ کی اشاعت میں اور اپنے اقارب کو اس جنت میں داخل کرنے کی سعی میں دل وجان سے مصروف رہتے ہیں حال میں انھوں نے اپنی خوشدامن صاحبہ کی بیعت کا خط بھجوایا ہے اللہ تعالےٰ استقامت عطا فرماوے +

کلامِ امیر

(رقمزدہ منشی محمد عبداللہ صاحب)

اللہ تعالےٰ خود قرآن شریف کی تفہیم کر دیتا ہے

فرمایا۔کہ میں چھوٹی مسجد میں نماز پڑھتا تھا۔بین السجدتین دل میں خیال اٹھا۔اور مَیں نے دُعا کی کہ خدایا! دھرم پال نے جو ترک اسلام میں مقطعات قرآنی پر سوال کیا ہے اُس کا صحیح صحیح جواب مجھے سمجھا دے۔نیز اوعدہ ہے کہ ہم تم کو قرآن شریف کے معانی بتائیں گے۔اور مشکلات سمجھائیں گے۔معاً دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے مجھے جواب سمجھایا گیا۔جس کو مَیں نے کتاب **نورالدین** میں درج کر دیا ہے +

الہام کے اقسام

فرمایا۔کہ (۱) یا تو زبان بے اختیار ہو جاتی ہے اور کلام جاری ہو جاتا ہے۔(۲) یا ایسی آواز ہوتی ہے جس طرح کٹورے کو چھنکا یا جاوے تو بعد میں ایک سُر سی پیدا ہو جاتی ہے (۳) یا کسی آدمی کی شکل سامنے آجاتی ہے اور وہ بولنے لگ جاتا ہے اور دل میں القا ہو جاتا ہے۔کہ یہ وحی ہے (۴) یا اس طرح سے آواز آتی ہے۔جس طرح دُور سے کسی کا سَد سُنائی دیتا ہے + اور بھی اقسام ہیں۔مگر یہ صورتیں میرے دیکھنے میں آئی ہیں +

جھوٹ کا دخل بے جا

ایک صاحب کا سوال تھا۔کہ سچے سلسلہ میں جھوٹ بھی دخل دینے لگ جاتا ہے اس میں کیا حکمت الٰہی ہے +

فرمایا۔ہر ایک سچائی کے ساتھ جھوٹ لگا ہُوا ہے۔حتیٰ کہ گورنمنٹ کا جو رائج الوقت **سکہ** ہے۔اُس میں بھی جھوٹ اور جعلسازی کا دخل موجود ہے۔ہم نے بعض ایسے روپے دیکھے ہیں۔جن پر ایک باریک سا نقطہ ہوتا ہے۔پھر کسی پر دو۔کسی پر تین۔یہ روپے جعلی ہوتے ہیں۔اور اس نقطہ کی تعداد اس بات کے اظہار کے واسطے ہوتی ہے۔کہ اب اتنے لاکھ روپیہ اس قسم کا نکل چکا ہے۔ایک لاکھ بنتا ہے۔تو ایک نقطہ دیدیتا ہے اور جب دو لاکھ بنتا ہے۔تو دو نقطے دیدیتا ہے دُنیا کے سارے ہی کارخانے میں سکھ کے ساتھ دکھ موجود ہے۔**حدیث** ہے۔تو وہاں بھی جھوٹی اور وضعی حدیثیں موجود ہیں۔پھر **ریل** کیا آرام کی چیز ہے۔مگر ساتھ ہی کبھی کبھی کولیین (ٹکریں) بھی ہو جاتی ہیں جس سے بڑا بڑا نقصان ہو جاتا ہے۔آگ لگ جاتی ہے غرق ہو جاتے ہیں۔**رویا** کیسی مفید چیز ہے۔مگر اُس کی بھی تعبیر کبھی سمجھ میں آتی ہے۔کبھی نہیں آتی۔پھر اُسکی تفہیم میں طرح طرح کے مشکلات ہوتے ہیں **تجارت** کا بھی یہی حال ہے۔ایک خبر آتی ہے کہ فلاں مال کی یہاں بہت طلب ہے۔پھر لوگ اپنے گھر کا مال اسباب فروخت کر کے وہ مال خرید کر وہاں پہنچاتے ہیں۔چونکہ کئی جگہ ایسی چھٹیاں جاتی ہیں اس واسطے وہ مال بہت جمع ہو جاتا ہے۔اور اس طرح بعض دفعہ سبکو بجائے فائدے کے نقصان ہوتا ہے۔**زراعت** میں بھی کبھی بیج بھی واپس نہیں آتا۔**مقدمات** میں ہر ایک آدمی یقین کرتا ہے کہ میں ہی کامیاب ہونگا۔پھر بھی کبھی نتیجہ اُلٹا ہو جاتا ہے۔آپ (مخاطب شیخ محمد حسین خاں صاحب دسٹرکٹ جج تھے) خواہ کتنا ہی سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں پھر بھی اپیل میں کبھی الٹ جاتا ہے +

میرے دل میں اس بات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مفید اور بابرکت چیز بابرکت ہی رہتی ہے۔حدیث کو لو۔جھوٹی حدیثیں بھی ہیں مگر سچی بھی ہیں۔خدا کے فضل سے میرے پاس ایسے مصالحے موجود ہیں کہ میں اُنکے ذریعہ سے جھوٹی حدیث کو معلوم کر لیتا ہوں۔یہ ایک ملکہ ہو جاتا ہے۔ہاں غلطی بھی لگجاتی ہے۔مگر آخر پتہ لگ ہی جاتا ہے۔ان باتوں میں کثرت اور قلت کا لحاظ کر لیا جاتا ہے۔قوت اور ضعف کا بھی لحاظ کیا جاتا ہے۔جناب الٰہی کی باریک در باریک حکمتیں جس طرح اُس کے افعال میں پائی جاتی ہیں۔اسی طرح اُس کے اقوال میں بھی پایا جاتا ہے۔چونکہ افعال میں ایسی باتیں دیکھنے کے لوگ عادی ہو گئے ہیں۔اس واسطے ان اختلافات کو محسوس نہیں کرتے۔دیکھو ہوائی جہازوں سے بہت نقصان بھی ہوئے۔مگر لوگ اُن کو مفید ہی خیال کرتے ہیں۔اِسی طرح آلٰہی سلسلہ میں بھی کثرت کا خیال رکھ کر اُس کے مفید ہونے کا فیصلہ کرنا چاہیئے +

آسمان پر تیر

فرمایا۔حدیث میں ہے۔کہ یاجوج ماجوج جب چڑھائی کرینگے۔اور اہل زمین پر فتح پالینگے۔تو کہینگے۔کہ اب ہم نے زمین کے لوگوں کو تو قتل کر لیا ہے۔آسمان میں بھی تیر چلائینگے میں اس کے یہ معنے لیا کرتا تھا۔کہ اہل اللہ لوگوں کو جو آسمانی ہوتے ہیں۔تیر چلائینگے۔اب ہوائی جہازوں کے ذریعہ ان کی بلند پروازی ظاہر ہو رہی ہے۔میرے خیال میں اب یہ لوگ ان جہازوں کے مقابلہ کی کوئی چیز تیار کرینگے +

دجال کی حدیثیں

فرمایا۔یہاں ایک مولویصاحب آئے تھے۔میں نے اُن کو دکھلایا۔کہ دجال کی حدیث میں کس قدر اشکال لوگوں کو پیدا ہوئی ہیں

ایک حدیث میں ہے۔کہ جوان ہوگا۔**ایک** حدیث میں ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں موجود تھا۔اس حساب سے وہ ابتک بڈھا کیوں نہ ہُوا ہوگا۔**ایک حدیث** میں ہے کہ ہر چیز کا خالق اللہ تعالےٰ ہے۔**دوسری** حدیث میں ہے کہ دجال بہت سی مخلوق بنائے گا۔باپ۔بہن اور بھائی بھی بنائے گا۔ایک حدیث میں ہے کہ مغرب میں ہوگا۔ایک حدیث میں ہے کہ مشرق میں ہوگا۔ایک حدیث میں ہے۔کہ عراق اور شام کے درمیان ہوگا ایک حدیث میں ہے۔کہ روٹیوں اور پانیوں کے پہاڑ اس کے ساتھ ہونگے۔اور جب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا۔تو آپ نے فرمایا۔کہ کیا خدا کے دشمنوں کو ایسی عزت مل سکتی ہے + مَیں نے اُن کو یہ سنایا۔کہ اب یہاں کوئی کیا کر سکتا ہے۔اور ایک آدمی میں یہ سب باتیں کس طرح جمع ہو سکتی ہیں۔

دراصل یہ سب باتیں قوت قدسیہ سے درست ہو سکتی ہیں۔اس میں اللہ تعالےٰ کی باریک در باریک حکمتیں ہوتی ہیں۔مثلاً ایک بچہ اگر مدرسہ میں نہیں جاتا۔تو اس کو کہا جاتا ہے۔کہ اگر تم جاؤ گے۔تو ہم تم کو ایک چیز دینگے۔پھر جب وہ چیز اُس کو دیجاتی ہے تو وہ یہی سمجھتا ہے۔کہ یہی کچھ ہے۔جو مجھ کو دیا جا چکا ہے۔مگر جب وہ بڑا ہوتا ہے تو سمجھ جاتا ہے کہ اس چیز کی کیا ہستی ہے

ہم کو تو ایم اے تک تعلیم دلا دو تب ہم خوش ہونگے۔ ہر ایک بات کی حقیقت ایک وقت مقررہ سے پہلے نہیں معلوم ہو سکتی +

کیسے آدمیوں کی ضرورت ہے

فرمایا۔ کہ ایک شخص بڑا انگریزی خوان اور لسان تھا۔ وہ یہاں قادیان میں آیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ اب ایک جلسہ کرکے آپس میں لیکچر بازی کرکے معلوم کریں۔ کہ اسلام کے واسطے فی زمانہ کیا مفید بات ہے وہ شخص بڑا مدلل تھا۔ اُس نے اپنے لیکچر میں اس بات پر بڑا زور دیا۔ کہ ہم کو اس وقت بڑے سائنسدانوں اور لیکچراروں کی ضرورت ہے۔ اب سوائے انگریزی خوانوں کے دوسرے پر امید رکھنے سے بڑھ کر کوئی اور جہالت ہی نہیں غرض اُس کی تقریر کا بڑا اثر لوگوں پر پڑا۔ جب وہ تقریر ختم کرکے بیٹھا۔ تو میں نے اُس سے پوچھا۔ کہ کیا مرزا صاحب انگریزی جانتے ہیں۔ اُس نے کہا نہیں مگر اُن کا فلاں مرید انگریزی خوان ہے ہم نے کہا۔ کہ تم خود بھی بڑے انگریزی خوان ہو۔ مگر تمہارا ابھی کوئی معتقد ہے۔ اُس نے کہا۔ ہم کو تو لوگ بُرا ہی سمجھتے ہیں۔ میںنے کہا کہ تم نے تو یہ زور دیا ہے۔ کہ اسلام کو انگریزی خوانوں کی ہی ضرورت ہے اب آپ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا کوئی معتقد نہیں ہے۔ سو آپ لوگ کسی کام کے نہیں۔ یہی لوگ کام کے ہیں پھر میںنے کہا۔ کہ آپ لوگوں کے باوا آدم سرسید صاحب انگریزی پڑھے ہوئے ہیں۔ کہا۔ کہ وہ تو بولنا بھی نہیں جانتے۔ میںنے کہا۔ کہ تم سب لوگ اُس کے پیچھے ہو۔ اور اُس جیسا کسی کو عظمت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ یہ دوسرا ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ آپ کو غلطی لگی ہے۔ پھر اس نے کہہ دیا۔ کہ خدائی لوگوں سے ہی فائدہ پہنچتا ہے۔ ہم لوگوں میں نمونہ نہیں ہوتا +

جلد بازی اچھی نہیں

ایک صاحب جنہوں نے رات کو حضرت خلیفۃ المسیح سے یوکلڈ (اقلیدس) شروع کی۔ اور دن کو یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ مجھے صرف فلاں فلاں مقام سمجھا دیا جاوے تو کافی ہے۔ اس پر فرمایا۔ کہ دیکھو اتنا معہ حواشی مید رہ مقالہ اقلیدس دُنیا بھر میں کسی کے پاس ہی پاؤگے۔ میں بڈھا آدمی ہوں۔ اس پر بھی میرا خیال تھا۔ کہ میں ہفتہ عشرہ تک پڑھا دونگا۔ رات کو صرف اصول موضوعہ ہی پڑھے۔ اور اب جلدی ختم کرنے کی پڑ گئی۔ ایک ہفتہ ہی صبر کرتے۔ کہ میں تمہیں یوکلڈ کا عالم بنا دیتا۔ میںنے تمہارے سبق کی خاطر وہ وقت دیا ہے۔ کہ جب میں عشاء کے بعد کسی سے بات نہیں کرتا۔

اسی طرح ایک مولوی عبد القادر رام پور میں ہوتے تھے ڈپٹی تھے۔ بڑے ہوشیار تھے۔ وہ طالب علموں کو بھی پڑھایا کرتے تھے۔ ایک شخص نے جا کر کہا۔ کہ میرا بیٹا تحصیل کر چکا ہے۔ اب آپ اس کو صرف شرح چغمینی جلدی پڑھا دیویں۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ پڑھا دیں گے۔ پھر اُس نے کہا۔ کہ میں اس کو لینے آیا ہوں۔ آپ جلدی پڑھا دیویں۔ اُنہوں نے کہا کہ جلدی پڑھا دونگا۔ پھر اُس نے کہا کہ میں یہاں بیٹھا ہوں آپ ابھی پڑھا دیویں۔ اُنہوں نے لڑکے کو بُلایا۔ اور کاغذ پر لفظ "شرح چغمینی" لکھ کر لڑکے کو ہجا کرا دیا اور کہا۔ کہ لو بابا۔ رخصت +

اگر آپ خط کا جواب چاہتے ہیں تو جوابی کارڈ یا جوابی لفافہ جس پر آپ کا پتہ لکھا ہوا ہو۔ روانہ کیا کریں +
ایڈیٹر

حکمت سے سمجھاؤ

فرمایا اُنہیں مولوی عبدالقادر صاحب کے پاس ایک بڑا پیچیدہ مقدمہ آیا۔ اُنہوں نے اُس کی چھان بین میں بہت محنت کی۔ اور فیصلہ کر دیا۔ جسکے برخلاف فیصلہ ہوا۔ وہ نواب صاحب کا آدمی تھا۔ اُس نے جا کر نواب صاحب سے کہا۔ نواب صاحب نے اُس سے اپیل لے لی۔ اور برخلاف فیصلہ کر دیا۔ مولوی صاحب نے جب یہ حال سُنا۔ تو اُن کو بہت حیرانی ہوئی کئی دن سوچتے رہے۔ مگر کوئی وجہ سمجھ میں نہ آئی۔ کہ کس طرح نواب صاحب نے فیصلہ کو توڑا ہے۔ آخر نواب صاحب کے پاس گئے۔ اور جا کر پوچھا۔ کہ میں نے اس مقدمہ پر بہت محنت کی تھی۔ اور اپنی طرف سے تحقیقات کا کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا تھا۔ مجھے اب تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ آپ نے کن وجوہات پر برخلاف فیصلہ دیا ہے۔ نواب صاحب نے سرسری کہدیا۔ کہ تقدیر ہی ایسی تھی۔ یہ بات سُن کر مولوی صاحب نہایت ادب سے واپس چلے آئے اور ذرہ بھی ملال کا اظہار نہ کیا۔ آکر اجلاس لگایا۔ اور منشی سے پوچھا۔ کہ ہمارے پاس کس قدر مثلیں دائر ہیں اُس نے بہت سی تعداد بتائی۔ کل مثلیں منگوالیں۔ اور ہوشیار منشی اِدھر اُدھر بٹھا لئے۔ اور حکم لکھوانے شروع کئے۔ کسی پر ڈسمس۔ کسی پر ڈگری۔ کسی پر کچھ کسی پر کچھ لکھوانا شروع کیا۔ منشی نے پوچھا وجوہ بھی لکھواؤ۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ لکھدو "تقدیر" جب کل مثلوں کا فیصلہ ہو گیا۔ تو اُن منشیوں کو حکم دیا۔ کہ یہ سب انبار لدوا کر فلاں راستہ سے گذر کر دفتر میں لے جاؤ۔ وہ راستہ نواب صاحب کی نشستگاہ کے پاس سے گزرتا تھا۔ نواب صاحب نے دیکھ کر پوچھا۔ کہ یہ کیا بات ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ مولوی صاحب نے آج کل مندائرہ مثلوں کا آناً فاناً فیصلہ کر دیا ہے۔ اور اب داخل دفتر کرنے کے واسطے بھیجدی ہیں۔ نواب صاحب تاڑ گئے۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ مثلیں واپس لے جاؤ۔ اور مولوی صاحب کو بلاؤ۔ جب مولوی صاحب آئے تو پوچھا۔ کہ آپ نے یہ کیا فیصلہ کیا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ حضور کی رعایا ہے۔ اور حضور کا ہی قانون ہے۔ اور حضور کا ہی یہ فیصلہ ہے۔ آپ مجھ سے قسم لے لیں۔ کہ میںنے مثل کو دیکھا بھی نہیں۔ آنکھ بند کرکے تقدیر کا فیصلہ لکھتا رہا ہوں۔ نواب صاحب نے کہا۔ کہ یہ تو ہمارا خدمت گذار تھا۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ میں بھی آیندہ خدمت گذار کے واسطے ڈگری لکھا کرونگا اور باقیوں کو تقدیر پر چھوڑا کرونگا۔ غرضیکہ نواب صاحب نے تنگ آکر وہ مثل واپس نظر ثانی کے واسطے مولوی صاحب کے پاس بھیجی۔ تو مولوی صاحب نے پھر بھی اپنا ہی فیصلہ بحال رکھا۔ اور نواب صاحب کے منشاء کی پرواہ نہ کی +

ذریعہ تحریکات

فرمایا۔ **مسلمانوں** میں ایک بات ترقی کرنے کی ہے کہ مکہ معظمہ میں ہر سال دنیا کے سب حصوں کے مسلمان اکٹھے ہوتے ہیں۔ اگر وہاں کوئی تحریکیں کرتا رہے۔ تو ان کے دن بدل سکتے ہیں +

قومیت

فرمایا۔ در **اصل مسلمانوں** میں قومیت کی رُوح نہیں رہی۔ میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے۔ کہ ایک چھوٹی سی نالی سے فرانسیسی لڑکے کُود رہے تھے۔ مدرسہ کے لڑکے سب کُودنے لگے ایک لڑکا انگریز تھا۔ اس کو ہرنیا کی بیماری تھی۔ جس کے سبب اُس کے خصیوں میں انتڑیاں نکل جاتی تھیں۔ ایک نے اُس کو منع کیا۔ کہ تم چھال نہ مارو۔ اُس نے کہا۔ کہ میں کیوں فرانسیسی قوم سے پیچھے رہوں۔ غرضیکہ اُس نے چھال ماری اور مرگیا۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ اُسمیں قومیت کی رُوح تھی +

محکمات

فرمایا۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ جب قرآن اور حدیث پڑھنے لگے۔ تو محکمات اور متشابہات کا خیال رکھے۔ اگر قرآن سے کسی بات کا پتہ لگے۔ تو اس کو مان لے۔ اگر نہیں لگتا۔ تو اس کو محکم سے حل کرے۔ پھر اللہ سے دُعائیں کرے۔ وہ راہ اور حقیقت کھولدے گا۔ قرآن شریف کو پڑھتے ہوئے اور قصے کہانیوں کا خیال دل سے دُور کرلینا چاہیئے۔ بعض لوگوں کی یہ عادت ہے کہ جب متشابہ آیت پڑھتے ہیں۔ تو محکم کا نام نہیں لیتے +

فرمایا۔ میں نے دنیا میں جسقدر مذہب دیکھے ہیں۔ وہ دوسرے مذہب کی تعریف نہیں کرتے۔ قرآن کا ہر مذہب پر احسان ہے۔ **مشرک** پر احسان ہے۔ کہ لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ۔ یعنے کسی بُت کو گالیاں نہ دیا کرو۔ **عیسائیوں** پر یہ احسان ہے۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش پر جو الزام تھا۔ وہ دُور کیا۔ اگر عیسائیوں کو خدا کا خوف ہوتا۔ تو وہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں دھو دھو کر پیتے +

بدر کا مفید کام

محمد شمس الدین صاحب مقام احمد پور ضلع حیدر آباد سے لکھتے ہیں کہ میں نے کچھ عرصہ اخبار بدر سُنا ہے۔ [illegible] مجھ پر یہ حق کُھل گیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی معہود تھے اور میں اب درخواست بیعت کرتا ہوں +

ایک عاشق بدر

برادر نیاز محمد صاحب پاک پٹن سے لکھتے ہیں کہ "بدر میری جان کی غذا ہے" +

تحفۂ بنارس

ایک صاحب نگاہی لال نام ریاست پٹیالہ سے لکھتے ہیں "آپ کی کتاب موسومہ تحفۂ بنارس کا مطالعہ کیا۔ بہت درست معلوم ہوتی ہے" قیمت ۴ر دفتر بدر۔ ایجنسی قادیان +

وہ تمام کتب جو قادیان میں کہیں فروخت ہوتی ہوں۔ معرفت دفتر بدر ایجنسی قادیان منگوائی جاسکتی ہیں +

جن صاحبان کی طرف سے قیمت اخبار بدر بابت ۱۹۱۲ء اور نیز بقایا گذشتہ جلد وصول نہ ہوجائے گا اُن کے نام کے اخبار مجبوراً بند کردیئے جائینگے۔ اس سے زیادہ انتظار نہیں کیا جاسکتا +

رسید زر

۱۳ - دسمبر ۱۹۱۱ء

منشی مہرالدین صاحب گرداور ۲۱۱۳ ؏ر ۔ منشی محمد الدین صاحب ۲۱۲۷ للعہ
میاں نیاز محمد صاحب ۲۱۴۴ للعہ ر ۔ میاں محمد سلیمان صاحب ۴۳۰۵ ؏ر
ای۔ کویا کٹی صاحب ۲۵۷۲ للعہ ر ۔ شیخ زمان علی صاحب ۲۵۹۶ للعہ
مولوی شیخ عالم صاحب ۲۶۱۱ ؏ ۔ میاں زمان شاہ صاحب ۱۴۶۵ للعہ

۱۴ - دسمبر ۱۹۱۱ء

ڈاکٹر یعقوب خان ۲۸۱ للعہ ۔ سید رسول بخش صاحب ۴۸۲ عہ ر
میاں نبی بخش صاحب ۱۲۷۹ للعہ ر ۔ سید محمد امین صاحب ۱۹۵۰ للعہ
حکیم سردار خان صاحب ۲۱۰۹ للعہ ۔ چوہدری خدا بخش صاحب ۲۱۵۱۴ للعہ
منشی عثمان خان صاحب ۲۱۷۷ ؏ر ۔ محمد نصیر صاحب ۲۲۵۰ للعہ
محمد بخش صاحب ۲۳۸۲ للعہ ر ۔ شیخ علی احمد صاحب ۲۶۰۱ للعہ

۱۵ - دسمبر ۱۹۱۱ء

مولوی محبوب عالم صاحب ۲۵۱۶ ہے ر ۔ بابو اختر علی صاحب ۲۶۲۱ للعہ

۱۶ دسمبر ۱۹۱۱ء

منشی غلام حسین صاحب ۴۶ للعہ ر ۔ مرزا عبد الکریم صاحب ۲۱ للعہ
ایم۔ ایس۔ انعام رسول صاحب ۱۰۲۳ للعہ ر ۔ منشی فضلدین صاحب ۱۰۲۲ للعہ
سید حسن محمد صاحب ۱۱۳۹ للعہ ر ۔ منشی عبد الحکیم صاحب ۱۲۱۸ للعہ
حکیم مخدوم محمد اعظم صاحب ۱۴۱۵ للعہ ۔ منشی عبد المجید صاحب ۱۵۵۴ للعہ
میاں اللہ دیا صاحب ۱۶۰۷ للعہ ۔ مولوی نور حسن صاحب ۱۸ للعہ ر
حکیم سراج الدین ولد مولا بخش صاحب ۲۱۲۹ للعہ ر ۔ منشی اصر اللہ خان صاحب ۲۱۵۵ للعہ
غلام محمد ٹھیکدار صاحب ۲۳۳ ۔ ۔ ۔ ؏ر

۱۷ - دسمبر ۱۹۱۱ء سید فخر الاسلام صاحب ۲۴۸۱ للعہ

۱۸ دسمبر ۱۹۱۱ء

شیخ سلیمان صاحب ۲۷۱ ؏ر ۔ شیخ محمد حسین صاحب ۱۹ ؏ ر
مولوی غلام رسول صاحب ۹۱۵ للعہ ر ۔ پنڈت کنج لال صاحب ۲۶۳ ؏
سید احمد حسین صاحب ۱۱۷۵ للعہ ر ۔ چوہدری غلام احمد خان ۱۴۷۱ للعہ
منشی فضل کریم صاحب ۱۴۸۰ ؏ر ۔ بابو نظام الدین صاحب ۱۵۵۲ ہے
منشی غلام محمد صاحب ۱۶۸۳ للعہ ر ۔ شیخ عبد العزیز صاحب ۱۷۱۳ للعہ ر
شیخ محمد بخش صاحب ۱۷۷۲ للعہ ر ۔ سید غلام صفدر صاحب ۱۷۸۹ ہے ر
ملک غلام احمد صاحب ۱۸۹۷ للعہ ر ۔ حاجی محمد صاحب ۲۰۱۱ للعہ
مولوی غلام اکبر خان صاحب ۲۰۹۴ للعہ ر ۔ اللہ بخش صاحب ۱۳۹۷ ؏ر
کے۔ ایم۔ ابراہیم ۲۵۷۱ للعہ ر ۔ حکیم شاہ عبد الحی صاحب ۲۶۲۲ للعہ
میاں غلام علی۔ غلام دین صاحب ۲۴۰۷ ہے ۔ منشی شاہ نواز صاحب ۲۶۴ ؏ر
میاں محمد امیر صاحب ۲۶۵۹ ؏ر ۔ چوہدری علی گوہر صاحب ۲۸۴۶ للعہ ر
منشی علی بخش صاحب ۱۷۱۲ ؏ر ۔ مستری امیر دین صاحب ۱۲۰ ۱۲ر
عبد الصمد صاحب ۱۹۱ ہے ر ۔ محمد اسمٰعیل صاحب ۱۹۵۱ ہے ۱۰ر
احمد دین صاحب نشتر لاہور ۱۴۴۰ ہے ۔ محمد یوسف صاحب ۴۱۹ ہے ۱۲ر
دی جسن انڈ افریقہ ہے ر ۔ منشی زین الدین صاحب ۶۱ للعہ
منشی کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۲ للعہ ۔ میاں محمد موسیٰ صاحب ۱۴۲۴ للعہ ر
سردار امام بخش خانصاحب ۱۴۴۸ للعہ ۔ مولوی محمد سعید صاحب ۲۰۹۷ للعہ ر
بابو عبد الغنی صاحب ۲۲ للعہ ر ۔ شیخ ظہور الدین صاحب ۲۵۸۲ ؏ر
چوہدری خیر الدین صاحب ۲۶۵۰ ۔ ۔ ۔ ۔ ؏ر

۲۰ - دسمبر ۱۹۱۱ء

منشی عبد الحکیم صاحب ۴۳۵۵ للعہ ۔ غلام محمد صاحب ۱۶۹۷ للعہ
مولوی عمر الدین صاحب ۱۹۲۵ ؏ ۔ منشی محمد رفیق صاحب ۲۴۷۸ للعہ ر
حکیم محمد حسین صاحب قریشی ۔ ۔ للعہ

۲۱ - دسمبر ۱۹۱۱ء

منشی الٰہی بخش صاحب ۱۱۸ للعہ ۔ منشی عبد اللہ خان صاحب ۲۰۴۱ للعہ
بابو آغا محمد صاحب ۲۸۶ ؏ر ۔ بابو محمد اکبر صاحب ۲۱۹ للعہ
بابو محمد رفیق صاحب ۲۳۹۲ للعہ ۔ منشی عنایت اللہ صاحب ۲۶۸۲ للعہ

۲۲ - دسمبر ۱۹۱۱ء

سید محمود حسن صاحب ۱۳۴۵ للعہ ر ۔ میاں غلام محی الدین صاحب ۱۶۷۶ للعہ
منشی نور دین صاحب ۲۰۰۳ للعہ ۔ سید دولت صاحب ۲۱۳۲ ؏ر

اڈیٹوریل

اس حوصلے پر مباحثے کی خواہش

جناب ایڈیٹر صاحب البخم احمدیوں کے ساتھ مباحثہ تحریری کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے متعلق بدر میں پہلے نوٹ نکل چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے چند بزرگان سلسلہ کو اجازت دی ہے کہ وہ باہم مشورہ کرکے ایک شخص کو اس مباحثہ کے واسطے مقرر کریں۔ لیکن ۱۲ صفر کے البخم میں ہمارے دوست مرزا اکبرالدین صاحب کے خط پر جو نوٹ اڈیٹر صاحب البخم نے دیا ہے اس سے خوف پیدا ہوتا ہے کہ یہ مباحثہ چلنا مشکل ہے۔ اول تو صاحب البخم وفات مسیح پر گفتگو نہیں کرنا چاہتے۔ فرماتے ہیں۔ اس کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ ہم لوگ کوئی کام فضول نہیں کرنا چاہتے۔ لیاقت آزمائی ہماری غرض نہیں۔ ہماری خواہش تو صرف یہ ہے کوئی شخص راہ حق پر آجائے چونکہ مسئلہ حیات مسیح اس زمانہ میں اسلام کی راہ میں ایک بڑی بھاری ٹھوکر ہے۔ پادری حیات یسوع کے منار پر کھڑا ہوکر ہمارے نبی کی توہین کرتا ہے کہ دیکھو میرا آقا آسمان پر تمہارا نبی زیر زمین۔ اس واسطے اس منار کا گرانا بہت ضروری ہے۔ پھر اگر مسیح علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور اسی ضرورت کے واسطے آجتک انہیں کسی گوشۂ آسمان میں محفوظ رکھا گیا ہے کہ وقت زوال اسلام جلدی سے انہیں نیچے بھیجا جاوے تاکہ خراب شدہ امت محمدؐ کا حال درست کریں تو پھر مرزا صاحب کے دعوے پر گفتگو کرنا لاحاصل ہوگا اگر صرف حضرت مرزا صاحب کے اوصاف پاکیزہ اخلاق حمیدہ۔ الہامات صادقہ کے ذریعہ سے آپ کی ولایت یا نبوت ثابت بھی ہوگئی تو فریق مخالف کو اُن کو ماننے سے قبل پھر اس امر کیطرف رجوع کرنا پڑے گا کہ مسیح ناصری علیہ السلام زندہ ہیں یا نہیں پہلی سیڑھی کو چھوڑ دینا اور دوسری پر چڑھنے کی کوشش کرنا۔ یہ کونسی معرفت کا نکتہ ہو سکتا ہے۔ لہذا ہماری رائے میں وفات مسیح پر پہلے گفتگو ہو جانا بہت ضروری ہے۔ اسواسطے بھی کہ اگر کسی وجہ سے مباحثہ آگے نہ چلے تو کم ازکم ایک بُت تو ٹوٹے۔ جس میں تمام اہل اسلام کا مشترکہ فائدہ فی زمانہ ہے ✤ دوسری مشکل یہ ہے کہ صاحب البخم ہمیں احمدی نہیں کہنا چاہتے۔ اقرار کرتے ہیں۔ میں تمہیں مرزائی کرکے بلاؤں گا یا قادیانی کہوں گا۔ تیسری سب سے بڑی مشکل جو اس تازہ رسالے سے ظاہر ہوئی یہ ہے کہ جہاں مرزا اکبرالدین صاحب نے مسیح محمدی کے مسیح موسوی سے افضل ہونے کی طرف اشارہ کیا۔ اس کو صاحب البخم خلاف تہذیب اور محض بے وجہ حملہ قرار دیتے ہیں۔ اس کو اپنے واسطے سخت دل آزار سمجھتے ہیں اور آیندہ کے واسطے ہدایت کرتے ہیں کہ ایسے کلمات نہ لکھے جائیں۔ ہمیں صاحب موصوف کی یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ کیا ہم اُن سے مباحثہ کے وقت اپنے عقائد کو چھوڑ کر مباحثہ کرینگے پھر تو مباحثہ کی ضرورت ہی نہیں۔ یہ بات تو صاحب البخم نے ایسی پیش کی ہے۔ جیسے کوئی عیسائی کہے کہ میں تب علمائے اسلام سے مباحثہ کروں گا۔ جو وہ محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے متعلق لفظ نبی کا اپنے مُنہ سے نہ نکالیں۔ کیونکہ خداوند یسوع کے بعد کوئی نبی نہیں اور کسی کو نبی کہنے میں ہماری ہتک ہے یا کوئی یہودی کہے کہ ہم عیسائیوں سے تب مباحثہ کریں گے جب وہ حضرت عیسٰی کو خدا کا پیارا نہ کہیں۔ کیونکہ ہمارے عقیدہ میں یسوع صلیب پر مرکر ملعون ہُوا۔ ملعون نبی نہیں ہوسکتا۔ اگر اُس کو نبی کہا جائے۔ تو ہماری پاک کتاب توریت پر حملہ ہوتا ہے۔ باقی رہا احدکم والامثلہ سو فخر تکبر اور تفاخر سے منع فرمایا ہے۔ ورنہ جب ہم سیدالمرسلین کہتے ہیں تو آنحضرتؐ کو سب سے افضل قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ خود قرآن شریف میں فرماتا ہے تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض۔ ہاں یہ جائز نہیں کہ دوسری قوموں کی حقارت کی جائے۔ اور اُن کے نبی کو جھوٹا قرار دیا جائے۔ الغرض صاحب البخم کو مباحثہ کے وقت بہت سی فراخدلی سے کام لینا چاہیئے ✤

شیخ غلام احمد صاحب

۱۲ اپریل ۱۹۱۲ء کو دعظ کے واسطے باہر تشریف لے گئے۔ پہلے مفصلہ ذیل مقامات پر جائینگے ✤ اوچ۔ ملتان۔ گوجرہ۔ لدھیانہ۔ نابھہ پٹیالہ۔ سہارنپور۔ مظفرنگر۔ بریلی۔ اس کے بعد اور مقامات پر جائینگے۔ جہاں مناسب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ ہو۔ آمین ✤

تفسیر پنجابی

سورۃ الفاتحہ وسورۃ البقرہ۔ ترجمہ وتفسیر نظم پنجابی مصنفہ مولوی محمد عبداللہ صاحب احمدی کھرل چک ۲۷۸ شیر کا یوسف والا سلیس پنجابی زبان میں عمدہ مفید نوٹ دیئے گئے ہیں سلسلہ حقہ احمدیہ کی جابجا تائید ہے۔ مینیجر میگزین نے یہ کتب چھپوا کر شائع کی ہیں۔ قیمت سورہ فاتحہ ۱ر سورہ البقرہ ۳ر ترجمہ سورہ بقرہ اردو میں ہے ✤

ٹیچنگز آف اسلام

حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے مضمون جلسہ مہوتسو کا انگریزی ترجمہ جس کو ولایت میں چھپوایا گیا ہے۔ خوش خط اور نفیس جلد۔ یہ کتاب حضرت کی تصنیف اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے کا ترجمہ ہے میں اس پر کیا ریویو کروں۔ ہاں میں نے اس کی چند کاپیاں بعض لایق آدمیوں کو امریکہ روانہ کی تھیں جن کی رسید میں ایک خط میں اس کتاب کی تعریف میں لکھا ہے کہ "اس کتاب کے پڑھنے سے ثابت ہُوا کہ یورپ امریکہ کے اسکلوپیڈیا جو کچھ اسلام کے متعلق لکھا کرتے تھے وہ سب غلط ہے" قیمت مبلغ عہ۸ر دفتر میگزین بک ڈپو سے مل سکتی ہے ✤

(مذکورہ بالا ہرسہ کتب دفتر بدر ایجنسی سے بھی مل سکتی ہیں) ✤

نماز جنازہ

برادر گلاب خان صاحب درخواست کرتے ہیں کہ مرحوم میاں عمر بخش احمدی گجراتی مخلص آدمی تھے۔ احباب اِن کے واسطے جنازہ پڑھیں ✤

دُعا مدد

نیز برادر موصوف اپنی بیمار خوشدامن کے واسطے احباب سے امداد دُعا چاہتے ہیں ✤

الحمد

طبائع تین قسم کی ہیں۔ حسن کی عاشق۔ احسان کی گرویدہ۔ ڈنڈے کے زور سے ماننے والی اوّل تو خود ہی الحمدللہ کہتی ہے۔ دوسری رب العٰلمین رحمٰن الرحیم کی طرف نگاہ کرکے اور تیسری مالک یوم الدین کے خوف سے اسکی حمد کیا کرتی ہے۔ جب ہر طرح حمد کے لائق وہی ہے تو پھر اُسی کی عبادت اور عبادت کے لئے اسی کی مدد۔ وہی رب ہے اُسی سے

اسلام کا پہلا زمانہ

مخدومی حضرت سیّد حامد شاہ صاحب کی نظم جو جلسہ سالانہ پر پڑھی گئی تھی اُسکے چند اشعار پہلے درج رپورٹ کئے گئے تھے - اب پوری نظم ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے - اڈیٹر

آتا ہے یاد پہلا اسلام کا زمانہ
وہ ہادیٔ عرب کا مبعوث ہو کے آنا

پرواز کرکے آیا قدسی چمن کا طاہر
سدرہ کی ڈالیوں میں ہے جس کا آشیانہ

قلب محمدی میں نغمہ سرا ہوا وہ
توحید حق کا گایا اُس نے وہاں ترانہ

غار حرا کی چوٹی باد صبا کے جھونکے
وقت صبح اور اس میں وہ نیاز بندگانہ

دل درد قوم لے کر پہلو میں مضطرب ہے
حق ناشناس ہے قوم اُسکو ہے حق دکھانا

روح الامین کی صورت احمد کی پاک سیرۃ
شان محمدی کا اوپر وہ شامیانہ

جبریل وہ کھڑے ہیں روح القدس سے نازل
اُترا کلام حق ہے یاد آمد دلبرانہ

یوں خلعت نبوت زیب بدن ہوا ہے
جلوہ نما ہوا یوں وہ دلبر یگانہ

یہ منصب نبوت وہ خاتم النبیینؐ
پیدا ہے جس سے ہر دم اک شان مرسلانہ

منشور وحدت حق جاری ہوا زمین پر
مُہر محمدی کا ہے نقش اس نگین پر

بار امانت حق کا کندھوں پہ لیکے آنا
اور درد دل کا دُکھڑا پھر قوم کو سُنانا

توحید حق کی لذّت وحی خدا سے پاکر
اس نعمت خدا کا اس کو مزا چکھانا

اس ذات حق کو پاکر دل غیر سے ہٹاکر
کس شان سے پکارے باصوت ہادیانہ

تم ان بُتوں کو توڑو اور ان سے منہ کو موڑو
یہ سب ہیں بے حقیقت یہ سب ہیں بے ٹھکانہ

نفع وضرر کے مالک ہرگز نہیں یہ پتھر
ہیرے نہیں ہیں کنکر کیا اُن کا ہے بنانا

تم کیا یہ کر رہے ہو کیوں اپنے مر رہے ہو
تم کو یہ کس نے دی ہے تعلیم جاہلانہ

حق نے مجھے بلاکر پیغام جو دیا ہے
میں نے تمہیں سُنایا بہ طریق مخلصانہ

کچھ حق سے ڈرنے والے فہم و ذکا تھا جنمیں
وہ پاس آکے بیٹھے با طلب عارفانہ

چمکا جو نور ایمان ظاہر ہوا حق ان پر
سمجھے کہ زندگی تھی سب اپنی باطلانہ

صحبت سے فیض پایا حق سے ہوئی محبت
حامی ہوئے وہ حق کے بہ طریق خادمانہ

نور خدا جو دیکھا ظلمت سے دور بھاگے
توحید نے اُٹھایا وہ حجاب مشرکانہ

ضرب المثل جہان میں ہے انکی جاں نثاری
توحید کے چمن میں کی خون سے آبیاری

توحید حق کا گلشن احمدؐ نے جو لگایا
پھولا پھلا وہ کیسا کیا برگ و بار لایا

وہ بہار اس کی پہلی وہ شاندار رونق
سارے جہاں کو جس نے شیدا حق بنایا

اصحاب کے وہ جلسے وہ ان کا آنا جانا
وہ رسول حق کی مجلس اور آپ کا وہ سایہ

آیات کا اُترنا جبریل کا وہ آنا
وحدت کا جس نے نقشہ آنکھوں میں تھا جمایا

تعلیم و تربیت کا قرآن کی روش پر
دن رات ہوتے جانا آخر تھا رنگ لایا

ہر دم خیال رکھنا اصلاح نفس خود کا
چرچا بھی تھا ہر سو کیا ہم نے ہے بنایا

اظہار حق کی خاطر ترک وطن تھا منظور
گھر بار چھوڑ بیٹھے سب مال و زر لٹایا

پرواہ نہ کی انھوں نے حق کے سوا کسی کی
جسمیں خلاف دیکھا اس کو وہیں ہٹایا

وہ طالبان مولا جو یار حق رہے یوں
اسلام کو انھوں نے آگے یونہی بڑھایا

جب تک تھے جیتے یونہی آزاد وہ رہے ہیں
خدمتیں دین حق کی کیا شاد وہ رہے ہیں

اب ہم ہیں اور اسلام دیکھو تو حال کیا ہے
ان کے خیال کیا تھے اپنا خیال کیا ہے

اسلام وہ کہاں ہے جس کو ترس رہے ہیں
آغاز جس کا وہ تھا اس کا مآل کیا ہے

چھوٹا ہے وطن اسلام حیران ہو رہے ہیں
شکوہ گلہ بھی کرلیں اتنی مجال کیا ہے

ہر سمت ہیں بہاریں اپنا ہے باغ ویران
کس کو سنائیں روکر اپنا مآل کیا ہے

آباد تھا یہ کل باغ خوشیاں منا رہے تھے
اب سوچتے ہیں بیٹھے وجہ زوال کیا ہے

قید نفس کے دُکھ سے ہر دم ہے آہ وزاری
بیٹھے ہیں منتظر ہم کب ہوگی غمگساری

خواہش یہی ہے ہر دم آباد یہ چمن ہو
پہلی سی انجمن ہو وہ صدر انجمن ہو

آزادیاں وہی ہوں اور شادیاں وہی ہوں
تاریک گھر ہوں روشن اور دور یہ گہن ہو

وحدت کا جام پی کر ہم بھی تو گیت گائیں
توحید کی ہمیں بھی ایسی ہی پر لگن ... ہو

اصحاب جو تھے پہلے ویسے ہی پھر ہوں احباب
احباب احمدی کی ایسی ہی اب پھبن ہو

پھر جائیں دن ہمارے یہ ہے آرزو ہماری
اصحاب کی روش پر اپنا بھی اب چلن ہو

احباب سلسلہ کی ہمّت کو دیکھتے ہیں
ہم دین کے خادموں کی خدمت کو دیکھتے ہیں

اسلام کی وہی ہم باغ و بہار دیکھیں
غم دُور ہو وے پھر لیل و نہار دیکھیں

خون جگر نہ کھائے غم مفت میں ہمارا
اسلام ہم بھی تیرا کچھ تو وقار دیکھیں

موعود کا ہے وعدہ پورا ہو یا الٰہی
دین محمدی کا عالی منار دیکھیں +

تعلیم احمدی کا گر قوم میں اثر ہو
پھر کیوں نہ قوم تیرا ہم اعتبار دیکھیں

میرا کلام سُن کر احباب خوش ہوں دیر
پہلو میں میرے دل کو وہ بے قرار دیکھیں

میدان میں بڑھ کے نکلو نصرت کا وقت ہے یہ
اس سلسلہ میں ہم بھی مردان کار دیکھیں

جاگو تو یارو جاگو غفلت کی نیند کب تک
اللہ کرے کہ تم کو ہم ہوشیار دیکھیں

پُرجوش زندہ دل ہوں گر احمدی تو پھر کیوں
ہر سال سلسلہ کو ہم زیر بار دیکھیں

ہمت کرو تو پھر دو دست سوال اٹھ کر
جب تم ہی تم ہو کس کا پھر انتظار دیکھیں

خواجہ کرینگے تم سے جو اپیل آخر کار
ایسا نہ ہو تمہارا مُونھ بار بار دیکھیں

آزاد ان کو کردو امداد کرنے والو
سب کی دعائیں لے لو دامن کو بھرنے والو

خاکسار حامد سیالکوٹی

اخبار کو نمبروں کے لحاظ سے دیکھو

بعض احباب دریافت کرتے ہیں - کہ ۱۴- مارچ کا پرچہ نہیں ملا - ۲۱ مارچ کا پرچہ نہیں ملا - ۴- اپریل کا پرچہ نہیں ملا - اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے فائل میں سے اخبار کے نمبر ملاکر دیکھیں - بعض تاریخوں کو اخبار نہیں چھپ سکتا - مگر نمبر متواتر چلتا ہے - جو اخبار ڈبل نکالے گئے تھے - اُن پر دو نمبر دئے گئے تھے + جس تاریخ کو اخبار نہیں چھپتا وہ خالی رہتی ہے مگر نمبر بہرحال پورے

ایک تبلیغی خط

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - معاف فرمائیے - بلاتعارف سابقہ خط لکھتا ہوں - جسکی تحریک مجھے اس خط کے دیکھنے سے ہوئی - جو کہ آپنے میرے ایک دوست کو لکھا - چند ایک فقرے آپ نے دارالامان کے بارے میں بھی چست کئے ہیں میں افسوس کرتا ہوں کہ آپ قادیان کے حالات سے مطلق بے خبر ہیں اور آپ نے اس کی تحقیق کے لئے اس قدر پرواہ بھی نہیں کی جتنی کہ ایک معمولی رقم کے لئے ناظر کو کرنی پڑتی ہے میں حیران رہ جاتا ہوں - کہ لوگ اس دنیا کی فانی چیزوں کے حصول کے لئے کس قدر محنت و مشقت اُٹھاتے ہیں - اور جیسا کہ ان کی ایک سُوئی یا ہولڈر کا نب گم ہو جاوے تو ان کو کس قدر پریشانی ہوتی ہے - مگر دین کے لئے کچھ فکر نہیں - ایمان کا کچھ خیال نہیں - کاش کہ وہ اپنی اس گم شدہ متاع کے لئے ذرا بھی متفکر ہوتے کاش ان کو معلوم ہوتا - کہ انسان کی زندگی کا خاتمہ اسی چند روزہ عمر پر نہیں ہو جاتا - بلکہ وہ ہمیشہ کی زندگی اگلے عالم میں ہے جہاں ایک شخص کو ضرور جانا پڑتا اور پڑیگا اور بعد اپنے اعمال کا جواب دہ ہونا ہوگا - اور وہاں ہر ایک قول و فعل کے بارے میں باز پُرس ہو گی کہ تو نے یہ جو کہا یا کیا - تو کس بناء پر - آپ ایک مقدس بزرگ اور اس کے مقام کے بارے میں کچھ ارشاد فرماتے ہیں مگر اس کا کوئی ثبوت نہیں دے سکتے - کیا آپ خدا کے روبرو حاضر نہ ہوں گے اور وہاں اگر آپ سے پوچھا جاوے گا کہ منشی صاحب آپ نے جو ایک احمدی سے یہ کہا تھا کہ "تم قادیان پاپ جھڑانے گئے ہو جیسا کہ رومن کیتھلک والوں کا طریقہ ہے" آیا اس کا کوئی ثبوت دے سکتے ہو کیا اس سلسلہ کے امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے کلام یا کتب سے جن کی تعداد ۸۰ تک پہنچتی ہے اور جن کے جواب سے باوجود مہذبانہ دعاوی کے ساری دنیا کے مذہبی عالم عاجز آکر ان کی صداقت پر مُہر لگا چکے ہیں - کوئی ایسا فقرہ یا عبارت دکھا سکتے ہو جس میں لکھا ہو - کہ قادیان میں لوگ رومن کیتھلک کی طرح باپ جھڑوانے آتے ہیں - کیا آپ کسی احمدی یا اس کے امام کے کلام یا کتاب سے یہ دکھا سکتے ہیں کہ یہاں کوئی ایسا مقبرہ ہے - جس کی مٹی کا اثر یہ ہے کہ انسان جنتی ہو سکتا ہے - اگر نہیں تو آپ کو اپنے اس قلم پر افسوس کرنا چاہیئے جس نے بلا سوچے ایک فقرہ لکھ کر اپنے اوپر بہت سی بھاری ذمہ داری سے لی ہے اگر یہ باتیں وہ انسان کہتا جس کا خدا یا روز جزا پر ایمان نہ ہوتا - تو مجھے کوئی افسوس نہ تھا لیکن وہ شخص جس کے نام سے کم از کم یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مسلمان اور حضرت خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام ہونے کا مدعی ہے - اگر ایسا کہے تو واقعی میں قابل افسوس ہے میں آپ کی سچی ہمدردی کے لئے کہتا ہوں کہ آپ خدا کے لئے مذہب کی قدر و وقعت کریں - جو بات منہ سے نکالیں - سوچ سمجھ کر نکالیں۔

سورۃ قٓ میں ایک آیۃ ہے جو ایک مومن کے بدن پر لرزہ ڈال دیتی ہے وہ یہ کہ ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید - انسان کوئی کام نہیں کرتا - اور کوئی لفظ نہیں بولتا نہ زبان چرم سے نہ زبان قلم سے - مگر اس پر ایک نگہبان ہے - جو فونوگراف کی طرح اس کام و کلام کو اپنے اندر لے لیتا ہے اور پھر یہ صدائے بازگشت بن کر قیامت کے دن اس کے مُونھ پر ماری جاوے گی - مجھے آپ کے مذہبی عقائد سے چنداں واقفیت نہیں - مگر آپ اسلام کے خواہ کسی ایک فرقہ سے ہوں یہ تو فرمائیے کہ کیا لوگ نہیں جاتے مدینہ نہیں جاتے - کیا لوگوں کا یہ عقیدہ نہیں کہ وہاں جانے سے اس لئے کہ یہ سفر دین کے لئے اور دین کے حصول کے لئے ہے گناہ معاف ہوتے ہیں کیا اس پر بھی آپ یہ فقرہ چست کریں گے کہ لوگ رومن کیتھلکوں کی طرح پاپ جھڑوانے جاتے ہیں یہ دوسرا سوال ہے کہ قادیان مکہ نہیں - سوال صرف اصول کا ہے - کہ کیا کہیں جانا اسلام میں ممنوع ہے - کیا یہ امر ثابت شدہ نہیں - کہ عالم کی زیارت سے گناہ معاف ہوتے ہیں - کیا قادیان میں بہت سے علماء ربانی اور ان کے سردار حضرت مولوی نورالدین صاحب موجود نہیں - کیا اس پایہ کے کسی عالم کا آپ مجھے پتہ دے سکتے ہیں - کہ وہ دن میں پانچ دفعہ قرآن مجید کا درس دیتے ہیں - کیا قرآن مجید کا سُننا اور اس کا ترجمہ سمجھنا گناہ معاف ہونے کا ذریعہ نہیں ہے - کیا نیک صحبت میں رہنا گناہ معاف نہیں کرتا

کیا آپ کے اسلامی فرقوں سے کئی متفرق لوگ اپنے پیر مرشد کے حضور حاضر نہیں ہوتے بلکہ کیا بعض مسلمان کہلانے والے عُرس نہیں کرتے اپنے پیروں کی قبروں پر سجدہ کرنے کا مشرکانہ فعل نہیں بجالاتے آپ مجھے بتائیں - کہ آپ کہاں تک ان کو سمجھانے کے فرض سے عہدہ برآ ہو چکے ہیں کیا آپ کوئی ثبوت دے سکتے ہیں کہ یہاں حضرت مرزا صاحب کی قبر پر کوئی پھول چڑھاتا یا سجدہ کرتا یا اپنی مرادیں مانگتا ہے؟ ہرگز نہیں - پھر آپنے کس بناء پر کہا کہ وہاں کوئی رومن کیتھلک پادریوں کا سا دستور ہے

پھر میں پوچھتا ہوں ایک خداترس دل سے کہ اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیں کہ ارکان اسلام نماز روزہ - حج - زکوٰۃ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر آپ خود کہاں تک عمل پیرا ہیں - کہ آپ کو دوسروں پر اعتراض کرنے کا حق حاصل ہو گیا - اب میں آپ کو بہشتی مقبرہ کا حال سناؤں - آپ کو معلوم ہے - کہ پاکپٹن میں ایک دروازہ ہے - جس کی نسبت مشہور ہے کہ جو اس دروازہ سے گزرا جنتی ہوا - سرہند میں ایک گلی ہے - سخی سرور کا مقبرہ ہے وغیر ذالک خود جنت البقیع مدینہ میں ہے - اس کی نسبت آپکا کیا خیال ہے لیکن باوجود اس کے کہ قادیان میں ایک مقبرہ تو ضرور ہے - جہاں مُومنین دفن ہوتے ہیں - مگر کسی کا یہ خیال نہیں کہ یہ مٹی بہشتی بنا دیتی ہے - بلکہ حضرت مغفور علیہ السلام نے اپنے رسالہ الوصیت میں جو کہ آپنے اپنی وفات سے ۳ سال پہلے لکھا - اور جس میں بتایا کہ میری موت قریب ہے - یہ جتا دیا کہ ہرگز نہ سمجھو کہ اس مقبرہ کی زمین کسی کو بہشتی بنا دے گی - بلکہ میں نے دُعا کی ہے اور اللہ تعالےٰ اسے قبول کرنے والا ہے کہ اس میں ایسے لوگ مدفون ہوں جو کہ خدا کے حضور جنتی ہوں - جو ایسا نہ ہوگا اس کو موقعہ ہی نہ ملے گا - کہ وہ یہاں دفن ہو سکے اب اس پر عقلی و شرعی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا - کیا خدا کے برگزیدوں کی دُعائیں قبول نہیں ہوتی ہیں -

بس میرے دوست! قادیان خاک شفا تو ضرور ہے اور اس راہ کا گرد و غبار ہم اپنی آنکھوں کا سُرمہ بنانے کو طیار - اسلئے کہ اس میں خدا کا برگزیدہ تھا - اور ہم روحانی بیمار تھے ایک مسیحا نے ہمیں شفا دی مگر یہ کہنا کہ اس کی مٹی میں کوئی خاص تاثیر ہے - بالکل غلط ہے آپ خدا کے لئے مرزا صاحب کے معاملہ میں اگر آپ کو دین و ایمان

مہدی کو جو ۲۵۵ہجری میں سامرہ میں پیدا ہوئے تھے ابھی تک زندہ مان کر مہدی موعود مانتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ بباعث کثرت اعداء و قلت انصار کے لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں۔ چنانچہ جعفر قمی نے اپنی مایۂ ناز کتاب (اکمال الدین) میں لکھا ہے۔ لئلا یکون لاحد فی عنقہ بیعۃ اذا خرج۔ و یبعث القائم و لیس فی عنقہ بیعۃ لاحد۔ لابد للقائم من غیبۃ قلت و لم قال یخاف علی نفسہ و اومی بیدہ علی بطنہ۔ یہ سب کلمات ائمہ اہل بیت کی احادیث کے ٹکڑے ہیں جن کے مختصر معنے بہ ترتیب یہ ہیں کہ امام اس واسطے غائب رہیں گے تاکہ بوقت خروج ان کی گردن میں کسی کی بیعت کا جوا نہ ہو۔ حضرت مہدی کے لئے غائب رہنا ضروری ہے۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے عرض کیا کیوں؟ تو امام نے فرمایا کہ اپنی جان کے خوف کے باعث اور یہ کہہ کر اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کیا دیکھو کتاب اکمال الدین باب ۴۴ فی علۃ الغیبۃ صفحہ ۲۶۵ مطبوعہ ایران۔ اسی طرح کتاب مذکور کے صفحہ ۱۷ پر ایک روایت ہے۔ کہ انّ غایبۃ فی صاحب زمانہ دفعتہ من جھتہ الطواغیت۔ یعنے امام مہدی کی غیبت کی وجہ ظالموں کے غلبہ کی وجہ سے ہوگی۔

اسی طرح صفحہ ۲۴۲ میں عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے محمدؐ بن عثمان سے دریافت کیا یہ محمدؐ بن عثمان امام مہدی کے نائب تھے کہ مجھ کو فرمایئے کہ آپ نے کبھی امام مہدی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تو آپ نے فرمایا۔ قال نعم و لہ رقبتہ مثل ذی و اشار بیدہ الی عنقہ۔ یعنی کہ ہاں دیکھا ہے لیکن ان کی بھی گردن ہے جیسے کہ یہ میری گردن ہے اور یہ کہہ کر اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا۔

معزز ناظرین! ایک طرف تو یہ مایوسی بخش منظر ہے کہ باوجود لاکھوں کروڑوں اثناعشریوں کے ہوتے ہوئے امام زمان خوف جان سے لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں ایک ہزار برس سے زیادہ عرصہ ہو چکا۔ انصار و مددگاروں کی قلت کا عذر پیش کرکے امید واروں کی اشک شوئی کی جاتی ہے لیکن دوسری طرف کتب معتبرہ شیعہ سے ایسی روایات کا بھی پتہ چلا ہے۔ کہ امام علیہ السلام کئی شہروں اور کئی جزیروں کے مالک ہیں جن میں وہ اور ان کی اولاد حکومت کرتے ہیں جن کا مفصل حال کسی دوسرے مضمون میں انشاء اللہ لکھا جائیگا۔ سر دست ایک شہر کا حال ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔

علامہ مجلسی کی کتاب عین الحیات میں ہشام بن سالم سے روایت ہے۔ کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا سمندروں کے پیچھے ایک شہر ہے۔ آفتاب کی چالیس روزہ مسافت کے برابر اس کی وسعت ہے اور وہاں کے لوگ شیطان سے واقف نہیں کبھی گناہ نہیں کرتے اور وہ ہمیشہ مہدی آخر الزمان کے منتظر ہیں ان کے شہر کے بہت سے دروازے ہیں کہ ایک سے دوسرا دروازہ سو فرسخ ہے۔ امام آخر الزمان کی نصرت کے انتظار میں سلاح جنگ لگائے رہتے ہیں اور ہر وقت دعا کرتے ہیں کہ جلد ظہور ہو۔ ہر ایک کی عمر ہزار برس ہے ہر وقت قرب الٰہی کے طالب ہیں اور ہماری ملاقات کے شوق میں اگر ہمارے جانے میں دیر ہو جاوے تو ان کے لئے غضب ہے ہماری قدر جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ کیا کیا نعمتیں ہمارے وجود سے ان کو حاصل ہیں سب سے بہتر ہماری اطاعت کرتے ہیں ہمارے حکم کو پورے طور سے بجا لاتے ہیں۔ وہی لوگ ضرور آخر الزمان کے ساتھ ہوں گے اور جہاد میں سب سے آگے ہوں گے ایسے بہادر ہیں کہ اگر امام حکم دے ایک گھڑی میں مشرق سے مغرب تک روئے زمین کو دشمنان دین سے صاف کردیں۔ ان کے خود اور تلواریں ایسے لوہے کی ہیں کہ پہاڑ کو توڑ دیں امام آخر الزمان انہی لوگوں کے لشکر سے تمام روئے زمین کو کفار سے صاف کردینگے۔ ملخصاً

دیکھو۔ ترجمہ اردو کتاب عین الحیات مطبوعہ لاہور صفحہ ۱۰۱

یہ کیفیت صرف ایک شہر کی ہے اور اس وقت کی جبکہ امام جعفر صادق زندہ تھے۔ مہدی تو ان کے بعد پیدا ہوئے اور ان کو بھی تقریباً گیارہ سو برس ہوگئے اس قدر عرصہ میں ظاہر ہے کہ ایسے سراپا برکت امام کی ایسی نیکو کار رعیت اور لاؤ لشکر کا شمار لاکھوں بلکہ کروڑوں تک پہنچ گیا ہوگا یورپ اور ایشیاء کی کوئی دولت اسقدر جان نثار اور جرّار لشکر میدان جنگ میں مہیّا نہیں کرسکتی اس صورت میں تو خوف اور تقیہ ہی مانع ظہور نہیں ہوسکتا اگر ہوگا بھی تو کہیں شروع شروع میں ہوگا۔ شاید اس سمندر پار کے شہر اور اِدھر کی دنیا کے درمیان ریل و تار اور ڈاک کے ذرائع مسدود ہیں ورنہ مراکش طرابلس کی عموماً اور خطّۂ ایران کی موجودہ خوفناک اور قابل رحم حالت کو خصوصاً معلوم کرکے اس قدر لاؤ لشکر اور جری اور جان نثار مسلح انصار کے ہوتے ہوئے امید نہیں کہ حضرت امام مثل سابق قلت انصار کا عذر رکھ کر اپنے اثناعشریہ مومنین کی بروقت امداد کرنے سے دریغ فرماتے۔ عجب نہیں ہے کہ ان کو اُن لفظوں کو جو خاتم المحدثین علامہ مجلسی نے بطور حدیث امام جعفر صادق زیب ارقام فرمائے ہیں مطالعہ کرکے ایک ستم رسیدہ ایرانی کے منہ سے بے اختیار نکل جائے۔

بر لبم رسید جانم تو بیا کہ زندہ مانم
پس ازاں کہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

ہمارے ہند و پنجاب کے شیعوں کو تو خلافت اور عزاداری کے مباحثوں سے فرصت ہی نہیں کہ وہ بیچارے ایرانیوں کی کسی قسم کی ہمدردی و امداد کرسکیں۔ آخر آفرین ہے ایران کے ہی ایک عالم فاضل بے بدل شیخ علامہ عبد العلی ہروی کو جن کی نسبت روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۲۱۔ فروری کے درمیانی کالم صفحہ ۱ میں لکھا گیا ہے کہ آپ نے دہلی اور سونی پت کے ثقہ علماء کے سامنے ظہور امام مہدی کی بشارت بہت جلدی بعد بیان فرمائی۔ جو حسن نظامی دہلوی کی روایت کردہ میعاد کے لگ بھگ ہے۔ یعنے یہ کہ علامہ ہروی صاحب نے فرمایا کہ شیعوں کے امام ثانی عشر اسی سنہ رواں کے ماہ مبارک رمضان کی ۲۳ کو ظہور فرماویں گے لیجئے صاحب یک نہ شد دو شد۔ ہم تو حسن نظامی کا شکریہ ادا کر رہے تھے علامہ ہروی صاحب نے تو کمال فرمایا۔ وہ ہمارے ڈبل شکریہ کو قبول فرماویں۔ مومنین شیعہ کو اب لازم ہے کہ بحث مباحثے بالائے طاق رکھ کر کم از کم رمضان شریف کی ۲۳ تک ہی سہی صدق دل سے ظہور امام کی دعائیں مانگیں کیونکہ اگر امام ظاہر ہوگئے تو پھر سب جھگڑے آپ سے آپ یک قلم موقوف ہو جاویں گے۔

کاش کہ ان دل خوش کن روایات اور علامہ ہروی کی بشارت سے ستم رسیدہ ایرانی کی کچھ دل جمعی ہو جاوے وہ تو تبریز کے قیامت خیز نظاروں اور ظالم روسیہ کے مظالم کو دیکھ دیکھ کر سخت بے قرار ہے اور سمندر پار کے شہر کی طرف منہ کرکے بار بار یہی کہتا ہے۔ ؎

بر لبم رسید جانم تو بیا کہ زندہ مانم ؛ پس ازاں کہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

خاکسار خادم حسین خادم بھیروی

مجلس علم کلام

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - نقل ایک چٹھی جو کہ اخبار زمیندار کے اڈیٹر کے نام تحریر کی گئی - ارسال خدمت ہے اپنے اخبار میں اسی ہفتہ اس کو جگہ دے کر مشکور فرمادیں -

خاکسار سید محمد حسین

مشفقی مکرمی جناب خان صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - جناب کے اخبار میں چند ماہ سے ایک سلسلہ مضامین ندوۃ العلماء کیطرف سے نکل رہا ہے جس کا منشاء مسلمانوں کو ان تحریکوں سے آگاہ کرنا ہے - جو کہ ندوہ مذکور میں زیر تجویز ہیں - اسی کے ضمن میں آج ایک مضمون ۵ - مارچ کے پرچے میں زیر عنوان "مجلس علم کلام" شائع ہوا ہے ان سب میں مضمون نگاروں نے چند ایک نئی تحریکیں مثلاً مذہبی درسگاہ کا قائم کرنا جس میں انگریزی بھی پڑھائی جاوے - قرآن کریم کا ترجمہ انگریزی اور مجلس علم کلام کی بنیاد کا رکھنا کارکن مسلمانوں کے پیش کی ہیں - لیکن ان کے پیش کرتے ہوئے ضروری تو یہ تھا کہ وہ ان کی ضرورت اور اہمیت کو قوم پر دلائل بینہ سے ثابت کرتے - انھوں نے اس سے بڑھ کر قدم مارا ہے اور مسلمانان ہند کو یہ دکھانا چاہا ہے - کہ اس قسم کی تجاویز عملی رنگ میں اسلامی دنیا میں ان سے پہلے اور کہیں موجود نہیں ہیں - ایسا کرنے میں انھوں نے ایک بڑی بے انصافی اور تنگ دلی سے کام لیا ہے - جس کی وجہ سے ڈر ہے کہ نہ صرف ناظرین کے دل ہی مایوس ہوئے ہوں گے بلکہ خیال ہے کہ کہیں ان کو اسلام سے ہی بدظنی پیدا نہ ہوگئی ہو - کیونکہ وہ قوم جس کو پہلے ہی سے باہر سے صدائیں آرہی ہوں کہ وہ اب دنیا میں اپاہج ہے اس کو گھر سے ایسے اخبار کا ملنا جو ظاہر کریں کہ درحقیقت وہ مردہ ہی ہے بہت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے چنانچہ اس میں مضمون نگاروں نے مسلمانوں سے ایک گروہ خادمان اسلام کے حالات کو مخفی رکھنا چاہا ہے - جو کہ ایک بڑا مفید کام علم کلام کی خدمت کے لئے کر رہے ہیں - اور جنھوں نے موجودہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق دینی اور دنیاوی مدارس ایک ہی جگہ بڑے اعلےٰ درجہ پر کھولے ہوئے ہیں -

چوں کہ جناب کا اخبار اسلامی اخبار ہے اور ہر ایک اسلامی معاملہ میں صفاگوئی میں لاثانی ہے - اس لئے ذیل کی چند سطور عرض خدمت کرتا ہوں کہ شائع فرما کر ممنون فرمادیں - عرض ہے کہ مجلس علم کلام کی ضرورت ثابت کرتے ہوئے مولانا مولوی شبلی صاحب نے ارقام فرمایا ہے - (۱) کہ آج علماء میں سے ایک بھی ایسا موجود نہیں ہے جس نے یورپ کا فلسفہ اور سائنس حاصل کیا ہو - دوم - اور کہ جدید علم کلام بالکل نامکمل اور ناقص ہے - اور اگرچہ اس کا پورا علاج تو اس وقت ہوگا جب ہمارے علماء خود یورپ کے علوم و فنون میں کمال پیدا کرینگے - لیکن چوں کہ ابھی اس میں دیر ہے وغیرہ وغیرہ - اس لئے ضروری ہے کہ مجلس علم کلام قائم کی جاوے - اس تحریر کو پڑھ کر مجھے سخت افسوس ہوا - اوّل تو اس لئے کہ حضرت مولانا شبلی جیسے علامہ دہر اور مسلمہ تاریخ دان جو کہ ہزارہا سال گذشتہ کے حالات سے واقف بتائے جاتے ہیں - اس زمانہ کے حالات سے بالکل ناواقف ہیں - جس میں وہ زندہ موجود ہیں - اور دوسرے اس لئے کہ حضرت مولانا جیسے علامہ کی قلم سے نکلی ہوئی یہ تجویز کہ کوئی مولوی نہیں کوئی علم کلام نہیں مسلمانوں کے لئے ایک نہایت ہی مایوس کن ہے - اور ایک اسلام کے لئے دردمند دل کے زخموں پر جو آجکل اس پر ہر طرف سے لگ رہے ہیں - نمک چھڑکنے کا کام دیتی ہے - اور عام مسلمانوں کو بجائے فائدہ مند ہونے کے دُکھ دینے کا موجب ہوتے ہیں -

میں حضرت مولوی صاحب کی اطلاع اور عام مسلمانوں کو خوشخبری سنانے کے لئے عرض کرتا ہوں کہ جناب مولانا صاحب اس قسم کی کمیٹی بنادیں اور دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامیاب کرے - لیکن واضح رہے کہ آج سے تیس سال پہلے اس اللہ تعالےٰ نے جو ہمارا سب کا خدا ہے اور ہمارے قرآن کا محافظ ہے اور ہمارے پاک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ ابی وامی کا سچا خدا ہے اور جس نے اسلام سے وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون - کا کیا ہوا ہے - اس خدا تعالےٰ نے پیشتر اس کے کہ فلسفہ یورپ اس دین متین پر حملہ آور ہوتا اس کی حفاظت کرنی شروع کردی ہوئی ہے تاکہ اسلام کو کسی انسان کی طاقتوں کا ممنون احسان نہ ہونا پڑے - اللہ تعالےٰ نے ایک گاؤں کے رہنے والے کو جس کو نہ اپنے علم اور نہ اپنے فضل پر کوئی گھمنڈ تھا اپنے علم لدنی سے حصہ دے کر اور اپنی روح القدس کی تائید کے ساتھ اسلام کی مدد کے لئے کھڑا کیا اور اس کے ذریعے ایک ایسے علم کلام کی جو موجودہ فلسفہ کو جس کا رُعب فلسفی دلوں کو کھا رہا ہے - پاش پاش کردے - براہین احمدیہ کے رنگ میں سنہ ۱۸۸۲ء میں بنیاد رکھی اُس نے اس کتاب کے صفحہ ۱۶ پر ارقام فرمایا ہے -

"مقصود اس کتاب کی تالیف سے جو موسوم بالبراہین الاحمدیہ علےٰ حقیقت القرآن والنبوۃ المحمدیہ ہے یہ ہے جو دین اسلام کی سچائی کے دلائل اور قرآن مجید کی حقیقت کے براہین اور حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدق رسالت کے وجوہات سب لوگوں پر بوضاحت تمام ظاہر کئے جاویں اور نیز ان سب کو جو اس دین متین اور مقدس کتاب اور برگزیدہ نبی سے منکر ہیں ایسے کامل اور معقول طور سے ملزم اور لاجواب کیا جاوے جو آیندہ ان کو بمقابلہ اسلام کے دم مارنے کی جگہ نہ رہے اس کتاب کے شائع ہونے پر سارے ہندوستان میں اس کتاب کو موجودہ زمانے کے علم کلام کا بنیادی پتھر مانا گیا اور سب علماء اور انگریزی تعلیم یافتہ احباب نے اس کو اس زمانہ کی مرض کا علاج یقین کیا - اسکے شائع ہونے کے بعد اس علم کلام کے موجد نے دہریوں - فلسفیوں - سوفسطائیوں - برہموؤں نیچریوں - آریوں - عیسائیوں اور یہودیوں کے مختلف اعتراضوں کا جواب مختلف کتابوں رسالوں اخبارات تقریروں کے ذریعے پورے تیس سال تک دیا اور انگریزی میں ایک رسالہ اپنے علامہ مرید حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم - اے کی زیر ایڈیٹری نکلوا کر اس خداداد علم کلام کو یورپ امریکہ - افریقہ اور ایشیا اور آسٹریلیا کے مختلف طبقات تک پہونچایا اور بادشاہوں تک تبلیغیں کیں اور پھر اسی عرصہ میں آپ کے مخلص مرید حضرت مولوی نورالدین صاحب نے جو حال میں خلیفۃ المسیح ہیں اور زمانہ کے مانے ہوئے عالم اور فاضل ہیں اور جنھوں نے جدید فلسفہ کو اور حکمت کو مصر کی ترجمہ شدہ کتابوں اور رسالوں کے ذریعہ اچھی طرح سے مطالعہ کیا ہوا ہے - اس علم کلام میں

بہت سے دُرِّ بے بہا کے ساتھ اضافہ فرمایا ہے۔ اور اب تک آپکا درس قرآن کریم اور درس حدیث اور فقہ وغیرہ جوکہ قادیان میں جاری ہے۔ اس علم کلام کے لئے بہت سا سامان پیچھے چھوڑ رہا ہے اور ان تیس سال کی لگاتار کوششوں سے اب یہ علم کلام ایسا مکمل ہوگیا ہے کہ کیا آریہ۔ کیا عیسائی۔ کیا دہریہ۔ کیا برہمو و نیچری اس سکہ کو مان چکے ہیں۔ ہر ایک نئے اعتراض کا اس میں بدلائل قاطع جواب موجود ہے اس کے موجود ہوتے ہوئے مولوی صاحب مسلمانان ہند کو اگر یہ کہیں کہ ان میں کوئی علم کلام موجودہ زمانہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نہیں ہے تو میرے خیال میں بہت بڑا گناہ ہے مولوی صاحب اپنا علم کلام طیار کریں۔ خدا مبارک کرے لیکن یہ یاد رکھیں۔ کہ اسلام نرا مادی مذہب ہی نہیں ہے۔ اس کی اصل بنیاد تقوے ہے وہ علم کلام جس میں تقویٰ مدنظر نہ ہو۔ اسلام کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ اس سے پہلے جو سوانح حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ وغیر علیہ السلام کی مولوی صاحب نے لکھی ہے۔ ان میں صرف دنیوی پہلو بھی زیادہ مدنظر رکھا گیا ہے۔ روحانی اور باطنی پہلو پر جو کہ مدعا ان بزرگوں کی زندگی کا تھا۔ کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی۔ اس لئے مولوی صاحب ضرور کوئی روحانی آدمی بھی داخل کریں۔ صاف موٹے موٹے نام داخل کرنے سے ایسا علم کلام کبھی طیار نہ ہوسکیگا

پھر مولوی صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ آج علماء میں سے ایک شخص بھی اب موجود نہیں جس نے یوروپ کا فلسفہ اور سائنس حاصل کیا ہو۔ اس امر کے اظہار سے بھی مولوی صاحب نے اپنی اس ناواقفی کا جو ان کو موجودہ زمانہ کے حال سے ہے ایک ثبوت دیا ہے کیوں کہ ہر شخص ہندوستان کا جانتا ہے کہ علامہ دہر حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب جوکہ اسم بامسمےٰ نور ہی نور ہیں۔ اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ اور اپنی روحانی کرنوں سے دنیا کو منور فرما رہے ہیں۔ آپ نہ صرف مذہبی طور پر ہی واقفیت کا انتہائی درجہ حاصل کئے ہوئے ہیں۔ کیوں کہ موجودہ فلسفہ کے علوم میں بھی بے مثل ماہر ہیں۔ پھر یہ امر کس سے مخفی ہے کہ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اسلام کی محبت میں سب کچھ چھوڑ پندرہ سال سے قادیان کے گاؤں میں گوشہ تنہائی اختیار کئے ہوئے خدمت اسلام میں مصروف ہیں جن کے علم کلام نے یورپ میں ایک تہلکہ مچا دیا ہوا ہے۔ اور آج کل قرآن کریم کا ترجمہ بائیس سیپارہ تک ختم کر چکے ہیں اور ایک بسیط مقدمہ کا جس میں سب ان اعتراضات کا جواب دیا جاوے گا۔ جو دہریوں عیسائیوں اور فلسفیوں وغیرہ نے قرآن کریم یا اسلام پر کئے ہیں۔ مصالح جمع کر چکے ہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے جو آجکل اسسٹنٹ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ہیں اور نہ صرف گریجوایٹ موجودہ فلسفہ کے ہی ہیں بلکہ قرآن اور حدیث کے بھی خوب ماہر ہیں جو اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرکے قادیان میں فقیرانہ زندگی بسر کر رہے ہیں اور اسلام کی خدمت میں رات دن مصروف ہیں وہ بھی موجود ہیں۔ اور پھر اسی طرح مولوی صدر الدین صاحب بی۔ اے بی ٹی ہیں۔ جوکہ بی۔ اے بی ٹی تک مروجہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایک معقول نوکری سرکاری کو چھوڑ دین کی خدمت میں مصروف ہے۔ اور قرآن اور حدیث کو خوب پڑھا اور اب ہیڈ ماسٹر قادیان تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیں اور رات دن قلمی اور قومی خدمت دین کی کرتے ہیں اور پھر مولوی محمد تیمور صاحب ایم اے ہیں جو کہ ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد باقاعدہ مذہبی درس قرآن اور مذہب وغیرہ کا حضرت مولوی نور الدین صاحب سے دو سال تک پڑھتے رہے اور جب مولوی صاحب نے مذہب میں بھی آپ کو ایم اے کی ڈگری دیدی۔ تو اب علی گڈھ کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ اور ہر دم خدمت اسلام کی دل میں امنگ رکھتے ہیں۔ پھر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل چیف کورٹ ہیں۔ کون شخص ہے جو ان کے نام نامی سے ناواقف ہے۔ آپ صرف ظاہری علوم میں ہی گریجوایٹ نہیں ہیں۔ بلکہ مذہبی علوم میں بھی بہت بڑے پایہ کی واقفیت رکھتے ہیں۔ اور حقیقی وکیل اسلام کا خطاب ان کے شایان حال ہے انھوں نے اسلام کی خدمت کے لئے اپنا مال اور جان وقف کرکے ہندوستان کے مشرق اور مغرب کو ایک کر دیا ہے

غرض کہاں تک گنتا جاؤں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل اور برکت سے مرزا صاحب مغفور اور مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے اسلام کے خادم مولوی ڈاکٹر موجود مولوی حکیم موجود۔ مولوی وکیل موجود۔ مولوی گریجوایٹ اور انڈر گریجوایٹ موجود اور پھر پرانی طرز کے مولوی علامہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہی حضرت مولوی قاضی امیر حسین صاحب۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی وغیرہ جیسے بے مثل انسان موجود اور ان سب کا مشترکہ طور پر صرف ایک کام یعنے جدید فلسفہ کے مقابلہ میں ایک جدید علم کلام طیار کرنا اور حضرت مولانا مولوی شبلی صاحب ہیں کہ فرماتے ہیں۔ مسلمانوں میں اب ایک بھی شخص موجود نہیں۔ جس نے یورپ کا فلسفہ اور سائنس حاصل کیا ہوا ہو۔

خدا مولوی صاحب کو توفیق عطا کرے کہ وہ اس جماعت سے ہی ایک بڑی جماعت علم کلام کی خدمت کے لئے طیار کریں۔ اسلام کی خدمت کے لئے کروڑ ہا انسانوں کی ضرورت ہے لیکن خدا کے لئے ہمیں یہ سنا کر مایوس نہ فرما دیں کہ پہلے کوئی انسان مسلمانوں میں موجود ہی نہیں

حضرت مولوی صاحب کی مزید واقفیت کے لئے میں یہ عرض کرنی مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اس مذکورہ بالا جماعت نے ایک دینی تعلیم کے لئے مدرسہ جس کا نام مدرسہ احمدیہ ہے۔ جسمیں سوائے مذہبی تعلیم کے انگریزی بھی لازمی ہے۔ جاری کیا ہوا ہے۔ جو بفضل خدا بہت ترقی کر رہا ہے۔ ماسوائے اس کے ایک انگریزی ہائی سکول بھی ہے۔ جس کے طلباء امتحان انٹرنس میں آنے سے پہلے ہی قرآن اور حدیث میں خاص طور پر ماہر کئے جاتے ہیں۔ اور کئی رسالہ اور اخباریں موجود ہیں جو موجودہ علم کلام کی رات دن خدمت کرتے ہیں اور ایک بڑا بھاری ذخیرہ علم کلام کا موجودہ زمانہ کی ضرورۃ کے لئے بفضل خدا مکتفی ہے۔ دیر سے طیار کیا ہوا وہاں موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ آپکو توفیق عطاء کرے کہ آپ بھی اس سے فائدہ اٹھا دیں۔ آمین

سید محمد حسین ایل۔ ایم ایس احمدیہ بلڈنگ لاہور

کون صاحب ہیں؟ (۱) ایک صاحب مفرح یاقوتی کے خواص دریافت کرتے ہیں اپنا نام نہیں لکھتے مہر ڈاکخانہ آگرہ کی ہے انکی خدمت میں التماس ہے کہ اس مفرح کے موجد حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ۔ لنڈا بازار۔ نولکھا لاہور ہیں انکے ساتھ خط و کتابت کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

اشتہار ضروری

مجھے اس بات کو معلوم کرکے بہت افسوس ہوا ہی کہ فنڈ یتامیٰ اس وقت پانچ چھ سو روپیہ کا مقروض ہے اور جہاں اس کے اخراجات دو سو روپیہ ماہوار کے قریب یا اس سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ آمدنی پچاس روپیہ ماہوار بلکہ اس سے بھی کم ہے اس لئے میں جماعت کے مخلصوں کو اسطرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔

مذہب کے دو ہی بڑے جزو ہیں۔ ایک طاعت لامر اللہ اور دوسرے شفقت علیٰ خلق اللہ۔ اس دوسرے حصہ میں اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث شریف میں یتامیٰ کی خبرگیری کے لئے سخت تاکید فرمائی ہے چنانچہ قرآن کریم میں جہاں صدقات کا ذکر آیا ہے وہاں یتامیٰ کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ پارہ دوم میں قرآن شریف میں فرمایا ہے۔

لکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاخر والملئکۃ والکتب والنبیین واتی المال علیٰ حبہ ذوی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب۔ اس آیت میں حقیقی نیکی کو انہی دو حصوں پر منقسم فرمایا ہے۔ جن میں سے پہلے حصہ میں ایمان یا طاعت لامر اللہ کا ذکر ہے اور دوسرے میں مال کے خرچ کرنے یا شفقت علیٰ خلق اللہ کا حکم ہے۔ اور انفاق فی سبیل اللہ میں ذوی القربیٰ کے بعد دوسرے درجہ پر مستحق امداد یتامیٰ کو قرار دیا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائیوں پر رحم کرنے کے متعلق جو تاکید فرمائی ہے اس سے حدیث کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں فرمایا ہے:۔ تری المؤمنین فی تراحمھم وتوادھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکے عضوا تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی۔ یعنے مومن باہم ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے پر مہربانی کرنے میں ایک جسم کے حکم میں ہیں۔ اگر جسم کے ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو اس کی خاطر سارا جسم تکلیف اٹھاتا ہے۔ اور بعہد خصوصیت سے ان بے کس بچوں پر رحم کے لئے جنہیں یتیم کہتے ہیں فرمایا۔ انا وکافل یتیم لہ ولغیرہ فی الجنۃ ھٰکذا یعنے میں اور وہ شخص جو یتیم کی خبرگیری کرتا ہے جنت میں اس طرح سے ملے ہوئے ہوں گے۔ جس طرح دو انگلیاں باہم ملی ہوئی ہیں۔ ایک سچے مومن کی آرزو اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ نہ صرف جنت میں ہو بلکہ جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو۔ اس کے لئے فرمایا کہ یہ جو چاہتا ہے یتیم کا کفیل بن جاوے۔ خواہ وہ یتیم کوئی اس کا اپنا رشتہ دار ہو یا کوئی اور ہو۔ میرے دوستو! تم میں سے کون ہے جو یہ نہ چاہتا ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنت میں ہو پس تم علیحدہ علیحدہ تو یتیموں کے کفیل بن نہیں سکتے۔ اگر تم اس ثواب میں شریک ہونا چاہو تو یتیم فنڈ کے لئے کچھ اپنے ذمہ لگا لو۔ خواہ وہ تھوڑی رقم ہی ہو یہاں انجمن کی زیر نگرانی تمہاری قوم کے بہت سے یتیم بچے پرورش پا رہے ہیں اور بہت سے ہیں۔ جن کی درخواستیں آتی ہیں۔ پس جو شخص تم میں سے ان کی پرورش کے لئے چندہ دیتا ہے وہ یتیم کی کفالت کرتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کے مخلص جلد اس طرف توجہ کرکے یتیم فنڈ کی موجودہ حالت کو ایسا بنانے کی کوشش کرینگے کہ اس کے لئے دوبارہ مجھے کہنے کی ضرورت نہ ہو۔

نور الدین رضؓ

ایک پیشگوئی

پائنیر کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ خدیو مصر کے کتب خانہ سے ایک قلمی کتاب بہلول ہندی کی تصنیف ۱۱۹ھ کی لکھی ہوئی ملی ہے جس میں یہ پیشگوئی درج ہے کہ ۱۳۳۰ھ میں آتش فشاں ملک (اٹلی) والے طرابلس پر حکومت کریں گے اور زمانہ موسیٰ تک وہاں رہیں گے اور پھر مصائب اٹھا کر چلے جاویں گے۔ نامہ نگار نے زمانہ موسےٰ سے مراد وہ چالیس لئے ہیں جو بنی اسرائیل نے جنگلات میں فتح کنعان سے قبل بسر کئے تھے اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالےٰ کے نیک بندوں پر قبل از وقت آئندہ کے حالات کھولے جاتے ہیں۔ مگر کہیں اس کا اثر مسلمانان طرابلس پر یہ نہ ہو کہ اس پیشگوئی کے سہارے سرِ دست ہاتھ باندھ کر بیٹھ جاویں کہ خیر اپنے وقت پر طرابلس خود بخود فتح ہو جاوے گا۔

شہادت زمانہ

لاہور سے مرزا برکت علی صاحب حضرت مسیح موعود کی نی زمانہ ضرورت کے متعلق حق کی جستجو کرنے والوں کو حضور کی کتاب ایام الصلح کی طرف متوجہ کرتے ہیں جس میں اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ اس زمانہ میں دو قسم کی برکتیں اللہ تعالےٰ نے نازل کی ہیں ایک دنیوی جو ظاہر ہیں۔ دوسری روحانی جیسے اشاعت علوم حقہ۔ اظہار حقایق و معارف قرآنی۔ یہ انعامات امام موعود کے ذریعہ سے یا اور ذرائعہ سے اس کے زمانہ میں ظاہر ہو کر اس کے ایام کے متبرک ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں اور اس طرح ان کے نزول کا باعث دراصل وہی وجود پاک ہے۔ گر اس کو وہی سمجھتے ہیں۔ جو توجہ کرتے ہیں۔

نیز مرزا صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ اسلامیہ کالج میں حمایت اسلام کے سالانہ اجلاس کی طیاری میں بڑا جلسہ ہوا ہزار آدمی جمع ہوا۔ چاہا گیا کہ تلاوت قرآن سے جلسہ شروع ہو مگر قرآن پڑھنے والا نہ ملا۔ اور ایک معزز صاحب نے کھڑے ہو کر افسوس کیا کہ کوئی قرآن پڑھنے والا نہیں جلسہ شروع ہو تب ایک صاحب نے مجمع میں سے نکل کر سورۃ یٰس کی چند آیات پڑھیں یا بے اختیار ان کے موہنہ سے نکلیں تا قوم کو معلوم ہو کہ یہ اس پر کونسا وقت ہے۔

ضرورت معلّمین

ناظمان اسلامیہ مڈل اسکول دسوہہ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست کی ہے کہ ان کے واسطے لائق ہیڈ ماسٹر اور دیگر مدرسین تلاش کئے جاویں۔

بیعت

منشی بہادر علی صاحب سکنہ راجپور ریاست پٹیالہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کی بیعت کا اعلان جلد اخبار میں کر دیا جاوے اللہ تعالےٰ استقامت عطا فرماوے

مبارک

اللہ تعالےٰ کا شکر و احسان ہے کہ ہمارے مکرم دوست زین الدین محمد ابراہیم صاحب کو اس ضعف پیری میں اپنے دو صاحبزادوں میاں ابراہیم و میاں احمد اور اپنی دو صاحبزادیوں کی شادی کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ ان شادیوں کو مبارک کرے۔

دعا و مدد

مولوی عنایت اللہ صاحب پٹواری جسمانی اور روحانی کمزوریوں کی دوری کیواسطے احباب سے امداد دعا

پیارا ہے - غور کریں - اس نے اگر سب کچھ دنیا کمانے کے لئے کیا - تو آخر اس کا کوئی نشان بھی ہونا چاہیئے جیا لاکھ مُرید - آمد کا یہ حال کہ ڈاک خانہ کے رجسٹر گواہ ہیں مگر آپ مجھے دکھا دیں کہ اس نے کوئی عمارت اپنے لئے بنائی - کوئی جائداد خریدی - یا کم از کم اپنے پسماندوں کے لئے کچھ چھوڑا - یا ان کے لئے آمدی کی بنیاد ڈالی اور باوجودیکہ اپنی وفات کی خبر انکو تین سال پہلے تھی - اپنے لائق بیٹے کو اپنا جانشین بنانے کا ارشاد کیا ؟ ہرگز نہیں یہ کیوں ؟ کہ آپکو دنیا مقصود نہ تھی اس لئے اب ان کا خلیفہ ایک غیر شخص ہے - جو باہر سے آیا - آپ کی جو اپنی جدی جائداد تھی وہ بھی دین کی اشاعت میں لگا دی - کیوں کہ آپ کا مقصود یہ تھا کہ خدا کا جلال ظاہر ہو اس کے پیارے نبی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بزرگی کا اظہار ہو - چنانچہ وہ مرتے دم تک اس پر قائم رہا خدا اور اس کے نبیؐ کے مخالفوں کے ساتھ قلمی جنگ کرتا رہا اور اسی میں شہید ہوا - کیا کبھی آپنے ان کی کوئی کتاب دیکھی ؟ نہیں دیکھی - اور پھر اس پر رائے دیتے ہو تو افسوس ! اگر وہ نہیں ہے تو مجھے بتاؤ یہ درد یہ سوز اور یہ ہمت اس زمانہ میں اور کس کو ہے - ایک ہی مثال مجھے دکھا دو - کوئی اعتراض نہے - تو بیش کرو مگر خدا کے لئے اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھو - کہ جو اپنی زبان کو اپنے قابو میں نہیں رکھتا وہ تو ناپا نیوالوں میں سے ہے - مبارک وہ جو سوچتا ہے قبل اس کے کہ بولتا ہے مبارک وہ جو اپنے انجام سے بے فکر نہیں اور پہلے اس کے کہ کوئی اس پر مصیبت آوے وہ اس سے بچنے کا سامان کرتا ہے - مبارک وہ جو خدا کے برگزیدوں کا دل سے ادب کرتا ہے اور اس کی شان میں کوئی گستاخی کا کلمہ نہیں بولتا - مبارک وہ جو کسی مامور کے معاملہ میں جلد بازی سے کام نہیں لیتا بلکہ خدا کے حضور رو رو کر اور چیخ چیخ کر دعائیں کرتا اور ایسے اہم معاملہ میں روشنی کا خواستگار رہتا ہے - مبارک وہ جو کسی پر عیب لگانے سے پہلے اپنے عیبوں کا مطالعہ کر لیتا ہے - مبارک وہ جو تمسخر نہیں کرتا - کیونکہ تمسخر کرنے والے کبھی فلاح نہیں پاتے - مبارک وہ جو حلیم اور بردبار ہے مبارک وہ جو فہیم اور خاکسار ہے - مبارک وہ جو تابع فرمان پرودگار ہے - مبارک وہ جو خاک راہ احمدؐ مختار ہے مبارک وہ جو دین کے لئے اپنا مال اپنی جان اور اپنی آبرو فدا کرتا ہے اور ہر وقت اپنے نبیؐ کی الفت کا دم بھرتا ہے - مبارک وہ جو تمام قسم کے بُرے خیالات بُرے معاملات بُرے مقامات کو چھوڑتا اور گندے دوستوں اور ہمنشینوں سے منہ موڑتا ہے اور قدوس خدا اور قدوس نبی - قدوس امام سے رشتہ تعلق جوڑتا ہے -

مبارک وہ جو ایک خدا ترس دل لے کر اس خالص خیرخواہی سے لکھے ہوئے رقعہ کو پڑھتا اور اس گھاٹی پر چڑھتا ہے جس کی بلندی پر دنیا کا نشیب و فراز معلوم ہو جاتا ہے مبارک وہ جو خدا کا ہے اور خدا اُس کا - اللہ تعالےٰ انکو توفیق دیوے کہ میرے اس درد بھرے رقعہ کو غور سے پڑھیں - فقط

والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ

جلسہ انعام

یکم اپریل ۱۹۱۲ء کو مدرسہ احمدیہ کے طلبا میں سالانہ امتحان کی کامیابی پر تقسیم انعام ہوا - افتتاح جلسہ پر عبید اللہ طالب علم مدرسہ احمدیہ نے چند آیات قرآن خوش الحانی سے پڑھیں - اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب افسر مدرسہ احمدیہ نے ایک تقریر کی -

فرمایا :- قرآن شریف سے ظاہر ہے کہ انبیاء کے ہر ایک کام میں اپنے اور غیر کے فائدے کی نیت ہوتی ہے حضرت موسےٰ نے کہا کہ میرا عصا اپنے سہارے اور جانوروں اور غیروں کے فائدے کے واسطے ہے - اس جلسہ میں بچّوں کو انعام دینا اور ضروریات مدرسہ کے اظہار کی نیت ہے - طالب علم کی مثال درخت کی ہے - جیسا بیج اور اس کی پرورش اور پیوند زمین پر ہو گا ویسا ہی درخت ہو گا - اسی طرح جیسی ابتدائی تعلیم و تربیت یا جیسے اُستاد - کتابیں بچے کو میسر آویں گی ویسا ہی وہ بنے گا - اسلام نے ہر دو قسم کے آدمی بنائے ہیں ایک وہ جو دنیوی کاروبار کے ساتھ دین کو قائم رکھیں وہ رجال لا تلہیھم التجارۃ - دوسرے وہ جو صرف دینی علوم کے سیکھنے سکھانے کی طرف متوجہ رہیں یہ علماء کا گروہ ہے اور اسی کے متعلق قرآن شریف میں فرمایا ہے - ولتکن منکم امۃ الآیۃ یہ گروہ دنیا کو دین پر قربان کرنے والا ہے - اسلام نے یہ دونوں اسکول قائم کئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس زمانہ میں یہ دونوں اسکول مدرسہ انگریزی اور مدرسہ احمدیہ کی صورت میں ظاہر ہوئے ہیں - مدرسہ اول کے طلباء دنیا پر ثابت کر دیں گے کہ تمام دنیوی کاروبار میں اعلےٰ ترقی کر کے بھی وہ خدا کو پانے والے ہیں - اور مدرسہ دوم کے طلباء یہ ثابت کر دکھائیں گے - کہ کس طرح ایک انسان دنیا کی زینت اور زیبائش کو بالکل ترک کر کے خالص دینی خدمت کے واسطے اپنی زندگی قربان کر سکتا ہے - ہر ایک دنیوی چیز سے حقارت کریں - پھر اپنے تقوےٰ کے سبب معظم و مکرم ہوں - اپنی اعلیٰ واقفیت کے سبب تمام معاملات میں ہوشیار ہوں صاحب وقار اور خدا سے موید و منصور ہوں - اسلامی اسکول میں پہلوں کی مثال میں عمرؒ بن عبد العزیز اسلامی بادشاہ ہیں اور دوسرے کی مثال اسلام میں معین الدینؒ چشتی - ابراہیم ادہمؒ - شہاب الدینؒ سہروردی ہیں - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں بھی ہر دو نمونے موجود ہیں - مکّی زندگی میں آپ کی زندگی درویشانہ تھی - مدنی زندگی میں آپ بادشاہ تھے - پھر بھی خدا ہی آپ کا معشوق تھا اور دنیا آپکی نظروں میں حقیر و ذلیل تھی - ہماری قوم میں بھی دونوں قسم کے آدمی ہونے چاہئیں ہمارے ہاں ایک دفعہ مدرسہ انگریزی کے اڑانے کی تجویز ہوئی تھی اس وقت صرف حضرت مولوی صاحب اور میں اس امر کے مخالف تھے اور مدرسہ قائم رہا اس کے بعد ایک دفعہ مدرسہ احمدیہ اُڑانے کی تجویز پیش ہوئی تھی اس وقت بھی میں نے ہی اس امر کی مخالفت کی اور ہر دو مدرسے قائم رہے ان دو مدرسوں میں سے جس ایک کو کوئی فضول سمجھتا ہے وہ احمق ہے اور چاہتا ہے کہ احمدیت یک چشم رہ جاوے مگر ہمیں دونوں آنکھوں کی ضرورت ہے - جماعت کے لوگوں کو اپنے بچوں کو یہاں کے مدارس میں بھیجنے کی طرف توجہ کرنے کی بہت ضرورت ہے، ہر دو مدارس میں لڑکوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے - تعلیم علم کی خاطر ضروری ہے - علم خود ایک زینت ہے - علم کو علم کی خاطر حاصل کرو نہ کسی لالچ اور نوکری کے واسطے - اگر ایسا کرو گے تو یہ گندہ ارادہ ہو گا - دین کی خاطر علم سیکھنے والے کبھی ذلیل نہیں ہوتے - عالم متقی - پرہیزگار عالم کا خود خدا مددگار ہوتا ہے - مدرسہ احمدیہ میں داخلہ سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ روپیہ کہاں سے لیں

تو ذلیل نہیں ہو سکتا۔ اگر بد ہے تو ایم ہاے ہو جانا بھی اس کے واسطے مفید نہیں اس کے بعد خصوصیت سے اس مدرسہ احمدیہ کی ضروریات کا میں ذکر کرتا ہوں ہر ایک شے غیر جنس سے مل کر تغیر پکڑتی ہے اس میں زنگ میل اور خرابی پیدا ہوتی ہے یہی حال دنیوی کاروبار میں پڑنے والوں کا ہے اسواسطے ایک پاک گروہ چاہیئے جو ایسے لوگوں کے زنگ کو اُتارتا رہے اتنی بڑی جماعت کے واسطے کس قدر گروہ علماء کا ہمارے پاس ہونا چاہیئے جو احمدیت کے باغ کی درستگی کرتا رہے۔ پھر علماء کا گروہ اختلاف کو مٹاتا ہے کیونکہ لوگ مذہبی اُمور میں عموماً اپنی اٹکل سے کام لینا شروع کر دیتے ہیں اور اٹکل ہر ایک کی جُدا۔ ایک صورت تفرقہ پیدا ہو جاتی ہے۔ علماء کا کام ہے کہ قرآن و حدیث کو خوب یاد رکھیں اور تبلیغ کرتے رہیں تاکہ قوم بڑھتی رہے۔ قوم کو چاہیئے کہ اس مدرسہ کیطرف توجہ کریں اس مدرسہ کا فنڈ مقروض ہے اور پڑھنا تحقیق برداشت کرنے والے لڑکوں کی تعداد بہت کم ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے مدرسہ کے ۸۰ فیصدی نمبر لینے والے لڑکوں کے واسطے انعام مقرر کئے ہیں تاکہ لڑکوں میں مسابق بننے کی ترغیب ہو۔ انعام خوشی اور رضامندی کا اظہار ہے۔

سب سے پہلا انعام قرآن شریف میں اول رہنے کا جماعت چہارم میں عبد القدوس کو دیا گیا۔ مبلغ .. .. ۱۰ روپے
دوسرا انعام قرآن شریف میں اول رہنے کا جماعت دوم میں عبد السبوح کو دیا گیا۔ مبلغ .. .. ۶ روپے
تیسرا انعام جماعت اول میں عبد الجبار کو دیا گیا مبلغ ۴ روپے
چوتھا انعام جماعت سپیشل - محمد مالاباری کو دیا گیا مبلغ ۲ روپے
ہر جماعت میں اول دوم کا انعام جماعت دوم عبد السبوح کو دیا گیا۔ مبلغ .. .. ۳ روپے
جماعت اول میں عبد العزیز کو دیا گیا .. .. مبلغ ۵
محمد حسن .. .. للعہ - محمد علی .. .. .. ۲ روپے
سپیشل عبد اللہ مالاباری .. .. ۲ روپے - محمد ۱۲

پیر منظور محمد کی طرف سے ایک چاقو۔ عبد السبوح کو جس کی سب اُستادوں نے تعریف کی۔ شیخ یعقوب علی صاحب نے قریباً پچاس روپے کی کتب لڑکوں کے واسطے دی ہیں۔ جو تقسیم کی گئیں۔ تمام انعامات حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے ہاتھ سے تقسیم فرمائے۔ اخیر میں صادق سیالکوٹی نے ایک نظم پڑھی۔ جو نیچے درج ذیل ہے اور دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ اور شیخ یعقوب علی صاحب نے اگلے سال اول رہنے والے کے واسطے ایک انعام ایک اشرفی کا اپنی طرف سے مقرر فرمایا۔

۱ منعقد جلسہ ہوا ہے آج دینیات کا
سلسلہ کیا خوب نکلا ہے یہ انعامات کا

۲ میرزا محمود - صاحبزادۂ والا تبار
خود خدا ہی اجر ہوگا آپ کی خدمات کا

۳ احمدیہ مدرسہ پر جان بھی کر دو نثار
دین ہے جس کا سلامت اُسکی دنیا بھی درست

۴ قرن اول شاہد صادق ہے میری بات کا

۵ متقی کے رزق کا اللہ ہوتا ہے کفیل
فکر کیوں ہے طالبانِ علم کی اوقات کا

۶ آریوں - عیسائیوں کے اعتراضوں کے جواب
چاہتے ہیں علم کچھ قرآن کی آیات کا

۷ علم دین حاصل کرو تا ہو سکے کچھ انتظام
اے میرے پیارے رفیقو بندشِ آفات کا

۸ دیکھنا ہے نہ دینا - دین کی قطع و بُرید
ہم نے مانا یہ زمانہ بھی ہے اصلاحات کا

۹ علم کی کیا قدر ہے معلوم ہو جاتی تمہیں
پڑھ لیا ہوتا جو باب العلم ہی مشکوٰۃ کا

۱۰ کچھ پتہ چلتا نہیں دین سے غفلت کیسیاں
شوق ہے دل میں مگر ہر امر داہیات کا

۱۱ مال و دولت پر بڑا ہی ناز ہے اغیار کو
ہے بھروسہ ہم کو مولا ایک تیری ذات کا

۱۲ دین کا خادم بنا دے دین کا شیدا بنا
جوش ہو ہر وقت دل میں تیرے احکامات کا

۱۳ ہاتھ اُٹھاؤ اب دُعا کیواسطے اے مومنو!
بول بالا ہو الٰہی شاخ دینیات کا

پہلوں کا کفارہ کیوں کر ہوا

مختلف زمانہ اور مختلف فرقوں کے یسوعی صاحبان نے نجات کی تھیوری کو ہمیشہ مختلف صورتوں میں دیکھا ہے اور آئے دن یسوعی مذہب کی تشریح نئے رنگ میں کیجاتی ہے اور ان مختلف قیاسات میں بعض دفعہ اتنا فرق ہوتا ہے۔ کہ اگر اُسے مشرق مغرب کا فرق کہا جاوے تو بے جانہ ہوگا۔ تازہ ڈاک سے ظاہر ہے کہ میکونل صاحب بہادر نے دین یسوعی کی تشریح میں ایک نئی کتاب تصنیف کی ہے۔ لیکن اسی ڈاک میں ایک کتاب بنام پری ہسٹارک مین کی خبر آئی ہے جس کو کیمبرج یونیورسٹی نے شائع کیا ہے اور جس میں انسانی ہستی کے موجودہ تاریخی حالات سے بہت قبل زمین پر موجود ہونے کی شہادت دی گئی معلوم ہوتی ہے اس قسم کی کئی کتب پہلے بھی یورپ کے محققین شائع کر چکے ہیں اور ان کی رائے میں بائبل کے باوا آدم جن کو ۵ ہزار سال گذرے ہیں اور جن کے بہشت سے اخراج پر ساری بنیاد کفارے کی ہے ان سے ہزارہا سال قبل انسان زمین پر موجود تھا۔ اس تحقیقات نے یسوعی دنیا کے سامنے ایک نئی بحث کا میدان کھولا ہے اور وہ یہ ہے کہ قبل آدم والے انسان آیا معصوم تھے یا گناہ گار۔ اور اگر گنہگار تھے تو یسوع کا کفارہ ان کے کام آسکے گا یا نہیں ہر چند اس کفارے نے آج تک آدم کی اولاد کو بھی کوئی فائدہ نہیں دیا اور اخراج بہشت کے وقت جو سزا آدم اور اس کی بی بی اور ان کی اولاد کو ملی تھی اس سے یسوعی دنیا آزاد نہیں - مرد کا پیشانی کا پسینہ اور عورت کا درد سب کے لئے یکساں ہے - تاہم اس وقت کسی تھیوری کے غلط یا صحیح ہونے پر بحث نہیں - بلکہ سوال صرف یہ ہے - کہ قبل آدم انسانوں کے واسطے کیا تھیوری قائم ہو سکتی ہے - قرآن شریف نے پیدائش انسان کیواسطے کوئی تاریخ مقرر نہیں فرمائی بلکہ حضرت آدم کو بھی خلیفہ کیا ہے اور خلیفہ کسی کا جانشین ہوتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت آدم سے قبل بھی انسانی مخلوق موجود تھی - اور یہ امر کہ حضرت آدم کی پیدائش کا ذکر ہے سو قرآن شریف میں تو ہر انسان کی پیدائش کا ذکر ہے - حضرت آدم کی خصوصیت نہیں - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - خلق الانسان من صلصال کالفخار - (الرحمن) تمام انسان مٹی سے پیدا ہوئے - لیکن اگر آدم کی خصوصیت سمجھی جاوے - تب ہی کوئی تعجب کی بات نہیں - چونکہ حضرت آدم علیہ السلام کو ایک بڑی شاندار جماعت کا مورث اعلےٰ بنایا تھا - اس واسطے کیا تعجب ہے کہ اس کو بے باپ اور بے ماں کے پیدا کیا گیا ہو - جیسا کہ اس کی اولاد میں سے بعض کو بے ماں اور بے باپ کے پیدا کیا گیا - مثال کے طور پر دیکھو ملک صدق جس کا نہ باپ تھا اور نہ ماں - اور حضرت عیسےٰ جن کا باپ نہ تھا - اور چونکہ ان پر نبوت اسرائیلی کا خاتمہ تھا - اس واسطے آگے ان کی اولاد بھی مذکور نہیں ہوئی ✣

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

مرتبہ محمد صادق عفی اللہ عنہ

بقیہ سورۃ الدھر رکوع ۱

پارہ ۲۹ - تبارک الذی

گذشتہ اشاعت سے آگے

ایک اور روایت میں ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - اتقوا اللہ فی النساء فانھن عندکم عوان - یعنے عورتوں کے حق میں خدا سے ڈرتے رہو - کہ وہ تمہارے ہاتھوں میں قیدیوں کی طرح ہیں - یتیم کے حق میں بھی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب گھروں میں بہتر گھر وہ ہے - جس میں یتیم کے ساتھ نیک سلوک کیا جاتا ہے اور سب گھروں میں بدتر وہ گھر ہے - جس میں یتیم کے ساتھ بدسلوکی کیجاتی ہے -

آیت ۱۰ - یوماً عبوساً قمطریرا - **عبوس الوجہ** اُس آدمی کو کہتے ہیں - جس کی پیشانی پر ہمیشہ بل پڑے ہوئے ہوں - **قمطریر** - سخت سلوٹیں اور بل چہرے کے عذاب الٰہی کی شدت کو دیکھ کر چہروں کی ایسی حالت ہو گی کہ جیسے سخت گریہ وزاری کے وقت رونے والے چہرے کی کیفیت عین حالت گریہ کے وقت ہوتی ہے -

آیت ۱۳ - زمھریراً - زمہریر ایسی سخت سردی کو کہتے ہیں جس سے ہاتھ پیر گلنے لگیں - بخلاف بَرد کے کہ اس میں معمولی ٹھنڈک ہوتی ہے -

آیت ۱۵ - یطاف علیھم اٰنیۃ من فضۃ - کسی صوفی نے ایک مقام پر لکھا ہے اور جس نے یہ بات لکھی ہے وہ ایک بڑا آدمی ہے وہ کہتا ہے میں نے انبیاء کے مقام کو **چاندی** کا مقام دیکھا اور اولیاء کے مقام کو سونے کا مقام دیکھا - ہمارے مولویوں نے اس وجہ سے اس کو بھی کافر کہا ہے - سائنس والے جانتے ہیں کہ کُل رنگوں کا جامع سفید رنگ ہے - ان کا منشاء یہ ہے کہ جو سفید رنگ نظر آیا وہ سارے کمالات کا جامع ہے -

آیت ۱۷ - کان مزاجھا زنجبیلاً - زنجبیل دو لفظوں سے مرکب ہے **زنا** اور **جبل** سے - زنا لغت میں اوپر چڑھنے کو کہتے ہیں اور جبل بمعنی پہاڑ - سونٹ کی گرمی انسان میں بڑی قوت پیدا کرتی ہے - جب تک کہ عاشقانہ گرمی سالک راہ محبت کے دل میں نہ ہو وہ مشکلات کی بلند گھاٹیوں کو طے نہیں کر سکتا - جب یہ زنجبیل عشق اور محبت کی شراب پی لیتا ہے تو خدا کی راہ میں عملی قوت کا ایسا حیرتناک اثر دکھاتا ہے کہ دوسرا ہرگز دل سے بھی جانفشانیاں نہیں دکھلا سکتا - اللہ تعالےٰ نے بھی ایسے سالک کی جزا کاسۂ وصال رکھا ہے - جس کے مزاج کی طرف زنجبیل کے لفظ سے اشارہ کرتے ہوئے جزاءً وفاقاً کی موافقت کو تبلایا ہے -

آیت ۱۸ - تسمّٰی سلسبیلا - سلسبیل میں سَل سبیل کی طرف اشارہ کیا ہے - یعنی پوچھ راستہ - دنیا میں عشق اور محبت کا زنجبیلی کاسہ اپنے مرشد کے ہاتھ سے جب سالک پی لیتا ہے - تو اس میں خصوصیت کے ساتھ اپنے محبوب حقیقی تک پہنچنے کی ایک تڑپ پیدا ہو جاتی ہے - پھر وہ راہ طریقہ کے پوچھنے اور اس پر قدم مارنے میں عار نہیں کرتا - خواہ کیسی ہی دشوار گھاٹیاں راستے میں حائل ہوں ہمارے موجودہ امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک فرمودہ جو سلسبیل کے لفظ سے بہت ہی مناسبت رکھتا ہے - یہ ہے - ؎

ابن مریم ہُوا کرے کوئی ؛؛ مرے دُکھ کی دوا کرے کوئی

آیت ۱۹ - ولدان مخلدون - مخلدون کے معنوں میں کئی قول ہیں - مخلّد بوڑھے کو بھی کہا ہے - مخلد اس کو بھی کہا ہے جس کے زلف سفید ہوں - مخلد کے ایک معنے یہ بھی کئے ہیں کہ کانوں میں بندے بالے پہنے ہوئے - مگر ان تمام معنوں سے انسب وہ معنے معلوم ہوتے ہیں - جس کی مناسبت **ولد** کے لفظ کے ساتھ ہو - یعنے دنیا کے ولدان کی طرح جنتیوں کے خادمیں ولدان پر مرور زمانہ کی وجہ سے کبھی مُعمّر ہونے کا زمانہ نہیں آئے گا بلکہ باوجود مرور زمانہ کے وہ **ہمیشہ** ولدان ہی ولدان رہیں گے - جو کام خدمت گذاری کا پھرتیلی حرکتوں سے چھوٹے بچے کیا کرتے ہیں وہ معمّر نہیں کیا کرتے اور کاربراری میں ان کی خدمات بھی معلوم ہوتی ہیں - اسی لئے الخ

لُؤلُؤاً منثورا - (یعنے) بکھرے ہوئے موتیوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے

آیت ۲۰ - ملکاً کبیرا - حدیث شریف میں ہے کہ جو دوزخی دوزخ سے سب سے آخر میں نکالا جائے گا - اس کو اللہ تعالےٰ اس قدر جنت عطا فرما دیگا - کہ دنیا و مافیہا اور اس سے دوچند کے مقابلہ کی ہو گی -

آیت ۲۳ - نزلنا علیک القراٰن تنزیلا - ہمنے اُتارا ہے تم پر قرآن مجید کو وقتاً فوقتاً - اس کی وجہ سورہ الفرقان میں کفّ کے سوال **لولا نُزّل علیہ القراٰن جملۃً واحدۃ** - آیت ۳۲ میں یوں فرمایا ہے - کذالک لنثبّت بہٖ فؤادک ورتّلناہ ترتیلا - یعنے ضرورت پیش آمد کے وقت خداوند تعالےٰ کی ہمکلامی سے آپکے دل کو تسکین ملتی رہی - اس کے سوا اور بھی کوئی وجوہ وقتاً فوقتاً ٹھیر ٹھیر کر نازل فرمانے کے قرآن شریف میں مختلف مقام میں بیان فرمائے ہیں -

توریت میں پہلے سے یہ پیشگوئی لکھی کہ وہ کتاب آہستہ آہستہ نازل ہو گی (دیکھیا ۲۸؟)

آیت ۲۷ - یحبون العاجلۃ - عاجلہ اورلی زندگی دنیا کو فرمایا جس کا آرام دم نقد موجود نظر آتا ہے -

آیت ۲۸ - شددنا اسرھم - ہم نے ان کے جوڑ بند مضبوط کئے -

آیت ۳۰ - تشاؤن الا ان یشاء اللہ - حال تمہارا ایسا ہونا چاہیئے

کرنہ چاہو تم وہ بات جو اللہ تعالے نہ چاہے مگر حال تمہارا یہ ہے کہ وہ چاہتے ہو۔ جو اللہ تعالے نہیں چاہتا۔

پارہ ۲۹ ۔ تبارک الّذی

سورۃ المرسلات رکوع اوّل

آیت ا و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ ۔ والمرسلات عرفاً ۔ فالعاصفات عصفاً والناشرات نشراً ۔ فالفارقات فرقاً ۔ فالملقیات ذکراً ۔

مرسلات عرفاً ۔ وہ معمولی رفتار سے چلنے والی ہوائیں جو ہلکی ہوتی ہیں اور نرمی سے چلتی ہیں اور حیوانات و نباتات کے لئے ممد حیات ہیں۔

عاصفات و ناشرات وہ تیز ہوائیں جو بادلوں کو چاروں طرف پھیلاتی ہیں اور جن سے دنیا میں بڑے بڑے انقلاب پیدا ہوتے ہیں۔

فارقات ۔ وہ ہوائیں جو بادلوں کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہیں۔ جو اس دنیا میں تفریق و انفصال کا کام کر رہی ہیں۔

ملقیات ۔ وہ ہوائیں جو ملہمین اور واعظین کے نصائح کانوں تک اور دلوں تک پہنچاتی ہیں۔

قدرت کا یہ کرشمہ اور نظارہ بتاتا ہے کہ انسان کے خلق کی کوئی علت غائی ہے اس نظام ظاہری کو پیش کر کے بتایا ہے کہ جس طرح پر نظام ظاہری کے لئے موثرات خارجی ہیں اسی طرح نظام روحانی کے لئے بھی موثرات باطنی ہیں۔ ہوا کے مختلف اتھیروں کی قسم میں ہوا کے مختلف شعبوں کی طرف توجہ دلا کر اس نظارہ سے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آیندہ آنے والی کامیابیوں اور واقعات کے دکھلانے کے علاوہ حشر اجساد پر اس کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔ جیساکہ فرمایا۔

آیت ۷ ۔ انما توعدون لواقع ۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعے جو وعدے تم کو دئے گئے خواہ وہ اس دنیا کے متعلق ہوں یا آخرت کے متعلق وہ پورے ہو کر رہیں گے

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہوائیں اور ذرات عالم خود ہی مدبر و مختار علیم و قادر نہیں ہیں جو کہ ضروریات عالم کو بر موقعہ اور محل شناسی کے بعد انتظام کریں بلکہ ان تمام واقعات ظاہری ۔ تحت میں **مدبرات** اور **مقسمات** ہیں جن کو بلفظ دیگر **ملائکہ** کہتے ہیں اور ان کو ظاہری افعال کے لحاظ سے مرسلات عاصفات ۔ ناشرات ۔ فارقات ۔ ملقیات کہا گیا ہے اور یہ الفاظ اپنے مفہوم کے اعتبار سے عام ہیں ۔ جو ہر ہا بیرونی و اندرونی ۔ آفاقی و انفسی ۔ روحانی اور جسمانی امور پر دلالت کرتے ہیں ۔ اور اس طرح پر قیامت پر ہزاروں دلیلیں پیدا ہو جاتی ہیں ۔ مثال کے طور پر مرسلات عرفاً ہیں ہواؤں کا آنا برسنا۔ دن رات کا آنا جانا ۔ سونا ۔ جاگنا ۔ گاڑیوں وغیرہ کا چلنا پھرنا داخل ہیں ۔ اسی طرح پر باقی چار کو بھی قیاس کر لو ۔ جسقدر واقعات ظاہری یا باطنی ظاہر ہو رہے ہیں وہ انھیں پنج اقسام میں محصور ہیں اور یہ سب کے سب بالاجماع دلالت کرتے ہیں کہ انما توعدون لواقع ۔

ہواؤں کو دیکھو عام حالت میں کہ کیسی صاف و صحت بخش اور جانفزا ہوتی ہیں ۔ مگر دوسرے وقت میں بھی ہوائیں تند اور تیز ہو کر دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیتی ہیں اور ایک عجیب امتیاز کے ساتھ بعض کو حوادث سے بچاتی اور بعض کو تباہ کرتی ہیں اور ایسے حوادث اتمام حجت کا باعث ہو جاتے ہیں ۔

الغرض یہ نظام ظاہری کی تقسیم خمسہ ہزاروں دلائل کا لشکر ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو وعدے دئے ہیں ۔ وہ پورے ہو کر رہیں گے ۔ جس طرح ہوا صحت بخش اور جان افزاء ہے اسی طرح امر رسالت بھی جان فزا تو ہے ۔ مگر اس کی قدر نہ کیگئی ۔ تو بالآخر اس میں ہوا کی طرح اشتداد پیدا ہوگا ۔ یہ رسالت دنیا میں منتشر ہو جاوے گی اور اس کے ذریعے کاذبوں اور صادقوں میں امتیاز ہوگا اور منکروں پر اتمام حجت اور باعث عذاب ہوگا یہی ہوا ہے جس نے قوم عاد کو ہلاک کیا تھا ۔ ؎

لطفِ حق با تو مواسا ہا کند ⁂ چوں کہ از حد بگذرد رسوا کند

آیت ۸ ۔ اذا النجوم طمست ۔ جب چھوٹے چھوٹے تارے ماند پڑ جاوینگے یا ان کا نور مٹ جاوے گا ۔ نجم عربی میں چھوٹے تاروں اور چھوٹے چھوٹے بوٹوں کو کہتے ہیں جیسے فرمایا ۔ والنجم والشجر یسجدان ۔ اور بڑے تاروں کو کواکب کہتے ہیں ۔ چوں کہ قرآن شریف کے لئے ظہر اور بطن ہے اسلئے علامات قیامت سے یہ بھی ایک علامت ہے کہ ایسے علماء جو نجوم کی طرح ہیں ان کی نور فراست جاتی رہیگی دوسری جگہ فرمایا ۔

واذا النجوم انکدرت ۔ علماء کا نورانی چشمہ مکدر ہو جائے گا ۔ بیچارے کیا کریں تفسیروں پر تفسیریں لکھی گئی ہیں اور حاشیوں پر حاشیے چڑھائے گئے یہ تو حال علماء کا ہوا جو راہ یابی کے لئے بطور نجم کے نشان دہ تھے ۔ باقی رہے حقانی علماء ان کے لئے حدیث شریف میں آیا ہے ۔ کہ یقبض العلم بقبض العلماء ۔ یعنے حقانی علماء کے مرنے سے علم دنیا سے جاتا رہے گا ۔ قرآن شریف میں بھی اذا الکواکب انتثرت یعنی بڑے بڑے تارے جھڑ پڑیں گے کہہ کر علماء ربانی کی وفات اور قبض علم کی طرف اشارہ کیا ہے ۔

آیت ۹ ۔ اذا السماءُ فرجت ۔ جب آسمان شگافتہ ہو جاوے گا ۔ اور دوسری جگہ قرآن شریف میں اذا السماء انشقت ۔ فرمایا ہے ۔ آسمان کا شگافتہ ہونا یا پھٹ پڑنا سماوی بلیات و کثرت حوادث سے مراد ہے ۔ جیساکہ شدت مصائب کے وقت کہتے ہیں کہ آسمان ٹوٹ پڑا ۔ تباہ کن بارشوں کے وقت بھی یوں ہی کہتے ہیں ۔ کہ آسمان ٹوٹ پڑا یا پھٹ پڑا ۔

آیت ۱۰ ۔ واذا الجبال نسفت ۔ جس وقت پہاڑ اُڑا دئے جاویں ۔ یعنے بڑی بڑی قومیں نیست و نابود کر دی جاویں گی ۔ تاریخوں میں تو بہت کچھ لکھا ہے ۔ مگر ہماری آنکھوں کے سامنے ہی کا معاملہ ہے کہ وہ شوکت اور قوت سکھوں کی جو پنجاب میں تھی کہاں

گئی۔ دوسری جگہ قرآن شریف میں یہی لفظ اس ترتیب سے آیا ہے۔ یسئلونک عن الجبال فقل ینسفھا ربی نسفا الآیۃ۔

آیت ۱۱۔ واذا الرسل اُقّتت۔ جب رسول وقت مقررہ پر جمع کئے جائینگے قیامت کے روز وقت مقررہ پر اپنی اپنی امتوں کا حال بتانے کے لئے رسول تو اکٹھے کئے ہی جائیں گے۔ مگر دنیا میں بھی تحقیق المذاہب کے بڑے بڑے جلسے جنہیں ہر مذہب کے لیڈروں کو اپنے اپنے بیان کے لئے وقت دیا جاتا ہے یہ بھی توقیت رسل کا ایک نظارہ ہے۔

آیت ۱۲ و ۱۳۔ لای یوم اُجلّت ○ لیوم الفصل ○ یہ وعدے کب پورے ہوں گے؟ فیصلے کے دن پورے ہوں گے۔ آخرت میں یہ وعدے پورے ہونگے ہمارا ایمان ہے۔ مگر علامات کبرا اشراط الساعۃ کے طور پر یہ وعدے دنیا میں اس وقت بھی پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ بہت سارے مباحث جن کا فیصلہ مولوی ملّاؤں کے ہاتھوں سے نہیں ہو سکتا تھا۔ ان کا فیصلہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر ہوگیا۔ عیسائیوں کا فیصلہ ڈوئی اور آتھم کے ذریعہ سے ہوئی۔ آریوں کا فیصلہ لیکھرام کے ذریعے سے ہوگیا۔ سکھوں کا فیصلہ باوا نانک علیہ الرحمۃ کے ذریعے سے ہوگیا۔

آیت ۱۵۔ ویلٌ یومئذٍ للمکذبین۔ جہاں قرآن شریف میں تکرار لفظی کے ساتھ کئی بار اس جملہ کو دہرایا ہے۔ وہاں خصوصیت کے ساتھ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ الفاظ مطابقت کے لئے اشارہ کر رہے ہیں۔ جس میں مسیح موعود کے کا ذکش دم کی نسبت فرمایا ہے کہ:-

لَا یَحِلُّ لِکَافِرٍ ان یجد ریح نفسہ الّا مات ونفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ

یہ مکذبین کے لئے ویل کا دن اور یوم الفصل ثبوت ہے اس بات کا کہ اس کے بعد یوم القیامہ جزا سزا کا بڑا دن بھی آنے والا ہے۔

حدیث شریف میں جو مسیح موعود کے انفاس کا ذکر ہے اس سے مراد آپکے دلائل قاطعہ اور پیشین گوئیاں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس کو اس شعر میں ملفوظات نبوی کہا ہے۔

اہلُ الحدیثِ ہُمُ اَصْحابُ النبیّ وَاِنْ + لَمْ یَصْحَبُوا نفسہٗ انفاسہ صحبوا

اس آیت شریفہ کو اس سورۃ میں بار بار لا کر یہ یقین دلایا ہے کہ منکرین و مکذبین رسالت ہرگز ہرگز فوز و فلاح کے وارث نہ ہوں گے۔

آیت ۲۰۔ من ماءٍ مھین۔ حقیر پانی سے تھوڑے ناقدرے پانی سے نبی ولی۔ رسول۔ بادشاہ۔ امیر۔ فقیر سب ہی اس ماء مھین سے بنے ہیں۔

آیت ۲۱۔ قرارٍ مکین۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ محفوظ جگہ۔ عورت کے رحم میں۔

آیت ۲۵ و ۲۶۔ الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً وامواتا۔ کیا نہ بنایا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی زندوں کی اور مُردوں کی۔ کفاتاً کے معنے سمیٹنے والی اپنی طرف کھینچنے والی۔ ایک حدیث میں یہ لفظ اس طرح آیا ہے۔ اکفتوا صبیانکم عند انتشار الظلام۔ فان فی ھذہ الساعۃ للشیطٰن خطفۃ۔ یعنے سمیٹ لو اپنے بچوں کو شام کے اندھیرے کے وقت۔ کیوں کہ اس وقت شیطان جھپٹا مار لیا کرتا ہے

یوں بھی دیکھا گیا ہے کہ شام کے اندھیرے کے قریب اکثر مویشی وغیرہ بڑی سرعت اور تیزی کے ساتھ چراگاہوں سے دوڑتے ہوئے مکانوں کیطرف آتے ہیں۔ ایسے وقت میں بچوں کا درمیان آ پڑنا ضرر اٹھانے کا باعث ہوتا ہے والدین یا سرپرستوں کو ہدایت فرمائی کہ ایسے وقت میں بچوں کو اپنی طرف کھینچ لو۔ باہر نہ نکلنے دو غرض کہ کفاتاً کے معنے کھینچنے اور سمیٹنے کے ہیں۔ خواہ مُردہ ہوں یا زندہ تر ہو یا خشک۔ نباتات۔ جمادات۔ حیوانات سب کو زمین اپنی قوّت جاذبہ اور قوت کشش سے اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ مسیح کی موت حیات کا مسئلہ اس آیۃ سے بخوبی حل ہوتا ہے۔ آیۃ شریفہ تبلا رہی ہے کہ مسیح ہوں یا اور کوئی دوسرا جاندار۔ مُردہ ہو یا زندہ۔ کسی کو بھی زمین نہیں چھوڑتی کہ اس سے جدا ہو کر نکل جاویں۔ اگر پرندے اُڑتے ہیں تو تھوڑے عرصہ بعد پھر زمین ہی کی کشش سے اس کی طرف کھینچے چلے آتے ہیں۔ اگر پتھر اُوپر کو پھینکا جاوے تو زمین ہی کی کشش ہے کہ اسکو نیچے لا گراتی ہے۔ زمین کی اس قوت کشش کو سائنس کی تحقیقات میں گراوٹیشن پاور کہتے ہیں جس کو اس آیت میں کفاتاً کہا ہے۔ کفاتاً۔ کفت لغت سے نکلا ہے۔ نہ کہ کفیٰ یکفی سے۔ کفیٰ یکفی کے معنے کافی ہونا اور اکفات کے معنے اپنی قوت کشش سے چیزوں کو اپنی طرف کھینچنا اور سمیٹنا۔

آیت ۳۰۔ ظلٍّ ذی ثلاث شعب۔ کسی سایہ کے تین ہی فائدے ہو سکتے ہیں۔ (۱) اُوپر کی تپش سے بچائے (۲) گرد و پیش کی لپٹ سے بچائے (۳) شرارے اور چنگاریوں سے امن حاصل ہو۔ دوزخ کے دھوئیں کا سایہ اس میں یہ صفتیں کہاں؟ قرآن شریف کی باہمی آیات میں کچھ نہ کچھ ربط مطالب کے لحاظ سے ضرور رہتا ہے۔ دجّالی فتنوں کا ثبوت قرآن شریف کی اس آیت سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیا ہے۔ جو سورۃ الدخان میں ہے۔

یوم تاتی السماء بدخان مبین

عیسائیوں کی نجات کا اعتقاد باپ۔ بیٹا۔ روح القدس۔ ان تینوں کی معجون مرکب پر ہے۔ ان تینوں کا جزو اعظم بیٹا ہے جو زمین اس کشش پر جس کا ذکر ماقبل آیت میں ہے۔ غالب اگر زندہ آسمان پر چڑھ گیا (خدا کا بیٹا جو ہوا اس کو گراوی ٹیشن کی کیا پروا) آیت باب میں اسی معجون مرکب ثلاث شعب سے تعبیر کیا ہے ربط آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نجات کے۔ نہ باپ کا سایہ ہوگا نہ بیٹے کا نہ روح القدس کا۔ ہونگے اس وقت سبھی موجود مگر جس سایہ کی طرف جاویں گے آرام یا نجات نہ ہوگی۔ اللہ اعلم وعلمہ اتم۔ جزا اور اعمال میں مناسبت کا ہونا ضروری ہے۔ جو ان دو آیتوں سے ثابت ہے۔

آیت ۳۹۔ فان کان لکم کیدٌ فکیدون۔ کتنا بڑا کید ہے کہ ایک دو تین کو جمع کرنے سے تین نہیں ہوتے بلکہ ایک ہی ہوتا ہے۔ ۱+۱+۱ = ۱

آیت ۴۶۔ کلوا وتمتعوا قلیلاً انکم مجرمون۔ سُورۃ کا اکثر حصہ مذہب عیسوی کے اُوپر مشتمل ہے۔ اس میں شک نہیں کہ گرجا کے خادموں کو کھانے پینے کے لئے بافراغت ملتا ہے۔

آیت ۴۸۔ واذا قیل لھم ارکعوا لا یرکعون۔ نماز میں عیسائیوں کی

رکوع نہیں صرف (نیل ڈون) گھٹنے ٹیکنا ہے وبس۔

آیت ۵۰ - فبایّ حدیثٍ بعدہٗ یؤمنون - اس کے یہ معنے نہیں کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح حدیثوں کو بھی نہ مانو۔ واذا اسر النبیّ الٰے بعض ازواجہ حدیثاً ۲۸/۱۹ میں بھی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہی کا ذکر ہے وہاں بھی ان تتوبا الے اللہ فقد صغت قلوبکما ۲۸/۱۹ آیا ہے۔ ایسے اعتقاد سے توبہ کرنا لازم ہے۔

پارہ ۳۰ عمّ

سُورۃ النّبأ رکوع ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت ۲ - النّبا العظیم - نبأِ عظیم قیامہ کے وقوع کا دن ہے جسمیں ادن کو اختلاف تھا۔ نبأِ عظیم الشان بات۔ پھر اس کے ساتھ عظیم کے لفظ کو اہمیت کے اظہار کے لئے اور بھی بڑھا دیا۔ ہو سکتا ہے کہ نبأِ عظیم سے مراد قرآن مجید اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا دعوےٰ بھی مُراد ہو۔

آیت ۴ - کلّا سیعلمون - کلّا زجر اور توبیخ کا کلمہ ہے بیان ماقبل کے ردّ کے لئے آتا ہے۔ سوف نہیں فرمایا "س" جو شتابی اور بیہ رنگی پر دلالت کرتا ہے لاکر اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ قیامت کبرےٰ کے ثبوت کے لئے اس سے پیشتر ایک اور قیامت مجزہ واقع فتح مکّہ وغیرہ کا بھی ہوگا۔ جیساکہ دوسری جگہ فرمایا۔ ولنذیقنّھم من العذاب الادنےٰ دون العذاب الاکبر ۲۱/۱۵

یہ سورہ شریف مکّی ہے ایسے وقت کی نازل شدہ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم تنہا تھے۔ اس وقت یہ عظیم الشان پیشگوئیاں دنیا کو سنائی گئیں۔ جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی نبوت کی صداقت اور قیامت کے ثبوت کے واسطے بیّن دلائل ہوئیں اس زمانہ کے مادہ پرست لوگ غور کریں۔ کہ کیا کوئی انسان اپنی تدبیر اور فکر سے ایسی تحدی کے ساتھ اتنا بڑا دعوےٰ خلق کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔ کیا ایسی شاندار بات کوئی شخص صرف اٹکل بازی سے کہہ سکتا ہے۔

قیامت کے منکرین کے لئے یہ دلائل نہایت ہی فائدہ بخش ہو سکتے ہیں۔ بشرط آں کہ کوئی غور کرے۔

آیت ۷ - الم نجعل الارض مھٰداً - جَعَلَ پہلے پہل پیدا کیا۔ مِہاد بمعنی ممھود۔ اسم مصدر۔ مفعول کے معنے میں ہے۔ دوسری جگہ فرمایا۔ جعل لکم الارض فراشاً معلوم ہوا کہ مہاد ہونا بھی زمین کی ایک صفت ہے۔ اور فراش ہونا بھی ایک صفت ہے۔ چوں کہ قیامت کے وقوع میں استبعاد عقلی ظاہر کیا گیا تھا اسلئے اپنی قدرت کاملہ سطوۃ اور جبروت کے چند ایک نظارہ قدرت کو پیش کیا مثلاً جبال۔ خلق ازواج۔ نوم سبات۔ سبع شداد۔ سراج وہاج وغیرہ کئی ایک عظیم الشان مشہود قدرتوں کو پیش کیا تاکہ عجز کا وہم دور ہو۔

مھد - گہوارے کو کہتے ہیں زمین بھی ایک گہوارے کی طرح ہے سورج کے گرد گردش کرتی ہے۔ انسان کا یہ گہوارہ ہے۔ مٹی سے وہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر مٹی میں مل جاتا ہے پھر مٹی سے اٹھایا جاوے گا۔ اس زمین پر جزا و سزا کے اعمال کا ایک نقشہ اپنے سامنے دیکھتا ہے۔

آیت ۷ - والجبال اوتاداً - اوتاد وتد کی جمع۔ وتد بمعنے کھونٹی۔ جس سے اس جگہ مضبوطی جبال کا اظہار بھی مقصود ہے۔

پہاڑ ثقل ارض کو ایک اندازہ پر رکھنے والے ہیں۔ آج کل کے سائنس دانوں نے بھی اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ اگر زمین پر پہاڑ نہ ہوتے تو وہ جنبش کرتی رہتی۔ اس میں زمین کی پیدائش اور بناوٹ کی طرف اشارہ ہے اور اُن فوائد کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جو پہاڑوں سے اہل زمین کو حاصل ہیں۔ چنانچہ دوسری جگہ قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ والقیٰ فے الارض رواسی ان تمید بکم۔ رکھے ہیں زمین میں پہاڑ تاکہ وہ تمہیں کھانا دیویں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے نورالدین میں اس کی فلسفی یُوں بیان کی ہے۔ جو ایک معترض کے جواب میں آپنے لکھی ہے:۔

سوال:۔ زمین پر پہاڑ اس لئے رکھے کہ وہ آدمیوں کے بوجھ سے ہل نہ جاوے

الجواب - قرآن کریم میں اس مضمون کی کوئی آیت نہیں۔ البتّہ یہ آیت ہے۔ والقیٰ فی الارض رواسی ان تمید بکم وانھاراً وسُبُلاً لعلکم تھتدون (پ۱۴ نحل)

اس آیت میں اَنْ تمید بکم کا لفظ ہے جس کے معنے تمہیں بتاتے ہیں۔ اور دوسری آیت اسی مضمون کی یہ ہے۔ وجعلنا فے الارض رواسی ان تمید بھم وجعلنا فیھا فجاجاً سُبُلاً لعلھم یھتدون۔ (پ۱۷ انبیاء) ان دونوں آیتوں میں تمید کا لفظ ہے۔ جو جہالت کے سبب سے دشمنان اسلام کی سمجھ میں نہیں آیا۔ سنو لغت عرب میں ہے:۔ مادنی۔ یمیدنی۔ اطعمنی (مفردات القرآن للراغب) اور مید کے معنے ہلنا۔ دیکھو مادیمید میدا ومیدانا تحرک (قاموس اللغۃ) مادھم اصابھم دوار (قاموس) والمائدۃ الدّائرۃ من الارض قاموس

ان معنوں کے لحاظ سے جو مادنی یمیدنی کے کئے گئے ہیں۔ اس آیت کے یہ معنے ہوئے کہ رکھے زمین میں پہاڑ اس لئے ہیں کہ کھانا دیں تمہیں۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ پہاڑوں کو اللہ تعالےٰ نے اس لئے بنایا ہے کہ ان میں سے برفیں پگھلیں۔ چشمے جاری ہوں ندیاں نکلیں۔ پھر ان کے بیل پر اس سطح سے جس میں ریگ ہوتی ہے۔ پانی مصفا ہوکر کنوئیں میں آتا ہے۔ پھر اس سے کھیت سرسبز ہوتے ہیں یہ بھی ایک علاوہ اس رحمت کے سلسلے کے ہے جو باران رحمت آلہیّہ سے ہے۔ جس کا ذکر اس کلمہ طیبّہ میں ہے۔ وانزل من السّماء ماءً فاخرج بہٖ من الثمرات رزقاً لکم (پ۱ بقرہ)

اور دوسرے معنوں کے لحاظ سے آیت کے یہ معنے ہوئے۔ کہ ہمنے زمین پر پہاڑ رکھے۔ کہ چکر کھاتے ہیں۔ ساتھ تمہارے یہ آلہی طاقت کا ذکر ہے کہ اس نے ایک بڑے مستحکم مضبوط پہاڑوں کو بھی زمین کے ساتھ چکر دے رکھا ہے اور نظام ارضی میں کوئی خلل نہیں آتا۔ اب کوئی انصاف کرے کہ کن معانی پر اعتراض کی جگہ ہے۔ ہمنے تصدیق براہین احمدیّہ کی جلد دوم میں اس مضمون پر لبسط سے کلام کیا تھا۔ اس مسودے سے بھی یہاں مختصراً کچھ نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے۔ مکذب براہین احمدیّہ

کتب برائے فروخت

منشی اللہ داد صاحب مرحوم سابق ہیڈ کلرک دفتر میگزین کا کتب خانہ بدر ایجنسی میں برائے فروخت آیا ہوا ہے جو صاحب کوئی کتاب منگوانا چاہیں جلدی منگوالیں۔ جن کتابوں کے آگے بریکٹ ہے وہ ایک جگہ مجلد ہیں۔ کتاب کا نمبر بھی خط کے ساتھ لکھنا چاہیئے ؛

۹۸ پیراہن یوسفی ترجمہ دفتر اول دوم۔ سیوم مجلد مثنوی معنوی
۹۹- پیراہن یوسفی ترجمہ دفتر چہارم و پنجم و ششم مجلد مثنوی معنوی

۱۰۰- جراح فراح مجلد
۱۰۱- اختیار الاسلام
۱۰۲- کلیلہ دمنہ
۱۰۳- سوال و جواب مشن عیسائی
۱۰۴- پنج ارکان اسلام
۱۰۵- شہادت آسمانی حصہ دوم
۱۰۶- شہادت آسمانی حصہ اول
۱۰۷- چشمہ مسیح
۱۰۸- نیاز نامہ
۱۰۹- صراط مستقیم
۱۱۰- ایشیا و یورپ کی ضرب المثل
۱۱۱- تحفہ شروان
۱۱۲- ایکٹ عیسائی مشن
۱۱۳- دعوت ندوہ
۱۱۴- اشاعۃ القرآن
۱۱۵- کتاب تفتیش ادلیاء
۱۱۷- تحفہ احمدیہ
۱۱۸- قرآن السعدین
۱۱۹- انٹرودکشن
۱۲۰- بفرقان بین الحق و البطلان
۱۲۱- احمدی کا من
۱۲۲- مسلمانوں کا خدا
۱۲۳- کریما و گلستاں
۱۲۴- اشتہارات الہامیہ

۱۲۵- مفتاح القرآن
۱۲۶- ڈاکٹر رحمت علی
۱۲۷- سورۃ فاتحہ
۱۲۸- روئداد جلسہ انیسواں سالانہ۔ جلد ۲۱- ۶
۱۲۹- طب اکبر فارسی
۱۳۰- تفسیر القرآن اول
 ” دوم
 ” سوم
۱۳۱- تفسیر القرآن جزو اول
۱۳۲- تفسیر القرآن جزو ثانی
۱۳۳- واقعات ناگریز
۱۳۴- اعجاز احمدی
۱۳۵- تحفہ احمدیہ سلسلہ
۱۳۶- وفات مسیح
۱۳۷- تکذیب براہین احمدیہ جلد دوم
۱۳۸- تحفہ احمدی نظم
۱۳۹- تذکرۃ الشہادتین
۱۴۰- شرح طب یوسفی
۱۴۱- سلک مروارید حصہ دوم
۱۴۲- ہدایت نامہ
۱۴۳- رسالہ فدک
۱۴۴- میں مسلمان ہو گیا حصہ دوم
۱۴۵- جواب المہدی

۱۴۶- سناتن دھرم
۱۴۷- شرح رقعات عالمگیری
۱۴۸- گل شگفتہ
۱۴۹- شجرہ چشتیاں
۱۵۰- تجدید لیکچر مسیح موعود
۱۵۱- اصلاح النظر
۱۵۲- دافع البلاء
۱۵۳- دعوۃ الحق
۱۵۴- روئیداد جلسہ دعا
۱۵۵- مجموعہ ست رسائل
۱۵۶- رپورٹ متعلق اجلاس بستم
۱۵۷- گلدستہ معرفت فارسی
اسرار اسلام
الہام فطرت
تحفہ بے نظیر
مجموعہ وظائف
دلائل خیرات
فہرست مجموعہ قصائد
۱۵۸- الفاظ النائمین و تنبیہ الغافلین ۱۔ اول

مختصر فہرست کتب دوکان

محمد یٰسین تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور

براہین احمدیہ مکمل پانچوں جلدیں . . .	۱۲
حقیقت الوحی بے جلد	للعہ
آئینہ کمالات اسلام	۲
چشمہ معرفت	۱۸
انجام آتھم	۱۳
کتاب البریت	عہ
خطبہ الہامیہ	عہ
مجموعہ فتاوے احمدیہ ہر سہ حصہ . . .	عہ
لغات القرآن مکمل	۸
ترجمۃ القرآن پارہ ۲۷ و ۲۸ و ۲۹-	
فی پارہ . .	عہ
اسرار شریعت حصہ اول . . .	۸
تاریخ اسلام مکمل . . .	عہ

عسل مصفےٰ کے شایقین کو مژدہ

کتاب عسل مصفےٰ کی نظر ثانی ہو چکی ہے کمی بیشی جسقدر ضروری سمجھی گئی تھی سب ہو چکی۔ اس جدید کتاب میں بہت کچھ تغیر و تبدل و اضافہ ہوا ہے شایقین اس کے مطالعہ سے صرف مسرور ہی نہیں ہونگے بلکہ ایک بہت بڑے پایہ کے عالم ہو جائینگے۔ اس میں بہت سی جدید معلومات کا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے حضرت امیر المومنین جناب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بھی خوب غور سے ملاحظہ فرما لیا ہے۔ اور اس کو بہت پسند فرمایا ہے۔ مطبع سے بھی بندوبست کیا گیا ہے کاغذ بھی اول درجہ کا پسند کیا گیا ہے۔ کاتب کا بھی بندوبست ہو رہا ہے۔ اب اگر دیر ہے۔ تو آپ صاحبان کی۔ ابھی سوائے چند احباب کے باقی سب نے روپیہ کے بھیجنے میں تساہل کیا ہے پیشگی بھیجنے میں دو فایدے ہیں۔ ایک تو کتاب جلد شائع ہونے کے قابل ہو جائیگی اور دوسرا پیشگی بھیجنے والوں کو رعایت دی جاویگی۔ نظر ثانی میں بھی اصل تصنیف سے کم محنت خرچ نہیں ہوئی۔ مطالعہ سے خود آپ صاحبان کو واضح ہو جائے گا اب اگر اس کتاب کو جلدی دیکھنا چاہتے ہیں تو اس اشتہار کے دیکھتے ہی خود بھی اور اپنے دوستوں سے بھی روپیہ جمع کرکے بذریعہ منی آرڈر فی الفور روانہ کر دیں توقف نہ فرماویں۔ جن صاحبان نے اول ایڈیشن کی کتاب خرید کی ہوئی ہے۔ ان کو بھی اس جدید ایڈیشن کی ضرورت ہوگی۔ ورنہ ان کو افسوس رہے گا۔ سردست ہر شخص تین تین روپیہ بھیجدے ؛

المعلن مرزا خدا بخش۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

رسید زر

۱۳- دسمبر ۱۹۱۲ء

منشی مہرالدین صاحب گرداور ۲۱۱۳ ۸؎ منشی محمد دین صاحب ۲۱۲۷ للعہ
میاں نیاز محمد صاحب ۲۱۴۴ للعہ میاں محمد سلمان صاحب ۲۳۰۵ ۲؎
ای۔ کو۔ یاکٹی صاحب ۲۵۷۲ للعہ شیخ فرمان علی صاحب ۲۵۹۶ للعہ
مولوی شیخ عالم صاحب ۲۶۱۱ ۲؎ میاں زمان شاہ صاحب ۱۴۶۵ ۲؎

۱۴- دسمبر ۱۹۱۲ء

ڈاکٹر یعقوب خان ۲۸۱ للعہ سید رسول بخش صاحب ۴۸۲ عہ
میاں نبی بخش صاحب ۱۲۷۹ للعہ سید محمد امین صاحب ۱۹۵۰ للعہ
حکیم سردار خاں صاحب ۲۱۰۹ للعہ چوہدری خدا بخش صاحب ۲۱۵۴ للعہ
منشی عثمان خاں صاحب ۲۱۶۷ ؎ محمد نصیر صاحب ۲۲۵۰ للعہ
محمد بخش صاحب ۲۳۸۲ للعہ شیخ علی احمد صاحب ۲۶۰۱ للعہ

التماس

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار- حاجی عمر ۱۸ سال- خوانده- اصل وطن چکوال ضلع جہلم- اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے- خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

(۹) ایک احمدی- نیک طینت- حافظ قرآن- عالم شخص- دونوں آنکھوں سے نابینا حافظ محمد حسین صاحب لائق شخص ہیں- احباب کی خدمت میں ملتمس ہیں کوئی نابینا عورت ہو یا اور کوئی نقص ہو- جس کے باعث بینا انسان کرتا ہوا کراہت کرے- لیکن متعدی امراض سے بری ہو- نکاح کے خواہشمند ہیں- احباب توجہ فرماویں خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی +

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں- اپنی ہمشیرہ عمر ۱۶ سال نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو- درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۱/ کے ٹکٹ آنی چاہئیں +

(۱۲ و ۱۳) علاقہ گوجرانوالہ کے ایک احمدی زمیندار اپنے لڑکے اور لڑکی کا نکاح احمدی زمینداروں کے ہاں کرنا چاہتے ہیں +

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو- خط کے ساتھ ۱/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین- اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے بہی- مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے- دفتر بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپیہ فی تولہ طلب پارسل ملسکتی ہے +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور ۵/۴

دیکھو گرمی کا موسم آیا- جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے- یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست- پیٹ کا درد- اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو- قیمت فی شیشی ۴/ +

محصولڈاک ایک شیشی سے لے کر چار تک ۵/ +

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش سے بنوایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا- ڈکار آنا- پیٹ کا درد- بدہضمی- متلی- اشتہا کم ہونا- ریاح کی علامتیں سب دور ہو جاتی ہیں- قیمت فی شیشی ۸/ محصولڈاک ایک شیشی سے ۲ تک ۵/ +

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبدالمحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اسکے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اسکی قیمت بہت تھی- مگر آجکل عرب صاحب نے ۱۶ خوراک کا ۱۲/ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے- ملنے کا پتہ بدر ایجنسی- قادیان- گورداسپور

میں نے بھی تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے- ایڈیٹر بدر

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند- جالا- پھولا- پڑوال- سبل اور سرخی) اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۱۲/ قسم دوم ۸/ قسم سوم ۴/ اصلی ممیرا جس کی اصلی قیمت ۶ روپیہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت ۳ روپیہ فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا- ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر گھسکر یا سرمہ کی طرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاوے + یہ سرمہ خاصکر گرمی وغیرہ کے موسم میں جنکی آنکھیں دکھتی ہوں بہت مجرب ہے +

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء نافع صرع- مشتہی طعام- قاطع بلغم و ریاح- دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں قیمت دو تولہ ۲/ +

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی- سیاہ اور سفید ماشی- ریشمی اور سوتی- ٹسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قسم اور ہر قیمت کی ملسکتی ہیں +

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور- پنجاب

الفضل: علمی- ادبی- اسلامی مضامین کا ہفتہ وار اخبار ... ضلع گورداسپور سے نکلتا ہے قیمت سالانہ ... محصول ڈاک ...

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(پارہ دوم)

(بقیہ رکوع ۱۱)

واللہ یعلم المفسد من المصلح۔ امام محمدؒ کے پاس کسی یتیم کے کپڑے تھے آپنے انہیں بیچ ڈالا کسی نے کہا یتیم کے مال مین کیون تصرف کرتے ہو تو آپنے یہی آیت پڑہی اور اسے سمجھایا کہ کپڑے تو پرانے ہوکر ان کی قیمت گھٹتی جاتی۔ ۔ ۔ بیچی۔ ۔ ۔ لئے ان کو بیچدیا تا مال محفوظ رہے۔

لا تنکحوا المشرکت حتی یؤمن۔ لڑائی مین کفار کی عورتین قیدی بن کر آتی تھین اس لئے صحابہ نے ان سے نکاح کا مسئلہ پوچھا کیونکہ وہ ان کی رشتہ دار تھین آپنے حکمدیا کہ مشرکہ سے نکاح جائز نہین اس مین بہت بڑی حکمتین تھین۔ ایک تو یہ کہ عورتون مین شرک بہت ہوتا ہے۔ اگر مشرکہ عورتین مسلمانون کے گھرون مین آجاتین تو ان کی اولاد پر برا اثر پڑتا ہے۔ مین نے ایک عورت کو ایسے شرک مین مبتلا دیکھا جس کا میرا واہمہ تجویز نہین کر سکتا وہ یہ کہ ایک عورت ہر صبح پاخانہ کو سجدہ کرتی اور کہتی کہ اے قدیمہ مائی۔ مجھے بیٹا ملے۔ تو مین اپنا بیٹا تجھی پر بہگایا کرون گی۔

ولا تنکحوا المشرکین۔ یعنے اپنی لڑکیون کی شادیان مشرکون کو مت کرو۔ اسی بنا پر ہمارے امام نے حکمدیا کہ غیر احمدیون کو اپنی لڑکیان نہ دو۔ کیونکہ ان مین بھی شرک ہے اور اس طرح میل جول سے شرک بڑھ جائیگا۔ شرک مین نے بلا تحقیق نہین کہا۔ مسیح کے مسئلہ ہی مین جو خوفناک گمراہی ان مین ہے وہ کم نہین وہ کون سی اللہ کی صفت ہے جو اس کی طرف منسوب نہین کرتے خالق کھلق اللہ اسے مانتے ہین۔ احیاء موتی اس کی طرف منسوب کرتے ہین عالم الغیب اسی جانتے ہین۔ حرام و حلال کا اختیار اسے دے رکھا ہے۔

پھر ختم نبوت کے بھی وہ قائل نہین پس ایسے مشرک لوگون سے ہمین تعلق ازدواج قائم کرنے مین سراسر نقصان ہے اس لئے امام نے منع فرمایا جن احمدیون نے حضرت امام کی اس نصیحت پر عمل نہین کیا سکھ انھون نے ہی نہین پایا۔

۲۵- مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۲)

ویسئلونک عن المحیض۔ عرب کا دستور تھا کہ وہ جنگ مین اپنی عورتون کو بھی ساتھ لیجاتے تھے اس رسم کا فائدہ یہ تھا کہ وہ بڑے جوش سے جنگ کرتے تھے اور جان توڑ کر لڑتے تھے کیونکہ ان کو خیال ہوتا کہ اگر ہم نے پیٹھ پھیری اور بزدلی دکھائی تو ہماری عورتون کی عصمت محفوظ نہین رہے گی اور سب بال بچہ دشمنون کے قبضے مین آجاتے گا اس واسطے جنگ کا نام بھی انھون نے حفیظہ رکھا تھا۔ کیونکہ جنگ ان کے ننگ و ناموس کی حفاظت کا موجب تھی۔

اب جنگون مین جب عورتین ان کے ساتھ نہین تو بعض وقت ان کو حیض بھی آجاتا اس حالت مین انھون نے یہ مسئلہ پوچھا کہ کیا حکم ہے۔ اسلام مین حیض کے متعلق عورتون کو کئی حکم ہین۔ مثلاً یہ کہ وہ روزہ نہ رکھے (کیونکہ پہلے ہی سے بہت ضعیف ہوتی ہے اس طرح بیماری بڑھتی ہے) نماز نہ پڑھے وضو نہ کرے کیونکہ ٹھنڈے پانی سے استنجا سے نقصان پہونچتا ہے۔

کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن حیث وجدھا ۔ ۔ ۔ کی ماتحت مین ہندو ۔ ۔ ۔ طریق کو بہت اچھا سمجھتا ہون کہ وہ اپنی عورتون کو آٹا تک نہین گوندھنے دیتے۔ ۔ ۔ نقصان نہ پہونچا۔ گو وہ اس احتیاط مین حد سے بڑھ گئے ہین ہماری ایک ۔ ۔ ۔ چونکہ انسان کے جان و مال کی محافظ ہے اس واسطے اللہ نے خاص عبادتین معاف کر دی ہین۔ اور ادہر مردون کو روک دیا۔

ھو اذی۔ بدبو دار چیز ہے اس حالت مین انسان جماع کرے تو دکھ کا موجب ہے اس سے معلوم ہوا کہ خلاف وضع فطرت بھی حرام ہے ایک پاک فطرت کا انسان حضرت علیؓ فرماتا ہے کہ اگر قرآن مین اس کا ذکر نہ ہوتا تو میرا واہمہ تجویز ہی نہین کر سکتا۔ کہ یہ بدکار بھی ہے۔

ولا تقربوھن۔ بالکل نزدیک نہ جاؤ۔ اس سے لواطت کی حرمت ہی ظاہر ہے۔

یطھرن۔ پاک ہوجاوین ہمارے ملک کی عورتین بہت ناواقف ہین خوشبو وغیرہ کا استعمال نہین جانتین۔

یحب المتطھرین۔ اس کے معنے اللہ نے پارہ ۱۹ سورہ نمل رکوع ۴ مین بتلائے ہین۔ اخرجوا آل لوط من قریتکم انھم اناس یتطھرون۔ گویا جو شخص لواطت سے اجتناب کرے اسے متطہر کہتے ہین۔

حرث۔ کھیتی وہ ہے جہان بونے سے کچھ فائدہ ہو اس سے بھی اس خلاف وضع فطرت کی ممانعت نکلتی ہے۔

عرضۃ۔ اللہ کے نام کو نیکی کرنے مین روک نہ بناؤ مثلاً خدا کی قسم کھا کر یہ کہدیا مین فلان کے ساتھ نیکی نہ کرون گا۔ فلان کے گھر نہ جاؤن گا وغیرہ۔

باللغو فی ایمانکم۔ مختلف مذاہب کے رو سے پانچ طرح کی قسمین ناجائز ہین (۱) غضب کے وقت (۲) عادت کے طور پر واللہ باللہ کہنا (۳) اپنی جگہ تحقیق سے کہتا ہے مگر دراصل وہ بات غلط ہے (۴) قسم کھا کر بھول جائے اور ارتکاب اس فعل کا کرے جسکے نہ کرنے کی قسم کھا چکا ہو۔ (۵) حلال چیز کو کہہ دے کہ یہ میرے لئے حرام ہے۔

یؤلون۔ ایلاء کرتے ہین۔ اپنی بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا۔

ان عزموا الطلاق۔ یہان مین تم لوگون کو نصیحت کرتا ہون کہ اسلام مین کئی مسئلے موجود ہین تاکہ انسان کی جان و مال و عزت کا نقصان نہ ہو۔ کوئی کسی کو دکھ نہ پہنچائے مگر خود مسلمانون ہی نے ایک مسئلہ کو تمام دکھون کی جڑ بنا دیا ہے حالانکہ نکاح۔ آرام۔ دوستی و رحمۃ کے لئے تھا۔ چنانچہ فرمایا۔ لتسکنوا الیھا۔

گر بعض ایسے لوگ ہین کہ نکاح کرکے نہ تو بساتے ہین نہ طلاق دیتے ہین۔ طلاق کی اجازت پر اگر عمل کرتے تو عورتون پر یہ ظلم و ستم نہ ہوتا۔ مین نے دنیا بھر مین ملک ایک ایسا شہر دیکھا جہان عورت کو ذرا بھی تکلیف ہو تو وہ قاضی کی عدالت مین چلی جاتی ہے اس وقت شوہر کو بلایا جاتا ہے اور حکم ہوتا ہے کہ یا تو ابھی طلاق دو یا آئندہ نیک سلوک کی ضمانت دو۔ دیکھو مین تمہین تاکید کرتا ہون کہ عورتین بہت ہی کمزور ہین تم ان مظلومون پر رحم کرو۔ ان سے نیکی کے ساتھ معاشرت کرو۔ لھن مثل الذی علیھن کو یاد رکھو۔ اگر نشوز کا خوف ہو کوئی لڑائی ہو۔ تو ایک اپنے قبیلے سے ایک اسکے قبیلے سے حَکَم مقرر کرکے جلد فیصلہ کرو و حتی الوسع عفو و درگذر چشم پوشی سے کام لو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہے۔ استوصوا بالنساء خیراً۔ اسے مت بھولو۔

ثلثۃ قروء۔ یہ عدت کی مدت ہے۔ قرء کہتے ہین حیض کو اور طہر کو بھی۔ اللہ تعالیٰ اپنی خاص حکمت سے ایسے ذو معنی الفاظ قرآن مجید مین لاتا ہے تاکہ جنہین قرآن کا عشق ہے ان کے لئے تدبر کا میدان وسیع ہو ایک بڑے بزرگ گذرے ہین جو کہتے ہین۔ مین نے بخاری رسول علیہ السلام سے سبقاً سبقاً پڑھی ہے۔ جب قرء کی بحث آئی۔ تو مین نے عرض کیا۔ یہ حیض ہے یا رسول اللہ؟ تو فرمایا۔ اذا فرغت من [illegible]۔ مکرر سہ کرر عرض کیا۔ پھر بھی آپنے یہی قرء کا لفظ فرمایا۔

۲۷۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۳)

طلاق ایک اسلامی حکم ہے جو شریعت نے ضرورتاً جائز رکھا ہے۔ کیونکہ [illegible] وقت جو تعلق میان بی بی کا ہے وہ قائم نہین رہ سکتا اس لئے اس کو قطع کرنا پڑتا ہے وہ تعلق [illegible] لتسکنوا الیھا مین مذکور ہے کہ تسکین ہوتی ہے (۲) مودۃ (۳) دوستانہ [illegible] ہے (۴) وجمۃ (۵) خانہ داری کا انتظام۔

عورت ایک بہت نازک صنف ہے اور ہر طرح مرد کی محتاج ہے۔ وہ تعلیم مین مرد کی برابری نہین کرسکتی کیونکہ حمل اور بچہ کی پرورش اور منزلی کورس کی کمزوری اس کے لاحق حال ہوتے اس کے اعضاء مین ایک قسم کی نزاکت ہوتی ہے۔ پھر لونڈی پن عام طور سے اسکو [illegible] کا موقعہ نہین ملتا۔ پس جب ہم دیکھتے ہین کہ آنکھ کو اگر ذرا بھی دکھ پہونچے تو اڑچن کے [illegible] اس کی زیادہ غور و پرداخت کیجاتی ہے تو پھر عورت کے [illegible] کیون نہ [illegible] جائے۔ بعض وقت میان بی بی کے تعلقات مین اس قسم کی باتین آجاتی ہین کہ ان مین کسی طرح اصلاح نہین ہوسکتی تو اس صورت مین بجائے اس کے کہ [illegible] کر دیا جائے۔ طلاق دینے کا ارشاد ہے مگر یکدم طلاق دینے کی اجازت نہین۔

الطلاق مرتن۔ طلاق دوبارہ ہے پھر اس کے بعد۔

[illegible] بمعروف۔ رکھے تو پسندیدہ طور پر۔

[illegible] باحسان۔ یا رخصت کردے بہت سلوک سے۔ افسوس مسلمان اس پر عمل نہین کرتے اور یکدم سو طلاق دیتے ہین حالانکہ طلاق متفرق طہرون سے دینی چاہیئے۔

شیئاً۔ یہ تاکید کے لئے ہے کہ کچھ بھی واپس لینا جائز نہین۔

فیما افتدت بہ۔ عورت کچھ روپیہ دے کر مرد سے طلاق لے سکتی ہے۔ اس کا نام خلع ہے۔

فان طلقھا۔ یہ تیسری طلاق کا ثبوت ہے۔

فلا تحل لہ۔ اس سے جو حلالہ کی بدرسم جاری ہوئی وہ اسلام کے لئے ننگ ہے۔ حلالہ اس چیز کا نام ہے کہ موقت نکاح کرتے ہین۔ ادہر نکاح و جماع اور صبح طلاق۔ پھر پہلا شوہر نکاح کرلیتا ہے۔ یہ بہت بری رسم ہے۔

ولا تتخذوا آیات اللہ ھزواً۔ مسلمانون کو اس سے عبرت پکڑنی چاہیئے۔ جو لوگ نہ عورتون کو بساتے ہین نہ چھوڑتے ہین وہ اپنی جانون پر ظلم کرتے ہین اور خدا کے عذاب کے نیچے ہین۔

۲۸۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۴)

واذا طلقتم النساء۔ چونکہ جنگ مین بہت ہی قریبی رشتہ دار مرد اور عورتین موجود ہین اور طرف مخالف مین ان مسلمان عورتون کے رشتہ دار ہی تھے اس لئے بعض وقت یہ عورتین نشوز بھی کر لیتی تھین۔ کیونکہ رشتہ داری کا معاملہ تھا۔ اس سے اور پھر نا شوئی کے تعلقات پر اس کا اثر پڑتا تھا اس سے لئے مجبوراً طلاق دینا پڑتا تھا۔ اس لئے جہاد کے بیان مین طلاق کے مسائل بیان ہو رہے ہین۔

فلا تعضلوھن۔ یہ آیت ایک واقعہ کے بیان سے صاف ہوجائے گی وہ یہ ہے کہ ایک شخص کی حقیقی بہن نے کسی کے ساتھ نکاح کیا۔ میان بی بی مین ناموافقت ہوئی۔ تو میان نے طلاق دیدی مگر عدت گذرنے سے پہلے اس نے پھر رجوع کرلیا۔ اسی طرح کئی بار ہوا۔ کہ جب وہ وقت گذرنے کو آتا۔ تو پھر وہ باہمی تعلقات کو جائز کرلیتا۔ آخر جب ایک دفعہ اس نے رجوع کرنا چاہا تو چونکہ قانون الٰہی کے مطابق پانچ جگہون کی رضامندی حاصل کرنی پڑتی تھی اول قرآن اس سے یہ دیکھا جاتا کہ یہ تعلق جائز ہے یا نہین۔ دوم رسول کا فیصلہ [illegible]۔ سوم عورت کی رضامندی۔ چہارم مرد کی رضامندی۔ پنجم عورت کے کنبہ کی۔ یعنی جو عورت کا ولی ہے اس کی رضامندی اس آخری شرط کے مطابق میان نے اپنی بی بی سے مصالحت کے بعد پیغام بھیجا کہ چونکہ آپ کی رضامندی ضروری ہے اس لئے آپ چاہتے ہین کہ یہ معاملہ طے ہوجائے اس پر اس نے اپنے بہنوئی کو سخت سست کہا بھیجا اور کہا کہ مین ہرگز اپنی بہن کو اب تجھ سے نکاح نہ کرنے دونگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جب میان بی بی راضی ہین تو تمہین روکنا نہین چاہیئے۔

مذکورہ بالا بیان سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ نفی ولی [illegible] النکاح۔ یا عرفی زبان مین عورتون سے نکاح کرانا۔ شریعت نے جائز نہین رکھا۔

والوالدات یرضعن اولادھن۔ چونکہ اکثر ایسی مطلقہ بھی ہوتی تھین جن کی گود مین بچہ دودھ پینے والا ہوتا۔ اس لئے دودھ پلانے کے متعلق بھی فیصلہ ہونا چاہیئے تھا۔ جو یہان بیان کردیا۔ کہ اول تو مائین ہی دودھ پلائین۔

لا تکلف نفس الا وسعھا۔ یہ بات خوب یاد رکھو کہ اسلام جو قاعدہ سکھلائے گا وہ انسان کے قوی روحانیہ و عقلیہ و مشاہدہ و تجربہ کے خلاف ہرگز نہ ہوگا۔ جس چیز کی برداشت انسان کی قوت نہین کرسکتی اس قدرت کے متعلق کوئی حکم نہ ہوگا۔ رمضان کا روزہ ہے۔ تو بیمار و مسافر کے لئے حکم ہے کسی اور دن مین رکھ لین۔ ایسا ہی دودھ پلانے والی اور حاملہ اور بوڑھے آدمی کے لئے اجازت ہے کہ وہ کھانا دیدیا کرے۔ کیونکہ اسے پھر رکھنے کی امید نہین۔ پھر نماز ہے اس کے لئے اجازت ہے۔ وضو کرکے نہین پڑھ سکتے تو تیمم کرکے اٹھ کے نہین پڑھ سکتے تو بیٹھ کے پڑھ لین۔ بیٹھ کر نہین تو لیٹ کر۔ ان سب باتون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ نے احکام شریعت مین انسان کی برداشت کو مدنظر رکھا ہے

سے نکل کر ہم پاگل ہو جاتے یا اندہے یا بہرے یا گونگے یا اپاہج تو ہمارا کیا زور تہا۔ دیکہو اس کا ہم پر کیسا فضل ہے کہ معدوم سے موجود کیا۔ موجود ہونے تو آدمی بنایا۔ میرے ایک دوست ذلیل قوم سے تہے۔ اون کو اس بات کا رنج تہا وہ مجہے کہتے۔ جب ہم وہ پیشہ چہوڑ چکے جو ذلت کا موجب تہا۔ تو پہر لوگ ہمیں کیوں حقارت سے دیکہتے ہیں۔ میں نے کہا میرے نزدیک تمہارا ہی قصور ہے۔ یہ لقب تمہارا کسی تمہاری مخفی بدکاری کا نتیجہ ہے جو اس زمین میں تم لوگوں نے کی۔ اگر تم اس لعنتی زمین کو چہوڑ کر سو میل دور چلے جاتے۔ تو کم از کم جو لوگ تمہیں شیخ تو کہتے اس پر وہ بولا کہ یہاں ہماری حویلیاں ہیں یہ سبب ہے وہ سبب ہے۔ میں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ابہی تمہیں ان بدکاریوں سے کچہ تعلق ہے۔

یوسف کے ساتہ اللہ تعالے کا ایک معاملہ تہا جس ملک میں وہ رہتا ان کیلئے ترقی کے سامان نہ تہے۔ اللہ نے انہیں ایک عجیب تدبیر سے مصر پہنچایا۔ وہاں جب پہنچے تو ان کی نیکی۔ نیک نیتی۔ عاقبت اندیشی۔ علم و دیانت۔ شجاعت ایسی تہی کہ مقربان بارگاہ بادشاہی سے بنا دیا۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ اب بہی جو بچہ ان خصلتوں کو لازم پکڑے گا ان مدارج کو پہونچے گا۔ جن پر یوسف پہونچا۔ چنانچہ سورہ یوسف میں فرماتا ہے۔ ولما بلغ اشدہ آتیناہ حکما و علما وکذلک نجزی المحسنین۔

پس ابہی حضرت یوسف کی طفیل بنی اسرائیل مصر میں آباد ہوئے۔ میں بارہا بتا چکا ہوں کہ جب خدا کے فضل سے کوئی قوم مالدار اور آسودہ حال ہوتی ہے اور اسے عزت، مال اولاد و صحت و عافیت۔ جتہا مل جاتا ہے تو وہ خدا کو بہلا دیتی ہے کبہی تو اس کے افراد علموں پر گہمنڈ کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک نے کہا۔ انما اوتیتہ علی علم عندی۔ ہم مولوی فاضل ہیں یا حکیم ہیں یا مدبر ہیں۔ زمانہ ہم کو یہ کامیابی ہوئی اور کبہی مال و منال جاہ و جلال پر غرہ کرتے ہیں۔ جب قوم کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ تو پہر اس کا تنزل شروع ہوتا ہے۔ پہر بعض کی تو قطع نسل ہو جاتی ہے اور وہ بالکل بے نام و نشان ہو جاتے ہیں اور بعض حاکم سے محکوم بن جاتے ہیں اور ان کا نام عزت سے نہیں لیا جاتا

بنی اسرائیل پر جب یہ زمانہ آیا۔ تو وہ خدا کے احکام کو بہول گئے اور خدا نے ان پر ذلت و مسکنت لبس دی۔ بیگاروں میں پکڑے جاتے۔ پتہ اوپے پکانے کا کام ان کے سپرد ہوا۔ ایک صوفی لکہتا ہے انسان کا قاعدہ ہے۔ کہ جب اس کے پیٹ میں درد ہو تو پہلے وہ اپنی تدبیروں سے کام لیتا ہے۔ مثلاً فاقہ کرنا۔ پہر گہر میں جو سیانا ہو اس کی رائے پر چلنا پہر اپنے محلہ کے حکیم سے مشورہ لیتا ہے۔ پہر اس طبیب سے جو بڑا ہو یہاں تک کہ پہر کسی اور مشہور طبیب کی طرف رجوع کرتا ہے جو کسی دوسرے شہر میں ہو۔ یہاں تک نوبت پہونچتی ہے کہ پہر وہ اس ملک کو چہوڑ کر محض علاج کی خاطر دوسرے ملک میں چلا جاتا ہے۔ جب وہاں بہی کچہ نہیں بنتا۔ تو پہر کسی خدا رسیدہ کے قدموں پر گرتا ہے۔ جب وہاں سے بہی مایوسی ہو تو پہر پکار اٹہتا ہے۔ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ تب خدا کی رحمت کا دریا جوش مارتا ہے اور وہ اسے شفا دیتا ہے۔ اسی طرح بنی اسرائیل کی حالت جب یہاں تک پہونچی۔ تو انہوں نے خدا کے حضور تضرع کیا اور موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے وہ انہیں اس ملک سے نکال لائے۔ وہاں ان کے لئے کیا تہا؟ یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم۔ اولاد کو ذبح کرنے اور عورتوں کو بے پردہ کرنے کی تجویزیں تہیں

پس یہ مذل البیت تہا جس سے ہزاروں ہزار اس ملک سے نکلے۔

اب موسیٰ نے ان کو حکم دیا۔ یا قوم ادخلوا الارض المقدسة التی کتب اللہ لکم مگر انہوں نے بے ادبی سے کہا کہ وہ زور آور ہیں ہم سے تو مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ جاؤ تم اور تمہارا خدا لڑو۔ اس پر اللہ نے فرمایا۔ ہم نے تمہیں زندہ قوم بنانے کے لئے اپنے جنگ ہو۔ [illegible] نہیں مانتے تو جاؤ۔

[illegible] یہاں پر وہ عالمت ظاہر ہوئی۔ جو ۶ پارہ سورۃ مائدہ کو رکوع ۴ میں [illegible] دعا کا اثر تہا۔ جو انہوں نے ان الفاظ میں کی۔ فافرق بیننا وبین القوم الفاسقین۔ فرمایا۔ فانہا محرمة علیہم اربعین سنة یتیہون فی الارض فلا تأس علی القوم الفاسقین۔ کہ چالیس سال خراب خستہ حال مارے مارے جنگلوں میں پہرتے رہیں۔ چنانچہ جب یہ لوگ جو بے ادبی میں شامل تہے۔ ہلاک ہو چکے اور چالیس سال میں ان کے بچے جوان ہوئے یا وہ لوگ رہ گئے جو بے ادبی میں شریک نہ تہے۔ تو پہر

ثم احییناکم۔ ان کو زندہ قوم بنا دیا۔ ثم سے یہ نہ سمجہنا چاہیئے اول وہی مر کر زندہ ہوئے تہے بلکہ متکلم، مخاطب، غائب کا ضمیر اس کے مثیل کی طرف بہی پہرتا ہے۔ متکلم کی مثال یہ ہے۔ ما قتلنا ہا ہنا۔ ہم اس جگہ مقتول نہ ہوتے۔ حالانکہ جو قتل ہو چکے ہیں۔ وہ کیونکر یہ بول سکتے ہیں۔ مراد ان کے مثیل ہیں۔ مخاطب کی مثال۔ واذ قلتم یا موسیٰ لن نؤمن لک حتی نری اللہ جہرة۔ غائب کی مثال۔ ما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ۔ جس کی عمر بڑہائی گئی اسی کی گہٹانے کا ذکر بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ مراد اس کا مثیل ہے۔

وقاتلوا فی سبیل اللہ۔ دشمن کا مقابلہ کرو۔ مگر اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے نفسانی غرض شامل نہ ہو۔

یقرض اللہ قرضا حسنا۔ قرض کے لفظ پر بعض نادانوں نے اعتراض کیا کہ مسلمانوں کا خدا مفلس ہے جو اپنی مخلوق سے قرض مانگتا ہے ایسے لوگوں کو کہنا چاہیئے گورنمنٹ بہی بینک میں روپیہ لیتی ہے تو کیا وہ غریب ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہر چیز گیر دعاتی علت شود کی ماتحت اس لفظ کے معنے بہی ہمارے ملک میں آ کر بگڑ گئے قرض کے معنے ہیں۔ مال کا حصہ کاٹ کر دینا۔ مقراض اسی سے نکلا ہے پس اب ان معنوں پر کوئی اعتراض نہیں

یقبض۔ اللہ لیتا ہے۔

یبصط۔ پہر اسے بڑہاتا ہے۔

من بعد موسیٰ۔ من بعد لانے سے صاف ظاہر ہے کہ پہلا واقعہ موسیٰ کے زمانہ کا ہے۔ قالوا لنبی لہم۔ اس زمانہ میں جو روحانی بادشاہ ہوتا اسے نبی کہتے۔ اس قصہ میں اللہ مسلمانوں کو سمجہاتا ہے کہ ایک وقت آئے گا۔ تم میں بہی روحانی بادشاہ الگ ہو جاویں گے اور جسمانی الگ۔ چنانچہ ابوبکر و عمر مدینہ کی خلافت تک روحانی وجسمانی بادشاہ جمع رہے۔ پہر ملک الگ منتخب ہوتے رہے۔

(باقی آیندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

مرتبہ محمد صادق ایڈیٹر بدر

بقیہ سورۃ المدثر رکوع ۱

پارہ ۲۹ - تبارک الذی

آیت ۳۸ - کلّ نفسٍ بما کسبت رھینۃ - ہر شخص کو اس دنیا میں بھی اپنے اپنے اعمال کے موافق جزا سزا ملتی رہتی ہے۔ ہم نے دیکھا ایک شخص نا جائز کمائی سے ایک مکان تعمیر کرایا۔ .. .. آخر نہ خود اس کو اُس مکان میں رہنا نصیب ہوا اور نہ کی اولاد بھی ایسے مکان میں نہیں رہتی۔ بخلاف صالح انسان کے کہ خدا اس کی اولاد کا بھی متکفل رہتا ہے۔ یتیم بچوں کا کوئی نیک عمل نہ تھا مگر کان ابوھما صالحا۔ فرمایا اور باپ کی صلاحیت بیٹوں تک کو مفید ہوئی۔ یہی ہر شخص کا اپنے اعمال میں مرہون رہنا ہے ؛

ایک شخص سے اگر آتشک ہوتی ہے تو کئی پشت تک یہ موذی مرض اس کی اولاد میں چلا جاتا ہے +

آیت ۵۰ - کانّھم حُمُر - حُمُر جمع ہے حمار کی۔ حمار کو حمار اس مناسبت سے کہتے ہیں کہ اس کی چیخ پکار کے وقت اسکی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح ہر صادق کے مقابلہ میں گدھوں کی طرح مخالفوں کا سخت غیظ و غضب ہوتا ہے جہاں سخت مخالفت ہوتی ہے اُس کے بالمقابل حق ضرور ہوتا ہے۔ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں :- زاوّل چنیں بجوشش ببیں تا بآخرم +

آیت ۵۱ - قَسْوَرَہ - قسورہ قسر سے مشتق ہے جس کے معنے قہر اور غلبہ کے ہیں۔ اہل عرب بولا کرتے ہیں۔ لُیوث قساورہ۔ لیوث جمع لیث کی ہے لیث بمعنے شیر۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں القسورہ ہی الاسد، قسورہ ان تیر اندازوں کی جماعت کو بھی کہتے ہیں۔ جو جنگلی گدھوں کا شکار کرتی ہیں +

آیت ۵۲ - یُرید کلّ امرئٍ منھم ان یؤتیٰ صُحُفًا منشرہ - شاہ عبدالقادر صاحب موضح القرآن حاشیہ میں فرماتے ہیں

"ہر کوئی نبی ہوا چاہتا ہے کہ کھلی کتاب پاوے آسمان سے"

آیت ۵۶ - ھو اھل التقویٰ واھل المغفرۃ - ھُوَ کو مقدم اس لئے رکھا کہ سوائے ذات اللہ تبارک وتعالےٰ کے دوسرا کوئی اہل نہیں کہ اس پر جان فدائی کیجاوے۔ جیسے فرمایا۔ ھوالحیّ لا الٰہ الّا ھو۔ تقوے کے ساتھ مغفرت کو اس لئے قرین رکھا کہ ہر نبی و ولی نے تقوے کی تیز اور خونخوار راہوں میں اپنی بشری کمزوریوں کا اعتراف کیا ہے۔ حضرت اقدس مرحوم و مغفور علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں :-

در کوئے تو اگر سرِ عشاق را زنند + اوّل کسے کہ لافِ تعشق زند منم۔

اسجگہ سورہ المدثر کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورۃ القیامہ رکوع ۱

پارہ ۲۹ - تبارک الذی

اس سورہ شریف میں قیامت کے حق ہونے پر دلائل ہیں مکی سورتوں میں جو عظیم الشان پیشگوئیاں کی ہیں۔ وہ دراصل قیامت کے دلائل ہیں۔ کیونکہ وہ وعدے جو عالم آخرت سے متعلق ہیں۔ اس دنیا میں بھی ایک رنگ اور صورت میں پورے ہوئے تاکہ عالم آخرت کے وعدوں پر بطور دلیل ٹھیریں قرآن کریم کا یہ مضبوط قاعدہ ہے اور اس کی درحقیقت یہ یگانہ صنعت ہے کہ اپنے ہر ایک دعوے کے ساتھ دلائل بھی رکھتا ہے مگر ثبوت توحید اور اثبات الوہیت کے بعد بڑا بھاری مسئلہ جو سب مسائل کی روح رواں ہے۔ معاد اور وعدو وعید معاد کا مسئلہ ہے دراصل آخرت کا یقین ہی تمام نیکیوں کا سچا محرک اور انکار آخرت تمام مفاسد کا باعث ہے دنیا کی تمام مذہبی کتابیں اس حقیقت کو بیان کرنے سے عاری ہیں یہ موقعہ نہیں کہ ان میں موازنہ کر کے دکھایا جاوے قرآن کریم نے مسئلہ لا الٰہ الا اللہ کے بعد سب سے زیادہ اسی مسئلہ کو مدنظر رکھا ہے اور اس سورۃ میں خصوصیت سے اس کا ذکر کیا ہے۔ قرآن مجید کی قسموں کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے مینے بتایا تھا کہ بدیہی امور کو نظریات کے ثبوت کے لئے پیش کیا ہے یہاں یوم القیامۃ ہی کو قیامت کے ثبوت میں پیش کیا۔ گویا قیامت اور جزا و سزا کا مسئلہ ایسا مسئلہ ہے کہ انسان اس کا انکار ہی نہیں کر سکتا۔ اس پر پہلی دلیل انسان کے نفس لوامہ کی ہے جب کبھی شریعت الٰہی اور قانون الٰہی کی خلاف ورزی کا صدور یا ارتکاب ہوتا ہے تو نفس لوامہ فوراً اسے متنبہ اور آگاہ کرتا ہے اور صدور سے پہلے بھی دل میں ایک کھٹکا اور خوف پیدا ہوتا ہے یہ ایک فطرتی امر ہے اس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ انسانی فطرت میں یہ خوف کیوں ہے ؟ اس کی جڑ یہی ہے کہ جزائے اعمال کا یقین کرتی ہے اور انسان پکار اُٹھتا ہے کہ جزائے اعمال کا مسئلہ حق ہے۔ پس یہ فطرت جو نفس لوّامہ کی صورت میں انسان کو دیگئی ہے ؟ و سزا کی یہ بھی ثبوت اور شاہد ہے اس فطرتی دلیل کے بعد منکرین قیامت کا اعتراض پیش کیا جاتا ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جب انسان مرگیا اور گل سڑ گیا تو اس کے ذرات الگ ہوگئے اب وہ کہاں جمع ہونگے اور قیامت کیونکر ہوگی ؟ اس اعتراض کا جواب اس طرح پر دیا بلیٰ قادرین الآیہ - اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے ایسا کرے گا ایک دعوے ہے اس کے دلائل آگے چلکر اللہ تعالےٰ نے فرمائے ہیں پہلے یہ بتایا کہ انسان انکار قیامت کرتا کیوں ہے ؟ اس کی جڑ یہ ہے کہ وہ بدیوں اور بدکاریوں میں بیباک رہنا چاہتا ہے اور اسی سبب باکانہ طور میں پھر پوچھتا ہے ایّان یوم القیامۃ یعنی وہ قیامت کا دن کب آئیگا اس کے آثار اور علامات بتائے کہ آنکھیں چندھیا جائینگی۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ وہ دن ایسا روشن اور صاف ہوگا۔ جیسے آفتاب کی تیزی ہو اس میں کسی قسم کا خفا اور تاریکی نہیں رہ سکتی وخسف القمر وجمع الشمس والقمر یہ آیات اپنے ظاہر پر دلالت کرتی ہیں اور

ہمارا ایمان ہے کہ ایسا ہی ہوگا - بلکہ ایک رنگ میں ہو بھی چکا تاہم میرے فہم میں اس آیت میں ایک پیشگوئی اور بھی ہے اور وہ عرب اور ایرانی قوموں کے فتح ہونے کے متعلق ہے اہل عرب اور شامی قومیں اپنا تعلق چاند سے بتاتی ہیں اور دوسری سورج سے گویا یہ ایک واقعہ ہے کہ اسلام ان مذاہب پر غالب آجائے گا اور یہ مذاہب گہنا جائیں گے - اور اس سے حجت نیرہ اور واضح قایم ہوجائیگی کہ بھیر بھاگنے کی جگہ نہ ہوگی - اور بالآخر اللہ تعالیٰ ہی طرف پناہ لینی پڑے گی یہ واقعات دُنیا جانتی ہے ہوئے اور دوسرے ادیان مغلوب ہوئے اور اسلام کامیاب ہوا - باوجود اس کے ہم یقین رکھتے ہیں کہ قیامت کو اللہ تعالےٰ کی قہری تجلی دوسرے رنگ میں بھی جلوہ گری کرے گی اور اس دُنیا کے واقعات اس قیامت کیلئے بطور دلیل اور ثبوت ٹھیر ینگے - پھر اللہ تعالےٰ انسان کو اسی فطرتی دلیل کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ انسان اپنے اعمال کی پاداش کے لئے خود اپنی ذات میں دلائل رکھتا ہے اور وہ آگاہ ہے اس کا نفس جانتا ہے کہ پاداش اعمال حق ہے اور یوں بے جا عذر و حیلے الگ امر ہے اس کے بعد اللہ تعالےٰ قرآن مجید کی حقانیت پر ایک دلیل پیش کرتا جو بجائے خود قیامت کی بھی دلیل ہے اس لئے کہ وجود قیامت کو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے اب بتایا کہ قرآن کریم کو محفوظ رکھنا اور اس کا جمع کرنا اور اس کو کھول کھول کر بیان کرنا یہ سب کام ہمارے ذمہ ہیں قرآن مجید کی ترتیب میں کوئی تحریف نہ ہوسکے گی - کوئی امر اس کی اشاعت و حفاظت میں سدراہ نہ ہوگا اب دیکھ لو یہ عظیم الشان پیشگوئی کس طرح پر پوری ہوئی - ۲۳ سال کا متفرق کلام کس طرح باترتیب جمع ہوا - اور اب تک اس پر ۱۳ سو سے زیادہ سال گزر چکے کوئی کسی قسم کا اختلاف نہیں ہوا - اور پھر اس کے بیان کے متعلق جو پیشگوئی تھی وہ بھی کس شان سے پوری ہوئی - اس خصوصیت میں دُنیا کی کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی - اس کے بعد پھر انسانی فطرت کا نقشہ کھینچ کر بتایا کہ جلد باز انسان دُنیا سے پیار کرتا اور آخرت کو چھوڑتا ہے - اپنے اعمال کے نتائج سے غفلت کرتا ہے مکہ والو! یاد رکھو ایک دن آتا ہے بہت سے چہرے خوش ہونگے اور اس وقت بھی ان کا مقصود اور قبلہ حاجات جب اللہ ہوگا اس خوشی کی حالت میں بھی خدا کو بھول نہ جائینگے - اور بعض اداس اور غمگین ہونگے پوری پوری تجلی اور ظہور اس کا قیامت میں ہوگا مگر دنیا میں ہوا کس طرح بدر میں ہوا اور بالآخر فتح مکہ کا نظارہ کیا دل خوش کن تھا اس کے بعد بتایا کہ انسان جب مرض الموت میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کی اور اس کے ساتھ والوں کی کیا حالت ہوتی ہے اس وقت کا اضطرار اور موت سے بچنے کی آرزو اور خواہش دراصل قیامت ہی کی دلیل ہے اندر ہی اندر قلب اپنے افعال پر نادم کرے اور جزا کا خیال ایک ہول اور غم دلپر ڈال دیتا ہے پھر بتایا کہ جلد باز اور مخمور انسان کس طرح خدا سے دُور جا پڑتا ہے آخر میں قیامت کے حق ہونے پر ایک زبردست دلیل پیش کی میں نے پہلے بتایا ہے کہ قرآن کریم نے بعد لا الٰہ الا اللہ کے سب سے زیادہ مسئلہ قیامت یا حشر اجساد کو نصب العین رکھا ہے اور اس کے دلائل میں اس نے انفسی اور آفاقی شہادتوں کو مقدم کیا یعنی انسان کی خلقت اور اس کے اعمال کے میلان اور غایت قانون الٰہی (فطرۃ اللہ) (قانونِ قدرت) سے اثبات قیامت اور ثبوت حشر اجساد اور یوم الدین پر جا بجا بحث کی ہے چنانچہ اس جگہ فرمایا ایحسب الانسان ان یترک سدے الآیۃ اس آیت سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ انسان کی بناوٹ اور اس کی خلقت اور اس کا تسویہ اور اس کا دو مختلف نتیجوں اور کارروائیوں کی مخلوق یعنی نر و مادہ ہونا چاہتا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ جواب دہ ہستی ہے وہ اپنے اعمال اور افعال کی ذمہ وار ہستی ہے ایسا ہی آسمان سے پانی برسنے اور زمین پر نباتات اُگنے سے جا بجا استدلال کیا ہے اب ان واقعات کو پیش کرکے کس طرح خدا تعالےٰ نے اسے پیدا کیا پھر آخر میں سوال فرماتا ہے اور اس بلیٰ قادرین کے دعوےٰ کے جواب میں یہ تمام دلائل پیش کرکے پوچھتا ہے الیس ذٰلک بقادر علےٰ ان یحیی الموتےٰ اس مقام پر بے اختیار ہو کر انسانی فطرت اس امر کا اقرار کر اٹھتی ہے - بلیٰ انہ علیٰ کلّ شیءٍ قدیر" + (ترجمۃ القرآن مولفہ شیخ یعقوب علی صاحب)

آیت ۱ - لا اقسمُ بیوم القیامۃ الخ لا کو اکثروں نے زائد بتایا ہے اور حدیث شریف میں ہر ہر حرف پر دس دس نیکیوں کا ثواب مذکور ہے -

جب بات سمجھ میں نہ آئی تو وہ زائد ہی ہوئی - کفار کو جس قدر بعث بعد الموت کے مسئلہ پر انکار و اصرار تھا - ایسا کسی دوسرے مسئلہ پر شاید شرک کے نہیں تھا - چنانچہ نہایت ہی تعجب سے کفار نے کہا - ھل ندلکم علیٰ رجل ینبئکم اذا مزّقتم کلّ ممزّقٍ انکم لفی خلقٍ جدید $\frac{۲۲}{۷}$ ادھر سے انکار پر اس قدر اصرار تھا اور ادھر اثبات بعث بعد الموت پر جگہ جگہ زور دیا گیا ہے - اس ردّ و کدّ کو مدّ نظر رکھ کر مخاطب کے مافی الضمیر پر انکاری طریق سے کلام کا افتتاح " لا " کے لفظ سے فرمایا ہے جیسے قولہ تعالیٰ زعم الذین کفروا ان لن یبعثوا $\frac{۲۸}{۱۵}$ میں جو زعم کہ منکران بعث بعد الموت کے ضمیر میں رچا ہوا تھا - اس کی **نفی لا کے لفظ** سے کرتے ہوئے کلام کو شروع کیا - اس قسم کا محاورہ ہر زبان میں ہوا کرتا ہے جس کو مخاطب سخن بلاشک و شبہ پہچان لیتا ہے کہ یہ **لا** میرے مافی الضمیر کا ردّ ہے - اس کے یوم القیامۃ - اور نفس لوّامہ کو بعث بعد الموت پر اس طور سے گواہ ٹھیرایا ہے کہ یوم القیامۃ سے جنگ کی مصیبت کا دن اور اپنے نفس پر کفار کی ملامت کا اعتراف ثبوت دعوےٰ بنگیا - دنیا میں جنگ کے لئے محشور ہونا آخرۃ کے حشر کے لئے اور دُنیا کی شکستوں پر اپنے نفسوں کو ملامت کرنا آخرۃ کے جزا و سزا کے لئے ثبوت ٹھیرا +

قیامۃ - کھڑا ہونا +

(۱) **من مات فقد قام قیامتہ**

(۲) قوم کی قیامت - جیساکہ بنو امیہ پر سو سال کے بعد قیامت آئی اور وہ زبان عربی بولنے

(۳) ان یومًا عند ربک کالف سنۃ - حدیث شریف میں آیا ہے کیا میری امت آدھا دن نہ کاٹے گی - اہل اسلام کا عروج قریب پانچ سو سال رہا +

(۴) ہزار سال کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بہت رولا پڑ گیا یہ بھی ایک قیامت ہے +

(۵) یوم الساعۃ

(۶) یوم القیامۃ مصیبت کے وقت کو بھی کہتے ہیں +

آیت ۶ - ایّان یوم القیٰمۃ - ایّان کے لفظ میں بھی استعجاب و استبعاد

شدید کفار کی طرف سے بیان ہوا ہے یعنے کہاں ہوگی قیامت ؟ ہوتی ہواتی کچھ نہیں +

آیت ۷ سے ۱۰ تک - فاذا برق البصر - وخسف القمر - وجمع الشمس والقمر

برق بصر سے مراد تحیر و فزع ہے جو انسان مصیبت کے وقت آنکھیں پھاڑ دیتا ہے۔ مصیبت کا وقت آئے تو ساری تدبیریں الٹ پڑتی ہیں۔ باعقل ہوتے ہوئے عقل کام نہیں دیتی۔ گویا کہ نور فراست کو بھی گرہن لگ جاتا ہے۔ گرہن کی اصل بھی اقتران شمس و قمر ہے۔ یعنے ایک کا وجود دوسرے کے بالمقابل حائل ہو جاتا ہے جو نور کے ہوتے ہوئے نور نظر نہیں آتا +

یوم بدر ظاہری طور پر بھی بجلی کوندی مینہ برسا۔ تدبیریں کفار کی ان پر اُلٹ پڑیں۔ این المفر کہنے سے بھی کام نہ چلا۔ قرآن کریم چونکہ ذو المعارف ہے لا تنقضی عجائبہٗ اس کی شان حدیث شریف میں بیان ہوئی ہے اس لئے یہ پیشینگوئی اجتماع شمس و قمر کی گرہن کے ساتھ ہمارے اس زمانہ میں بھی مطابق حدیث دارقطنی جس میں لم تکونا منذ خلق اللہ السموات والارض ہے رمضان کے مہینے میں بڑی شان و شوکت سے مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدق دعوے کی علامت میں پوری ہوئی۔ اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر جس طرح بدر کے شکست خوردوں کو **این المفر** کہنا فائدہ نہ دیا اسی طرح اس وقت کے مخالفوں کو باوجود حدیث شریف کی فعلی شہادت کے ضعف حدیث کو اپنا فرضی مفر قرار دینا پڑا +

آیت ۱۳ - ینبؤا الانسان یومئذٍ بما قدّم واخّر - متنبہ کیا جائے گا انسان اُس دن اُن کاموں سے جو اُس نے نہ کرنے تھے اور کئے + اور نیز متنبہ کیا جائے گا اُن کاموں سے جو اُس نے کرنے تھے اور نہ کئے +

قدّم - وہ کام جو نہ کرنے کے تھے کر لئے +

اخّر - وہ کام جو کرنے کے تھے نہ کئے +

آیت ۱۴ - علیٰ نفسہٖ بصیرہ - دوسرے کی ملامت پر انسان عذر بناتا ہے مگر خود اپنی حالت کو بہتر جانتا ہے +

آیت ۱۶ - لا تحرک بہٖ لسانک لتعجل بہٖ - آیتہ باب ذو المعارف ہے اس کے دو ترجمے ہیں ربط ماقبل کے لحاظ سے ایک معنے یہ ہیں کہ "اے عذر بنانے کنندہ عذر بیان کرنے میں تیز زبانی نہ کر" اس صورت میں جمعہٗ میں ہٗ کی ضمیر انسان کے اعمال کی طرف ہے۔ دوسرے معنے یہ ہیں کہ پڑھنے والا جب قرآن شریف پڑھے تو جلدی نہ کرے +

لوگ حضرۃ عثمان رضی اللہ عنہ کو جامع القرآن بتاتے ہیں۔ یہ بات غلط ہے صرف عثمان کے لفظ کے ساتھ قافیہ ملایا ہے۔ ہاں شائع کنندہ قرآن اگر کہیں تو کسی حد تک بجا ہے۔ آپ کی خلافت کے زمانہ میں اسلام دور دور تک پھیل گیا تھا اور جمع تو اللہ تعالیٰ کی پسند کی ہوئی ترتیب کے ساتھ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی نے فرمایا تھا اور اسی پسندیدہ ترتیب کے ساتھ ہم تک پہنچایا گیا۔ اس کا پڑھنا اور جمع کرنا ہم سب کے ذمہ ہے +

آیت ۱۸ - فاذا قرأناہ فاتبع قرانہٗ - ہمارے ایک دوست حافظ محمد اسحاق صاحب کی الہامی دلیل ہے جو ان کو بذریعہ الہام کے بتلائی گئی کہ بدلیل اس آیت کے **سورۃ الفاتحہ خلف امام** سات آیتوں کے ہر ہر وقفے کے درمیان امام کے سکتے کے وقت مقتدی بھی اپنے منہ میں چپکے چپکے پڑھ لیا کرے حدیث شریف میں سورہ فاتحہ کو ھی السبع المثانی والقران العظیم فرمایا ہے +

آیت ۲۰ - العاجلۃ - جلدی کی بات جس کا نفع دم نقد موجود معلوم ہوتا ہے - یعنے دنیا +

آیت ۲۳ - الیٰ ربّھا ناظرۃ - جمہور اہل علم کے نزدیک اس آیۃ سے دیدار الٰہی بلا حجاب ثابت ہے حدیث شریف میں ہے "**انکم سترون ربکم** کما ترون القمر لیلۃ البدر - لیس دونہ حجاب" +

ویرونہ سبحانہ من فوقھم + نظر العیان کما یری القمران

ھذا تواتر عن رسول اللہ لم + ینکرہ الا فاسد الایمان

آیت ۲۴ - باسرۃ - گھبرا سے بھرے ہوئے - حواس باختہ +

آیت ۲۵ - فاقرۃ - کمر توڑ مصیبت - فقرات الظہر - ان ہڈیوں کے منکوں کو کہتے ہیں جو پشت کی وسط میں اوپر سے نیچے تک ہوتے ہیں۔ فقر - اور فقیر بھی اسی سے مشتق ہے۔ اس کا حال مسکین سے بدتر ہوتا ہے۔ اسی واسطے مصارف صدقات میں فقیر کو مسکین پر مقدم رکھا۔ انما الصدقات للفقراء والمساکین ۱۰/۹ فقیر کی ایک صفت ایک جگہ **بائس الفقیر** فرمایا ہے ۲۲/۱۱

آیت ۲۶ - گلے کی ہنسلی کی جگہ - رقی - یرقی - رقیا سے ماخوذ ہے +

آیت ۲۸ - وقیل من راقٍ - اس کے کئی معانی ہیں۔ ایک تو یہ کہ رقیہ سے مشتق ہے - جیسے بسم اللہ ارقیک اس صورت میں **جھاڑ پھونک کے معنے** ہونگے - دوسرے یہ کہ رقی - یرقی - رقیا سے اس صورت میں **راق** کے معنے اوپر لے جانے کے ہونگے اور اس کے کہنے والے فرشتے ہونگے نہ میت کے پاس والے۔ فرشتہ عذاب کے اور رحمت کے آپس میں پوچھینگے۔ کہ رحمت کے فرشتے روح کو آسمان پر لے چڑھینگے یا عذاب کے +

آیت ۲۹ - والتفت الساق بالساق - حضرت عباس رضہ فرماتے ہیں نزع روح کے وقت دنیا کا آخر اور آخرۃ کا اول وقت ملتا ہے یہی لف ساقین ہے + حسن کہتے ہیں لف ساقین سے مراد کفن کا پنڈلیوں میں لپٹنا مراد ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ لف ساق اصلاح میں شدۃ مصیبت سے کنایہ ہے۔ دنیا کی مفارقت کا غم اور آخرہ کے حساب و کتاب کا جھگڑا۔ یہ دونوں ملکر لف ساقین ہے +

آیت ۳۱ - فلا صدّق ولا صلّیٰ - تصدیق رسول کو نماز پر بھی مقدم رکھا - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں۔

نماز سے کنی ذنبذ ار اسے داز ندامت چہ غرض زیں نماز ہا باشد

جماعت میں جن احباب کو غیر احمدی کی امامت کے مسئلہ میں تحقیق منظور ہو وہ اس آیت میں صلوٰۃ پر تصدیق کے مقدم ہونے پر غور کریں۔ بعد تصدیق رسول یا امام زمان کے پہلی بات جس کا یوم القیامہ حساب ہوگا - وہ نماز ہے - حدیث شریف میں ہے

اوّل ما یحاسب بہ العبد من اعمالہ الصلوٰۃ ؎

روزِ محشر کہ جاں گداز بود + اوّلیں پرسش نماز بود

نماز کے محافظ کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ دین و دنیا کے مشکلات میں اللہ تعالیٰ اس کا ساتھی و نصیر ہوگا۔ کما قال تعالیٰ

وقال اللہ انی معکم لئن اقمتم الصلوٰۃ الآیۃ پ ۶

آیت ۳۳- ذھب الی اھلہ یتمطّٰی۔ یتمطّٰی مطّ سے مشتق ہے مطّ کے معنے اکڑبازی کے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ اذا مشت امتی المطیطا۔ موٹا ہو جانا اردو زبان میں غالباً مطّ ہی سے بنایا گیا ہے اکڑباز انسان کو کہتے بھی ہیں کہ بہت مُٹیا گیا ہے +

آیت ۳۴ و ۳۵- اولیٰ بمعنے ویل اور داویلا کے ہیں سورہ محمد رکوع ۳ میں ہے۔ فاولیٰ لھم۔ چار مرتبہ اولیٰ اس لئے فرمایا کہ ترکِ تصدیق و ترکِ صلوٰۃ کے دو عذاب قبر ہیں اور انہیں دو قسم کے دو عذاب یوم القیامہ +

آیت ۴۰- الیس ذالک بقادرٍ الآیۃ۔ حدیث شریف میں اس آیۃ کے ختم پر ایک روایت میں سبحانک اللھم بلٰے۔ اور دوسری روایت۔ بلٰی انہ علٰی کل شیءٍ قدیر۔ جواباً فرمایا ہے +

پارہ ۲۹- سورہ الدھر رکوع ۱

آیت ۱- ہر ایک انسان کا اپنی عمر کے پہلے قطعاً مذکور نہ تھا۔ ہر ایک انسان کا ذکر تو اس وقت ہوتا جب وہ ہمارے سامنے آیا اس میں کچھ سائنس کے ثبوت کی ضرورت نہیں۔

آیت ۲- من نطفۃٍ امشاجٍ نبتلیہ۔ من نطفۃٍ تھوڑی سی چیز سے۔ نبتلیہ بڑھاتے ہیں اس کو نطفہ سے علقہ پھر مضغہ پھر خلقِ آخر پھر طرح طرح کے انعامات کرتے ہیں۔ مشج کے لغوی معنے ملا کے ہیں۔ غذاؤں کا خلط۔ مرد اور عورت کی منی کا خلط +

آیت ۳- اما شاکراً و اما کفوراً۔ کسی شخص کے انعامات کو یاد کرتے ہیں تو اس کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ بڑی گھبراہٹ کے موقعہ پر ایک دعا اس طرح سے پڑھی ہے:-

دعا

”اے میرے محسن اور میرے خدا ایک تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا۔ اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر۔ اور میری بیباکی اور ناسپاسی کو معاف فرما۔ اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے کوئی چارہ نہیں۔ آمین ثم آمین“ +

سلاسل۔ جو لوگ سچے دل سے خدا کی طرف توجہ ہو کر اس کی تلاش نہیں کرتے۔ ان پر خدا کی طرف سے ایک ایسی بلا پڑتی ہے کہ وہ دنیا کے دھندوں میں گرفتار ہو کر پابہ زنجیر ہو جاتے ہیں۔ اور سفلی کاموں میں ایسے سرنگون ہو جاتے ہیں۔ کہ گویا ان کی گردن میں ایک طوق ہے جو ان کو علوی زندگی کی طرف سر اٹھانے ہی نہیں دیتا۔ اور ان کے دلوں پر حرص و ہوا کی ایک سوزش لگی ہوئی ہوتی ہے کہ مال مل جائے۔ جائیداد حاصل ہو جائے۔ دنیوی عزت و رتبہ مل جائے۔ قیامت کے دن یہی امور ان کے لئے طوق و زنجیر کی شکل میں متمثل ہو جائیں گے +

آیت ۵ و ۶- ان الابرار یشربون من کاسٍ کان مزاجھا کافوراً۔ ابرار کی دو حالتیں دنیا اور آخرۃ کی اس آیۃ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے بتلائی ہیں۔ دنیا کی یہ کہ ابرار کے دلوں پر حرص و ہوا کی سوزش سرد ہو جاتی ہے۔ دنیا کی طرف سے خنک چشم و خنک دل رہتے ہیں یہ سوزش ان کے دلوں پر نہیں رہتی کہ ہائے فلاں چیز ہمیں میسر نہیں۔ ہائے فلاں چیز ہمارے پاس نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:- ؎

از طمع جستیم ہر چیزے کہ آں بیکار بود + خود فزوں کردیم ورنہ اندکے آزار بود

اس طمع و حرص کی آگ کو قرآن شریف میں یوں فرمایا ہے:-

نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ ○ انھا علیھم مؤصدۃ ○ فی عمدٍ ممددۃ ○

حرص و طمع کی ایک آگ ہے جو دلوں پر جھپیٹے مار رہی ہے۔ جس نے ان کو حق کی شنوائی سے ڈھانک لیا ہے۔ عمود ممددہ کی طرح لمبی لمبی امیدوں میں محبوس و مبتلا ہیں۔ اس قسم کی آگ سے فرمایا کہ ابرار خنک چشم و خنک دل رہتے ہیں۔ یہی ان کا کافوری پیالہ ہے جیسی حالت دنیا سے یہ لوگ ساتھ لے جاویں گے۔ جزاءً وفاقاً کے طور پر ویسی ہی نعمت ان کو آخرت میں خداوند کریم عطا فرماوے گا +

آیت ۷- عیناً یشرب بھا عباد اللہ یفجرونھا تفجیراً۔ دنیا میں ان ابرار کی یہ سیرت رہی کہ جس رشد و ہدایت کو کافوری ٹھنڈک کی طرح انہوں نے آپ حاصل کیا تھا اس کی نہریں اور چشمے دور دراز ملکوں میں تبلیغی رنگ میں چیر چیر کر لے گئے۔ چین میں لے گئے۔ افریقہ میں لے گئے۔ روم شام اور ملک ہندوستان تک پہنچایا۔ اسی طرح آخرت میں جزاءً وفاقاً کے طور پر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو ہر قسم کی نعمتوں سے سیراب کیا۔ ہماری جماعت کی انجمنوں کو چاہئے کہ یفجرونھا تفجیراً پر پوری توجہ اور جانفشانی سے مگر ٹھنڈے دل سے کوشش کریں +

آیت ۸- مسکیناً و یتیماً و اسیراً۔ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی قیدی کو اصحاب میں سے کسی کے سپرد کرتے تو آقا کو حکماً فرماتے ”احسن الیہ“ اس کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ یہ بھی ایک روایت میں آیا ہے کہ غریمک اسیرک فاحسن الی اسیرک۔ تیرا مقروض تیرا قیدی ہے۔ اس کے ساتھ نیک سلوک کر +